رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
رَمَضَانُ الْمُبارک 1441ھ / مئی 2020ء
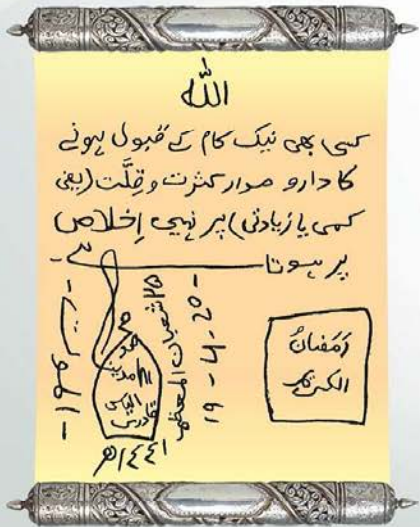
ڈر نہ پھیلائیں!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

گزشتہ کچھ ماہ سے پھیلے ہوئے کروناوائرس (Covid-19) کے سبب پوری دنیا ایک عجیب خوف اور ڈر میں مبتلا ہے۔ دنیا کے حالات و حالیہ سنسنی خیز صورتِ حال سے واقف ہر شخص کسی نہ کسی حد تک متأثر نظر آرہا ہے۔ کوئی ڈرا ہوا ہے، کوئی ڈرا رہا ہے، کوئی ڈرنے اور ڈرانے والوں کو کوس رہا ہے جبکہ کہیں اس صورتِ حال پر طرح طرح کے تبصرے جاری ہیں۔ میڈیا کے بعض ذرائع اور عوامی بیٹھکوں میں تو لوگوں نے ڈر اور خوف پھیلانے کو نہ جانے اپنی اولین ذمہ داری سمجھ رکھا ہے، کیسی کیسی بے بنیاد، جھوٹی خبریں سنسنی انداز میں پھیلائی جاتی ہیں

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اور کہیں اگر کوئی سچی خبر بھی ہوتی ہے تو اس میں اس انداز سے ڈر بھر دیا جاتا ہے کہ اچھے بھلے سمجھ دار لوگ بھی خوف کا شکار ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں کروناوائرس سے بھی کہیں زیادہ خطرناک، مہلک اور تکلیف دہ بیماریاں موجود ہیں، ماضی میں بھی سینکڑوں ایسے امراض آئے اور چلے گئے جن سے اموات بھی ہوئیں اور نقصان بھی ہوا۔ سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہر آدھے گھنٹے یا گھنٹے بعد سنسنی خیز خبریں دینے اور سننے سے کرونا وائرس کنٹرول ہوجائے گا! کیا ہر ملنے والے سے اس جملے ”ارے یار حالات بہت خراب ہوگئے ہیں“ کا اظہار اس وائرس کا اینٹی ڈوٹ (antidote تریاق) ہے! نہیں! ہرگز نہیں! لیکن یادرکھئے کہ اس انداز سے ہم خود کو اور اپنے چاہنے والوں اور پیاروں کو بلاوجہ انجانے خوف میں مبتلا کررہے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! ڈر اور خوف ایسی کیفیت ہے کہ اس سے اچھے بھلے صحت مند انسان کی بھی جان جاسکتی ہے جبکہ کسی بھی مرض یا حادثے سے بے خوف ہونا اور حوصلہ مند رہنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

دو حیرت انگیز واقعات: (1) کہتے ہیں کہ ایک مجرم کو سزائے موت سنائی گئی، اسے بولا گیا کہ تمہیں ”کوبرا“ سانپ سے ڈسوائیں گے۔ اس کے دل میں یہ خوف بیٹھا ہوا تھا کہ اگر کوبرا سانپ کاٹ لے تو بندہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسے کوبرا سانپ دکھا کر، آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی اور کہا گیا کہ تھوڑی دیر بعد تجھے یہ سانپ ڈَسے گا جس سے تُو مر جائے گا۔ اب مجرم نے یہ ذہن بنالیا کہ جیسے ہی سانپ نے مجھے ڈسنا ہے، میری موت واقع ہوجانی ہے۔ کچھ دیر بعد اس کے بدن پر سُوئی (Needle) چبھوئی گئی، وہ زور سے چِلّایا اور دم توڑ گیا۔ میڈیکل رپورٹ میں آیا کہ اس کی موت ڈر کے باعث ہونے والا ہارٹ اَٹیک ہے۔ (2) گجرات (پاکستان) کے ایک عالمِ دین نے لکھا کہ ہمارے ہمسائے (Neighbor) کا اتنا سخت ایکسیڈنٹ (Accident)

بقیہ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کیجئے

سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم حضرت سیّدنا
بفیضانِ نظر **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
بفیضانِ کرم **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

رمضانُ المبارک 1441ھ | جلد: 4
مئی 2020ء | شمارہ: 6

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بُکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

فون: 2660 :Ext +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العَالِی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطّاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرلیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔(شعب الایمان، 3/111، حدیث:3033)

مُناجات

یا ربِّ محمد مِری تقدیر جگادے
صَحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دِکھادے

پیچھا مِرا دنیا کی محبّت سے چُھڑادے
یارب مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

دِل عشقِ محمد میں تڑپتا رہے ہر دَم
سینے کو مدینہ مِرے اللہ بنادے

بہتی رہے اکثر شَہِ ابرار کے غم میں
روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خدا دے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مَدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

اللہ ملے حج کی اِسی سال سعادت
بدکار کو پھر روضۂ محبوب دِکھادے

عطّاؔر سے محبوب کی سنّت کی لے خدمت
ڈنکا یہ ترے دین کا دنیا میں بجادے

وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص112
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اِسْتِغَاثَہ

مُشتاقِ زیارت ہوں آقا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا
طیبہ کا چمن آنکھوں میں بسا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

نادِم ہوں اپنے مَعاصی پر، لِلّٰہ کرم ہو عاصِی پر
دھو ڈالئے میرے جُرم و خَطا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

لاچار غریبوں کے والی، عِصیاں کی گھٹا کالی کالی
دامن میں چھپا اے اَبرِ سَخا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

مُونھ مانگی مرادیں پائیں جہاں، لاکھوں منگتا شاہانِ جہاں
نادار کو بھی ٹکڑا ہو عطا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

محشر میں ہوں ہم پر سایہ کُناں، آمین کہو سب خورد و کَلاں
بجتا رہے عالَم میں ڈنکا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

آنکھوں کی ضِیاء اعلیٰ حضرت، ہیں دل کی جِلا اعلیٰ حضرت
ہے سب یہ کرم آقا تیرا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

ہے حق کی رضا احمد کی رضا، احمد کی رضا مرضیٔ رضا
ایّوبؔ اسی در کا ہے گدا، سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

شمائمِ بخشش، ص18
از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مَعاصی پر: گناہوں پر۔ عاصِی: گناہ گار۔ اَبرِ سَخا: سخاوت کا بادل۔ سایہ کناں: سایہ کئے ہوئے۔ خورد و کلاں: چھوٹے بڑے۔ ضیاء: چمک۔ جِلا: صفائی۔

تقویٰ کی سات اقسام
قرآن و حدیث کی روشنی میں

مفتی محمد قاسم عطاری*

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔(پ2،البقرۃ:183)

تقویٰ کی عظمت: آیتِ مبارکہ میں روزے کا مقصد تقویٰ و پرہیز گاری قرار دیا ہے۔ تقویٰ عظیم عبادت، تمام نیکیوں کی اصل اور بے شمار فضائل کا حامل ہے۔ تقویٰ اللہ کے دوستوں یعنی ولیوں کی پہچان ہے، فرمایا:﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ:(اللہ کے دوست ہیں) وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔(پ11،یونس:63) متقی کا مرتبہ خدا کی بارگاہ میں سب سے بلند ہے، فرمایا:﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ ترجمہ:بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(پ26،الحجرات:13) متقی اللہ کے دوست ہیں اور خدا متقیوں کا دوست ہے، فرمایا:﴿وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ ترجمہ: اور اللہ پرہیز گاروں کا دوست ہے۔(پ25، الجاثیۃ:19) **پرہیز گاروں** سے اللہ کریم محبت فرماتا ہے، فرمایا:﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ ترجمہ:بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔(پ10، التوبۃ:7) **تقویٰ** سفرِ آخرت کے لئے بہترین زادِ راہ ہے۔ فرمایا:﴿فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ ترجمہ: پس سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیز گاری ہے۔(پ2،البقرۃ:197) **تقویٰ** انسان کے لئے بہترین لباس ہے جو ایمان، عملِ صالح، شرم و حیا اور اچھے اَخلاق کے ساتھ انسان کے باطنی و روحانی وجود کی شیطان سے حفاظت کرتا ہے اور اس کے اخلاقی وُجود کو زینت بھی بخشتا ہے، فرمایا:﴿وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَیْرٌ﴾ ترجمہ:اور پرہیز گاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔(پ8،الاعراف:26) **متقی** کو رب تعالیٰ حق و باطل میں فرق کرنے والا نور عطا فرماتا ہے، **متقی** کی خطائیں معاف ہوتی ہیں اور اسے بخشش سے نوازا جاتا ہے۔ فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرما دے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرما دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(پ9،الانفال: 29) **متقی** کیلئے اللہ تعالیٰ مشکلات میں راہِ نجات پیدا کر دیتا ہے اور اسے عالی شان رزق وہاں سے عطا کرتا ہے جس کا اُس نے سوچا بھی نہیں ہوتا﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔(پ28، الطلاق:2،3)

تقویٰ کا معنی و مفہوم اور اقسام: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے سورۂ بَقَرہ کی آیت 2 کی تفسیر میں تقویٰ کے معنیٰ و مفہوم اور اس کی اقسام کے متعلق تحریر فرمایا:"تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں، نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور عرفِ شرع میں ممنوعات

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: متّقی وہ ہے جو شرک و کبائر و فواحش سے بچے۔۔۔ بعض کے نزدیک معصیت پر اصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے۔ بعض نے کہا تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا۔۔۔ یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل (یعنی نتیجہ) کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں۔ تقویٰ کے مراتب بہت ہیں: عوام کا تقویٰ ایمان لاکر کُفر سے بچنا، مُتوسّطین کا اوامر و نواہی کی اطاعت، خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرے۔ حضرت مترجم (اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا) قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: تقویٰ سات قسم کا ہے۔ کُفر سے بچنا یہ بفضلہٖ تعالیٰ ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا یہ ہر سنی کو نصیب ہے (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صغائر سے بھی بچنا (۵) شبہات سے احتراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا، یہ اَخَصُّ الْخواص کا منصب ہے اور قرآنِ عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی (راہنما) ہے۔" (خزائن العرفان مع کنز الایمان، ص4 ملخصاً)

تقویٰ کی سات اقسام کی تفصیل و دلائل

پہلی قسم کفر سے بچنا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا: (1) اللہ اور اس کا رسول اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں (2) جس شخص سے بھی اس کو محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو (3) کفر سے نجات کے بعد کفر میں جانے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(مسلم، ص47، حدیث:165، بخاری، 1/17، حدیث:16)

دوسری قسم گمراہی و بدمذہبی سے بچنا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آخری زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے، وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہو گا، نہ تمہارے باپ دادا نے، تو تم ان سے دور رہنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ مبتلا کر دیں۔

(مسلم، ص17، حدیث:16)

تیسری قسم کبیرہ گناہوں سے بچنا: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ" ترجمہ: حرام کاموں سے بچو سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔ (ترمذی، 4/137، حدیث:2312) اور قرآن میں فرمایا گیا: ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا(۳۱)﴾ ترجمہ: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (پ5، النسآء:31)

چوتھی قسم صغیرہ گناہوں سے بچنا: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهٖ" بندہ جب گناہ کرتا ہے تو دل پر سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، 4/88، حدیث:4244)

پانچویں قسم ان چیزوں سے بچنا جن کے جائز و حلال ہونے میں شبہ ہو: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی بالکل واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہے، تو جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شبہ والی چیزوں میں پڑا تو وہ حرام ہی میں جا پڑے گا، جیسے کوئی شخص کسی ممنوعہ چراگاہ کے آس پاس جانور چرائے تو قریب ہے کہ وہ جانور ممنوعہ چراگاہ میں بھی داخل ہو جائیں۔

(مسلم، ص663، حدیث:4094، بخاری، 1/33، حدیث:52)

چھٹی قسم شہوات و خواہشاتِ نفس سے بچنا: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین باتیں مہلکات میں شامل ہیں: ایک وہ طمع و لالچ جس کی پیروی کی جائے۔ دوسری وہ خواہشِ نفس جس کے پیچھے چلا جائے اور تیسری آدمی کی خود پسندی۔ (معجم الاوسط، 4/129، حدیث:5452) اور قرآن میں فرمایا: ﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى(۴۱)﴾

ترجمہ: اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔

(پ30، النّٰزعٰت:40، 41)

ساتویں قسم غیر کی طرف التفات سے بچنا: تقویٰ کی ساتویں قسم اَخَصُّ الْخَواص مقربینِ بارگاہِ الٰہی کا نصیب ہے کہ اپنا جینا مرنا سب اللہ کے لئے کر دیتے ہیں، اپنی جان مولائے کریم کو بیچ دیتے ہیں اور اس کی یاد اور محبت میں ڈوب کر سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو جاتے ہیں۔ غیر کو ظاہراً دیکھنے میں بھی تجلیاتِ الٰہیہ کے مشاہدہ و مطالعہ میں یا حکمِ الٰہی کی پیروی میں ہوتے ہیں۔ فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے (پ8، الانعام:162) اور فرمایا ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے۔ (پ2، البقرۃ: 207) اور فرمایا: ﴿وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے بنے رہو۔

(پ29، المزمل:8)

اللہ کریم ہمیں تقویٰ کے یہ مدارج عطا فرمائے اور ہمارے روزوں اور عبادتوں کو ان مقامات کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے جُمادَی الاُخریٰ 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سُننے کی ترغیب دِلائی اور پڑھنے / سُننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا:

① یااللہ! جو کوئی رِسالہ **"میتھی کے 50 مدنی پھول"** کے 12 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو ظاہری باطِنی بیماریوں سے محفوظ رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 15 لاکھ 171 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سنا۔ (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 31 ہزار 654 / اسلامی بہنیں: 7 لاکھ 68 ہزار 517) ② یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"یتیم کسے کہتے ہیں؟"** کے 26 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو کسی کا محتاج نہ کر صِرف اپنے دَر کا محتاج رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 15 لاکھ 81 ہزار 702 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سنا۔ (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 10 ہزار 991 / اسلامی بہنیں: 8 لاکھ 70 ہزار 711) ③ یااللہ! جو کوئی رِسالہ **"فیضانِ جُمعہ"** کے 25 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے رَمَضانُ المبارَک میں جمعۃُ الوداع کے دن مدینۂ منوّرہ میں جلوۂ محبوب میں ایمان وعافیت والی شہادت، جنّتُ البقیع میں مَدفَن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 17 لاکھ 15 ہزار 342 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سنا۔ (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 94 ہزار 816 / اسلامی بہنیں: 9 لاکھ 20 ہزار 526) ④ یاالٰہی! جو کوئی رِسالہ **"ایک مسلمان کی عزّت"** کے 22 صفحات پڑھ یا سُن لے دنیا و آخرت میں اُس کی عزّت سلامت رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 16 لاکھ 67 ہزار 649 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سنا۔ (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 45 ہزار 799 / اسلامی بہنیں: 9 لاکھ 21 ہزار 850)۔

مکی مدنی آقا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ: اَلْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ" یعنی اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ سات شہادتیں ہیں: (1) جو طاعون سے وفات پائے (2) جو ڈوب کر وفات پائے (3) ذَاتُ الْجَنْب میں وفات پائے (4) جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے وفات پائے (5) جو جل کر وفات پائے (6) جو کسی چیز کے نیچے دب کر فوت ہو جائے (7) جو عورت جُمْع کی حالت میں فوت ہو۔(1)

شرحِ حدیث: اس حدیثِ پاک میں بیان کیا گیا کہ شہادت جو کہ ایک عظیمُ الشّان منصب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہوئے جان دینے کے علاوہ بھی بعض صورتوں میں حاصل ہوتا ہے، یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہوئے جان دینے کو شہادتِ حقیقیہ سے مَوسُوم کیا جاتا ہے جبکہ اس کے علاوہ کو شہادتِ حُکمیہ کہا جاتا ہے۔(2)

شہید کو شہید کیوں کہتے ہیں؟ شہید یا تو فاعِل کے معنی میں ہے یعنی حاضر ہونے والا چونکہ شہید موت سے پہلے ہی اپنے مقام پر حاضر ہو جاتا ہے یعنی دیکھ لیتا ہے اس لئے اسے شہید کہتے ہیں یا یہ مَفْعُول کے معنی میں ہے یعنی جس پر حاضر ہوا جائے چونکہ فرشتے شہید کے پاس حاضر ہو کر اسے خوش خبری سناتے ہیں اس لئے اسے شہید کہتے ہیں۔(3)

روایت میں مذکور اَفراد کی کچھ وضاحت

✲ طاعُون ایک موذی مرض ہے جس میں جسم کے بعض حصوں پر گلٹیاں نکلتی ہیں اور تیز بخار ہوتا ہے۔(4) اس مرض میں مرنے والے بھی حکماً شہید ہیں۔

✲ جو ڈوب کر وفات پائے، ظاہر یہ ہے کہ شہید صرف اس صورت میں ہو گا جب اس کا یہ سمندری سفر گناہ پر مشتمل نہ ہو۔(5)

✲ جو ذَاتُ الْجَنْب بیماری میں وفات پائے یعنی وہ بیماری جس میں پسلیوں پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، پسلیوں میں دَرد اور بُخار ہوتا ہے، اکثر کھانسی بھی اٹھتی ہے۔(6)

✲ جو بَطْن یعنی پیٹ کی بیماری میں وفات پائے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے صَدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت کے حاشیے میں فرماتے ہیں: اس سے مُراد اِسْتِسْقَا ہے یا دَسْت آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے، لہٰذا اس کے فضل سے اُمید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اَجر ملے۔(7)

* دارالافتاء اہلِ سنت، لاہور

✡جو عورت جُنْع کی حالت میں فوت ہو، اس سے مُراد وہ عورت ہے جو حامِلہ (Pregnant) فوت ہوجائے یا ولادت (Delivery) کی حالت میں میلا (وہ جھلی جس میں بچہ رحمِ مادر میں لپٹا ہوا ہوتا ہے اور بوقتِ ولادت بچہ کے ساتھ نکلتی ہے) نہ نکلنے کی وجہ سے مرے یا ولادت کے بعد چالیس دن کے اندر فوت ہو بہر حال وہ حکماً شہید ہے، بعض نے فرمایا کہ اس سے مُراد کنواری عورت ہے جو بغیر شادی فوت ہوجائے۔(8)

شہادت کی مزید صورتیں

ان کے سوا اور بہت سی صورتیں ہیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے، فقہائے کرام نے کُتُبِ فقہ میں شہادت کی جو مزید صورتیں لکھی ہیں ان میں سے 25 درج ذیل ہیں:

(1) جو مُسافرت (Travelling) کی حالت میں مرجائے (2) سِل (ایک بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہوجاتے ہیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے) کی بیماری میں مرا (3) سُواری سے گر کر یا مِرگی سے مرا (4) بُخار میں مرا (5) مال (6) جان (7) اَہل (بیوی، بچوں وغیرہ) (8) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا (9) کسی دَرِندے نے پھاڑ کھایا (10) بادشاہ (یعنی حاکم) نے ظلماً قید کیا (11) یا مارا اور اسی سبب سے مر گیا (12) کسی مُوذی (یعنی تکلیف دینے والے) جانور (مثلاً سانپ وغیرہ) کے کاٹنے سے مرا (13) علمِ دین کی طَلَب میں مرا (14) مؤذن کہ طلبِ ثواب کے لئے اذان کہتا ہو (15) سچ بولنے والا تاجر (16) جو اپنے بال بچوں (Family) کی کَفالت کے لئے بھاگ دوڑ کرے، انہیں دین کے اَحکام پر چلائے اور انہیں حلال کھلائے (17) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (18) جو چاشت کی نَماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وِتْر کو سَفر و حَضر میں کہیں تَرک نہ کرے (19) کُفّار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (20) جو ہر رات میں سورۂ یٰسٓ شریف پڑھے (21) جو باطہارت (یعنی باوُضو) سویا اور مر گیا (22) جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر سو بار دُرود شریف پڑھے (23) جو سچے دل سے شہادت پانے کی دُعا کرے (24) جو جمعہ کے دن مرے (25) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حَشْر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے، اللہ پاک ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک اِسْتِغْفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔(9)

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ ہمیں بھی ایمان و عافیت کے ساتھ گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کی موت، جنّتُ البقیع میں مَدفَن اور جنّتُ الفِردَوس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابو داؤد، 3/253، حدیث:3111 (2) مرقاۃ المفاتیح، 4/39، تحت الحدیث: 1561 ماخوذاً (3) مرقاۃ المفاتیح، 4/25، تحت الحدیث:1546 ماخوذاً (4) فیروز اللغات، ص923 ماخوذاً (5) مرقاۃ المفاتیح، 4/39، تحت الحدیث:1561 ماخوذاً (6) مراٰۃ المناجیح، 2/420 (7) بہار شریعت، 4/858 (8) مراٰۃ المناجیح، 2/420 (9) بہار شریعت، 2/859، 860 ملخصاً۔

تَلَفُّظ درست کیجئے

Correct Your Pronunciation

غلط الفاظ	صحیح الفاظ
اِعْتَقاد / اِعْتُقاد / اَعْتَقاد	اِعْتِقاد
اِعْتَماد / اَعتَماد / اِعْتُماد	اِعْتِماد
اِعْرابی	اَعْرابی
اَفاقَہ	اِفاقَہ
اَغْوا	اِغْوا

(اردو لغت، جلد 1)

صُور کیا ہے؟

محمد عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

صُور کیسا ہے؟ ایک اَعرابی نے سوال کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صُور کیا ہے؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیهِ یعنی صُور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔[1]

صُور پھونکنے کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت اِسرافیل علیہ السَّلام جب پہلی مرتبہ صُور پھونکیں گے جسے نَفْخَةُ الْفَنَاء کہتے ہیں اس کے اثرات اس طرح ظاہر ہوں گے: 1 اس صور کو پھونکنے سے پہلے جن پر موت نہیں آئی تھی وہ سب جاندار مر جائیں گے 2 جو صور پھونکنے سے پہلے فوت تو ہو چکے تھے لیکن ان کی روحیں ان کے جسموں میں لوٹا دی گئی تھیں جیسے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام ان پر صرف بے ہوشی طاری ہو گی 3 جنہیں اللہ پاک چاہے گا وہ بے ہوش بھی نہیں ہوں گے جیسے چار بڑے فرشتے، حوریں اور حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کیونکہ آپ علیہ السَّلام دنیا میں ایک بار بے ہوش ہو چکے تھے اُسی بے ہوشی کو اِس کا بدلہ بنا دیا جائے گا۔ پھر قیامت کے دن اٹھائے جانے کے لئے حضرت اِسرافیل علیہ السَّلام دوسری مرتبہ صُور پھونکیں گے جسے نَفْخَةُ الْبَعث کہتے ہیں تو اللہ پاک اس وقت تمام ارواح کو اس صُور میں جمع فرمادے گا کہ جس میں بے شمار سوراخ ہوں گے۔ پھر وہ ساری روحیں اس صُور سے نکل کر اپنے اپنے اَجسام میں منتقل ہو جائیں گی۔[2]

وہ جو بے ہوش نہیں ہوں گے؟ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صُور پھونکے جانے سے بھی بے ہوش نہیں ہوں گے جن کا تذکرہ ابھی گزرا اسی طرح شُہدا بھی بے ہوش نہیں ہوں گے چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جبریل سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ(۶۸)﴾ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور صُور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔)[3] وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ کریم بے ہوش نہیں کرنا چاہتا؟ تو انہوں نے کہا: وہ شہدا ہیں جو عَرْش کے گرد اپنی تلواریں گردن میں لٹکائے ہیں۔[4]

صُور کس دِن پھونکا جائے گا؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے دِنوں میں افضل ترین جُمعہ کا دن ہے، اسی میں صُور پھونکا جائے گا اور اسی میں پکڑ ہوگی۔[5] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قِیامت کا پہلا نَفْخَہ بھی جمعہ کو ہو گا جس پر سب فنا یا بے ہوش ہوں گے اور دوسرا نفخہ بھی جمعہ کو ہو گا جس میں سب اٹھیں گے اور رب تعالیٰ کا غضب والا فیصلہ کُفّار کے جہنم میں جانے کا بھی جمعہ کو ہی ہو گا۔ پکڑ سے یہ مراد ہے یا جنگِ بدر جمعہ کو ہوئی جو کُفّار کی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ قِیامت میں نہ سورج ہو گا نہ دن رات لیکن اگر یہ ہوتا اور دن رات ہوتے رہتے تو یہ اٹھنا اور پکڑ وغیرہ جمعہ کو ہوتی۔[6]

صُور کون پھونکے گا؟ حضرت امام قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علما نے فرمایا: اُمّتوں کا اس بات پر اِجماع ہے کہ حضرت اِسْرافیل علیہ السَّلام ہی صُور پھونکیں گے۔[7]

روایات میں تَطْبِیق: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صُور پھونکنے والے دو فرشتے اپنے ہاتھوں میں دو سینگ لئے نگاہیں جمائے منتظر ہیں کہ کب (صُور پھونکنے کا) حکم دیا جاتا ہے۔[8] حضرت سیِّدُنا حافظ ابنِ حجر عَسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ صُور پھونکنے والا فرشتہ حضرت اسرافیل علیہ السَّلام کے علاوہ بھی ہے۔ روایات میں تَطْبِیق یوں ہو سکتی ہے کہ اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے یہ فرشتہ حضرت اِسْرافیل علیہ السَّلام کو پَر سمیٹتے دیکھ کر پہلا یعنی بے ہوشی کا نَفْخَہ پھونکے گا، پھر حضرت اِسْرافیل علیہ السَّلام دوسرا یعنی قبروں سے اٹھائے جانے کا نَفْخَہ پھونکیں گے۔[9]

دو نفخوں کی درمیانی مُدّت: ایک بار صُور پھونکنے کے بعد دوسری مرتبہ صُور 40 سال کے بعد پھونکا جائے گا جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو نفخوں کی درمیانی مدت 40 سال ہے۔[10]

جو چیزیں صُور پھونکنے سے بھی فَنا نہیں ہوں گی: بعض چیزیں ایسی ہیں جو حضرت اِسرافیل علیہ السَّلام کے صُور پھونکنے سے بھی فَنا نہیں ہوں گی جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام مَیمون بن محمد نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ سنّت وجماعت کے نزدیک یہ چیزیں فَنا نہیں ہوں گی: عرش، کُرسی، قلم، لوح، جنّت، دوزخ، ان دونوں میں موجود تمام چیزیں اور اَرواح۔[11]

اللہ کریم ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور بَروزِ محشر اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ترمذی، 5/165، حدیث: 3255 (2) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص386 ملخصاً (3) پ24، الزمر: 68 (4) عمدۃ القاری، 13/276 (5) ابو داؤد، 1/391، حدیث: 1047 ملتقطاً (6) مراٰۃ المناجیح، 2/326 (7) البدور السافرۃ، ص34 (8) ابن ماجہ، 4/504، حدیث: 4273 (9) البدور السافرۃ، ص35 (10) البعث لابن ابی داؤد، ص43، حدیث: 42 (11) بحر الکلام، ص219، البدور السافرۃ، ص32۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاُخریٰ 1441ھ کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "حذیفہ شاہ (کراچی)، محمد حنین حیدر (میانوالی)، حنین رضا (کراچی)" انہیں تین تین سو کے چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **نماز کی حاضری بھیجنے والوں میں سے منتخب نام** (1) ام الخیر عطاریہ (کراچی) (2) حسان رضا (کراچی) (3) حسنین رضا (کراچی) (4) حمنہ فاطمہ (راولپنڈی) (5) حنظلہ علی عطاری (کراچی) (6) سکینہ عطاریہ (کراچی) (7) سمیع اللہ (کراچی) (8) عبد الرحمن (فیصل آباد) (9) عمر عطاری (حیدر آباد)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا صلہ

سوال: حضرت سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے ہے کہ اللہ پاک نے اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے آزاد فرما دیا ہے۔ (تاریخ بغداد، 12/327، رقم: 6772) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے والے ہیں، اللہ کریم ہمیں بھی جہنم سے آزاد فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(مدنی مذاکرہ، 13 رجب المرجب 1440ھ)

(حضرت سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "شانِ خاتونِ جنّت" پڑھئے)

2 چار چار رکعت کرکے تراویح پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا تراویح کی نماز چار چار رکعت کرکے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ایک سلام کے ساتھ چار چار رکعتیں کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں مگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا فرض اور اَلتَّحِیَّات پڑھنا لازمی ہے جبکہ دُرود شریف پڑھنا سنّت ہے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو ثناء یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ، اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ (مکمل) پڑھنا بھی سنّت ہے۔ اب چاہیں تو چوتھی پر سلام پھیر دیں ورنہ اسی طریقۂ کار کے مطابق مزید چھ یا آٹھ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ دو دو رکعت کرکے پڑھیں۔

(ردالمحتار، 2/552، 561، 599 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، یکم رمضانُ المبارک 1440ھ)

(رمضانُ المبارک کے فضائل، روزے، تراویح اور اعتکاف وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" پڑھئے)

3 غزوۂ بدر میں فرشتوں کا سفید عمامہ

سوال: غزوۂ بدر میں مدد کو آنے والے فرشتے کس رنگ کا عمامہ شریف سجائے ہوئے تھے؟

جواب: سفید رنگ کا۔ (سیرتِ ابنِ ہشام، ص262) ان کی پیروی میں سفید عمامہ باندھنا بھی اچھی بات ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 16 رمضانُ المبارک 1440ھ)

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قراٰن فہمی

سوال: حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کی قراٰن فہمی کے بارے میں کچھ بیان فرما دیجئے۔

جواب: امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہوں تو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں۔ (قُوتُ القلوب، 1/92) (یعنی اس کی تفسیر

کرتے ہوئے اتنے رجسٹر تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے جو اُن پر لادے جائیں۔) ایک مقام پر مولا علی کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں قراٰنِ کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی، بے شک میرے رب نے مجھے سمجھنے والا دِل اور سُوال کرنے والی زبان عطا فرمائی ہے۔

(طبقات ابن سعد، 2/257 ملخصاً، مدنی مذاکرہ، 22 رجبُ المرجب 1440ھ)

عِلْم کا میں شہر ہوں دروازہ اِس کا ہیں علی
ہے یہ قولِ مصطفےٰ مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص521)

(حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے)

5 ہم شکلِ مصطفےٰ

سوال: کیا امام حسن رضی اللہ عنہ ہم شکلِ مصطفےٰ تھے؟

جواب: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔[1]

(بخاری، 2/547، حدیث: 3752، مدنی مذاکرہ، 13 رجبُ المرجب 1440ھ)

6 گُم شدہ مال کی زکوٰۃ کا حکم

سوال: اگر کسی شخص کے پیسے گُم ہو جائیں اور چار پانچ سال کے بعد مل جائیں تو کیا اس کی زکوٰۃ دینا ہوگی؟ نیز اس سال کی دینا ہوگی یا پورے پانچ سال کی؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: جو مال گُم گیا یا دَریا میں گر گیا یا کسی نے غَصب کر لیا (یعنی چھین لیا) اور اس کے پاس غَصب (یعنی چھیننے) کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا اَنجان کے پاس اَمانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ (جس کے پاس امانت رکھی تھی) وہ کون ہے یا مَدْیُون نے دَین سے (یعنی جس کو قرضہ دیا تھا اس نے قرض سے) انکار کر دیا اور اُس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ اَموال مل گئے، تو جب تک نہ ملے تھے، اُس زمانے کی زکاۃ واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/876) بہر حال گُم شدہ مال جب تک نہ ملے چاہے کتنا ہی عرصہ ہو جائے اس زمانے کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 10 محرمُ الحرام 1441ھ)

7 آبِ زَم زَم سے وُضو اور غسل کرنا کیسا؟

سوال: کیا آبِ زم زم سے وضو و غسل کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں، فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمارے ائمۂ کرام کے نزدیک زَم زَم شریف سے وُضو و غسل بلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 2/452 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440، 5 محرمُ الحرام 1441ھ)

8 کبوتر کھانا کیسا؟

سوال: کیا کبوتر کھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کبوتر کھانا حلال ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 5/289، مدنی مذاکرہ، 10 محرمُ الحرام 1441ھ)

---

(1) ترمذی شریف میں ہے: امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے سینے تک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(ترمذی، 5/430، حدیث: 3804)

ہوا تھا کہ آنتیں تک باہر نکل آئی تھیں۔ وہ تقریباً دو ماہ تک قومے کی حالت میں رہا اور 6 ماہ تک زیرِ علاج رہا، لیکن آج میں نے اسے ٹھیک ٹھاک گاڑی چلاتے دیکھا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ظاہری حقیقت تو یہ ہے کہ سُوئی چبھنے سے کوئی مرتا نہیں، جبکہ ایکسیڈنٹ موت کا سبب بنتے رہتے ہیں، لیکن مذکورہ دو واقعات اس حقیقت کے عَین اُلٹ ہیں۔ اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے اوپر سانپ کا خوف مسلط کرلیا وہ ڈنک کے بغیر ہی ہلاک ہوگیا، اور جو خوف میں مبتلا نہیں ہوا وہ ایکسیڈنٹ کے باوجود بھی بچ گیا۔ اللہ کریم ہمیں عافیت عطا فرمائے!

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کوئی بھی بیماری، فتنہ یا آزمائش وغیرہ کتنی ہی خطرناک کیوں نہ ہو، اِس کا خوف بلا وجہ خود پر مُسلَّط کرلینا نادانی ہے۔ جس کی موت جس حال میں لکھی جاچکی ہے وہ ویسے ہی مرے گا، چاہے ڈرے یا نہ ڈرے۔ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کتنی سچی بات ارشاد فرمائی ہے کہ ”جو کچھ تیرے ساتھ ہونے والا ہے، اسے لکھ کر قلم خشک ہوگیا۔“[1] اس لئے اپنے کرم والے رب سے امید رکھیں وہ بہتر ہی کرے گا۔ بیماریوں اور وباؤں کے سبب خود کو نفسیاتی مریض بنانے کے بجائے قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو یاد کرکے اپنے آپ کو آخرت کی تیاری میں لگا دینا چاہئے اور صرف اللہ کریم سے ڈرنا چاہئے۔

وہ ایک خوف جو ہر خوف کو مٹادے گا: قراٰنِ کریم میں کئی مقامات پر صرف اللہ کریم ہی سے ڈرنے کا فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا ہر ایک کو صرف خدا سے ہی ڈرنا چاہئے، جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے اللہ کریم اسے دنیا میں ہر چیز کے خوف سے بے نیاز کردیتا ہے اور آخرت میں بھی اسے امن نصیب ہوتا ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔[2]

ایک حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ کریم فرماتا ہے، ”مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے امن میں رکھوں گا۔“[3]

اگر کوئی خطرناک بیماری آ بھی جائے تو مسلمانوں کو سنّت کی نیت سے اس کا علاج کرنا چاہئے، اپنے اوپر اس کا ڈر مسلط نہیں کرلینا چاہئے۔ موت کا خوف اس لئے نہیں ہونا چاہئے کہ ”ہائے میں مرجاؤں گا تو پیچھے والوں کا کیا ہوگا!“ بلکہ موت کا خوف اس لئے ہونا چاہئے کہ ”میں مرگیا تو قبر و حشر میں میرا کیا بنے گا!“ مؤمن کو یہ ذہن بھی بنانا چاہئے کہ موت اللہ پاک کے دیدار اور پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کا سبب بنے گی۔

بڑوں کی بڑی بات ہوتی ہے: شیخُ المحدثین علامہ سیّد دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میت سے پوچھے جانے والے سوالات والی حدیث پاک پڑھا رہے تھے، اس میں: ”مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ“ (تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟) آیا، تو رو پڑے اور فرمانے لگے: ”جب میں یہ حدیث پڑھتا یا سنتا ہوں، تو میرا مرجانے کو دل چاہتا ہے۔“ تاکہ حضور کا دیدار ہوجائے۔[4]

رُوح نہ کیوں ہو مُضطرِب موت کے اِنتظار میں
سُنتا ہوں مجھ کو دیکھنے، آئیں گے وہ مزار میں!

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ رمضانُ المبارک کے مقدس مہینے میں پابندی سے روزے رکھئے، نمازیں پڑھئے، ڈر صرف اللہ کا رکھئے اور بیماریوں، مصیبتوں، بلاؤں سے حفاظت کیلئے دوا، علاج اور احتیاط کے ساتھ ساتھ دونوں جہان کے رب کی بارگاہ میں دعا اور توبہ و استغفار کرتے رہئے۔ اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اٰمین

(1) بخاری، 3/425، حدیث: 5076 (2) شعب الایمان، 1/541، رقم: 984
(3) شعب الایمان، 1/483، حدیث: 777 (4) سنّی علما کی حکایات، ص177 ماخوذاً۔

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 روزے میں ایک دو قطرے آنسو منہ میں چلے گئے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ روزے کے دوران اگر قطرہ دو قطرہ آنسو منہ میں چلا گیا اور نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو فقط اس نمکینی کے محسوس ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟ یا حلق سے نیچے اُترنے پر ٹوٹے گا؟ بہارِ شریعت کی عبارت سے ایسا لگتا ہے کہ نمکینی پورے منہ میں محسوس ہونے سے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقط آنسو کی نمکینی پورے منہ میں پھیل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ روزہ کے ٹوٹنے کا حکم پورے منہ میں محسوس ہونے والی اس نمکین رُطوبت کے حلق سے نیچے اُترنے کی صورت میں ہے۔ کتبِ فقہ و فتاویٰ میں حلق سے نیچے اُترنے کی صورت ہی میں روزے کا ٹوٹنا بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "الدموع اذا دخلت فم الصائم ان کان قلیلا کالقطرۃ والقطرتین او نحوھا لا یفسد صومہ وان کان کثیرا حتی وجد ملوحتہ فی جمیع فمہ، واجتمع شیء کثیر فابتلعہ یفسد صومہ، وکذا عرق الوجہ اذا دخل فم الصائم کذا فی الخلاصۃ۔"

یعنی آنسو روزہ دار کے منہ میں گئے اگر قلیل مقدار میں تھے مثلاً ایک دو قطرے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر کثیر مقدار میں تھے یہاں تک کہ پورے منہ میں ان کی نمکینی محسوس ہوئی اور کثیر لعاب جمع ہونے پر اس کو نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی حکم پسینہ کے منہ میں داخل ہونے کا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 1/203)

اسی طرح خلاصہ کے حوالے سے درمختار میں مذکور ہے۔

علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی اس مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "وفی الامداد عن خط المقدسی أن القطرۃ لقلتها لا یجد طعمها فی الحلق لتلاشیها قبل الوصول، ویشهد لذلك ما فی الواقعات للصدر الشهید: إذا دخل الدمع فی فم الصائم إن كان قلیلا نحو القطرۃ أو القطرتین لا یفسد صومه لان التحرز عنه غیر ممكن، وإن كان كثیرا حتى وجد ملوحته فی جمیع فمه وابتلعه فسد صومه، وكذا الجواب فی عرق الوجه اھ. ملخصا۔"

یعنی ایک قطرہ کا ذائقہ اس کی قلت کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا اور وہ حلق تک پہنچنے سے پہلے ہی کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس کی تائید صدر الشہید کی واقعات سے بھی ہوجاتی ہے کہ اس میں ہے "جب آنسو روزہ دار کے منہ میں داخل ہوجائے اگر وہ قلیل ہو یعنی ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اور اگر زیادہ ہو حتی کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہو اور وہ اس کو نگل لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی جواب چہرے کے پسینے کے بارے میں ہے۔"

(درمختار معہ ردالمحتار، 3/434)

اور یہی مفہوم بہارِ شریعت کی عبارت سے بھی ظاہر ہے جس کی تفصیل وو ضاحت یہ ہے کہ بہارِ شریعت میں مسئلہ بیان کرتے ہوئے اولاً اس بات کو متعین کرلیا گیا کہ آنسو منہ میں

جانے کے بعد حلق سے نیچے اتر گیا۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں اس مسئلے کی ابتداء میں مذکور ہے "آنسو مونھ میں چلا گیا اور نگل لیا" پھر آگے اس کی دو صورتیں بیان کی گئیں 1 قلیل آنسو، جسے قطرہ دو قطرے سے تعبیر کیا 2 کثیر آنسو، جسے پورے منہ میں نمکینی محسوس ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پہلی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا جبکہ دوسری صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بہارِ شریعت کا مکمل مسئلہ درج ذیل ہے: "آنسو مونھ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے مونھ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔" (بہارِ شریعت،1/988)

یعنی مذکورہ بالا مسئلے کی یہ عبارت "اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے مونھ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا" جداگانہ مستقل ایک نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آنسو کے منہ میں جاکر حلق سے اترنے کی تفصیل کی دوسری شق و صورت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہارِ شریعت میں مذکور مسئلہ کتبِ فقہ و فتاوٰی کے موافق ہی ہے، مخالف نہیں۔ اسے مخالف سمجھنا قاری کے عبارت میں غور و خوض نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی فضیل رضا عطاری	ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری

2 سجدۂ تعظیمی کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سجدۂ تعظیمی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و سنّت کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدہ کی دو قسمیں ہیں: 1 سجدۂ عبادت 2 سجدۂ تعظیمی

سجدۂ عبادت اللہ کا حق ہے جو غیرِ خدا کے لئے کسی بھی شریعت میں لمحہ بھر کے لئے بھی جائز نہیں ہوا اگر غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت کسی نے کیا تو واضح طور پر کافر ہو جائے گا۔ جبکہ سجدۂ تعظیمی (یعنی اللہ کی طرف سے کسی کو ملنے والی عظمت کے اظہار کے لئے سجدہ کرنا) پچھلی شریعتوں میں جائز تھا جیسے حضرت آدم علیہ السَّلام کو فرشتوں نے اور حضرت یوسف علیہ السَّلام کو آپ کے بھائیوں اور آپ کے والدین نے سجدہ کیا۔ لیکن ہماری شریعت میں یہ سجدۂ تعظیمی منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا شریعتِ محمدیہ میں تا قیامت غیرِ خدا کے لئے سجدۂ تعظیمی سخت ناجائز و حرام ہے اور تعظیماً سجدہ کرنے والا سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ ہاں! کافر نہ ہو گا، کسی قسم کا حکمِ کفر اس پر عائد نہ ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 عشر نکالنے کا طریقۂ کار

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ بعض اوقات بیج، کھاد، زرعی ادویات اور پانی وغیرہ کے اخراجات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں کہ اگر یہ اخراجات نکالے جائیں تو تمام کی تمام پیداوار ان خرچوں میں پوری ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات نقصان بھی ہو جاتا ہے اور زمیندار اور ہاری (کسان) کو کچھ نہیں بچتا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس صورت میں بھی عشر لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عشر مصارف و اخراجات نکالے بغیر پوری پیداوار پر ہوتا ہے، لہٰذا بیج، کھاد و ادویات وغیرہ اخراجات چاہے پیداوار سے بڑھ جائیں اور زمیندار و کسان کو کچھ نہ بچے، تب بھی پوری پیداوار پر عشر ہو گا، اخراجات مِنْہا کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

جن کے لئے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں

عبد الماجد نقشبندی عطاری مَدَنی*

اللہ کریم کے کچھ خوش نصیب بندے وہ ہیں جو ایسے اعمال سَر اَنجام دیتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ پاک کے معصوم فرشتے ان کے لئے رَحمت و مغفِرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ ذیل میں 5 احادیثِ مبارکہ بیان کی گئی ہیں، اِن میں ایسے اعمال مذکور ہیں جن کی ادائیگی پر اللہ پاک کے معصوم فرشتے دعائے رحمت فرماتے ہیں:

نَماز کا انتظار کرنا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص کا نَماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا، نَماز ہی میں ہونا ہے، جب تک وہ بے وضو نہ ہو تو فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ (مسلم، ص261، حدیث: 1511)

اگلی صَف میں شامل ہونا: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر دُرود بھیجتے ہیں جو اگلی صفوں سے ملتے ہیں اور اللہ پاک کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں جس قدم سے انسان صَف سے ملے۔ (ابوداؤد، 1/227، حدیث: 543)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اگلی صَف کے نمازیوں کے لیے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نزولِ رحمت فرماتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پیاری جگہ جانے کے لیے قدم بھی اللہ کو پیارے ہیں، خوش نصیب ہیں وہ جو اِن قدموں سے حَرَمَین شریفَین جائیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/186 ملتقطاً)

روزہ اِفطار کروانا: نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے روزے دار کو حلال کھانے یا پانی سے افطار کروایا تو فرشتے رَمَضان کی ساعتوں میں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جبریلِ امین علیہ السَّلام شبِ قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (معجم کبیر، 6/261، حدیث: 6162)

مریض کی عیادت کرنا: حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پُرسی کے لئے صبح کو جاتا ہے تو ستّر (70) ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پُرسی کے لئے جاتا ہے تو ستّر (70) ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جنّت میں اس کے لئے ایک باغ تیار ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، 2/290، حدیث: 971)

علمِ دین کی جستجو میں نکلنا: نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو صبح کے وقت اللہ پاک کی رضا کے لئے علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔ (شعب الایمان، 2/263، حدیث: 1699)

* ذمہ دار شعبہ ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کیسا ہونا چاہئے؟

دوسری اور آخری قسط

کامل مؤمن کے اوصاف

(فرامینِ مصطفےٰ کی روشنی میں)

راشد علی عطّاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

❀ پرسنل لائف کو خوبصورت اور اپنے مولائے کریم ربُّ العزّت کی پسندیدہ بنانے کے لئے بھی ایمان کی کاملیت کی بہت اہمیت ہے۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ایمان کیا ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نیکی تمہیں خوش کرے اور تمہاری بُرائی تمہیں غمگین کرے تو تم مؤمن ہو۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! گناہ کیا ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو تم اس چیز کو چھوڑ دو۔[1]

❀ باہمی اُلفت، ہم آہنگی اور آپسی ماحول کی خوشگواری بھی اللہ کریم کی ایک بڑی نعمت ہے، اس نعمت کے ہوتے ہوئے ڈپریشن (Depression)، ذہنی تناؤ، بِلاوجہ کے غصّے اور بداَخلاقی جیسی آزمائشوں سے بچت رہتی ہے۔ دونوں جہاں کے سلطان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حکمتِ عملی اور فکرِ کامل پر قربان جائیے کہ اوصافِ مؤمن کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ ”بے شک مؤمن اُلفت کرنے والا ہوتا ہے۔ اور اس شخص کے اندر کوئی بھلائی نہیں جو دوسروں سے اُلفت نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے اُلفت کی جاتی ہے۔“[2]

❀ مسلمانوں کی باہمی مَحبّت، فریادرَسی، دُکھ تکلیف، ایک دوسرے کا احساس کرنے کو بھی اوصافِ ایمان میں شامل کیا گیا ہے، حدیثِ پاک میں ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں مؤمنین کو ایک جسم کی مانند فرمایا گیا ہے کہ ”جب جسم کے کسی حصّے کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس درد میں شریک ہوتا ہے۔“[3]

❀ تواضُع اور عاجزی مؤمن کے لئے ایسا ہتھیار ہے کہ دنیا کی جہالت، تکبّر، غرور جیسی آندھیوں میں بہت کام آتا ہے۔ مؤمن سوکھی لکڑی کی طرح اکڑ والا نہیں ہوتا بلکہ نرم پودے کی طرح لچکدار ہوتا ہے۔ اللہ کریم کے پیارے حبیب جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بات کو بڑی ہی پیاری مثال سے سمجھایا کہ ”مؤمن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی طرح ہے کہ جدھر سے بھی ہوا چلتی ہے اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رُک جاتی ہے تو اس کے پتے بھی معتدل ہو جاتے ہیں اسی طرح مؤمن کو آزمائشوں میں بچالیا جاتا ہے لیکن کافر کی مثال شمشاد کے سخت درخت کی طرح ہے جو ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے حتی کہ اللہ پاک جب چاہتا ہے اسے اُکھاڑ دیتا ہے۔“[4]

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں جن احادیثِ کریمہ کی روشنی میں مؤمنِ کامل کے اوصاف کا ذِکر ہوا، اسے اِجمالی طور پر یوں سمجھئے کہ اللہ و رسول پر ایمان لانے کے بعد ہر شے یہاں تک کہ والدین، اولاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحبّت کرنا، اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو محفوظ رکھنا، دوسروں کو کھانا کھلانا، ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا، اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی اچّھی چیز پسند کرنا، شرم و حیا سے کام لینا، پڑوسی اور مہمان کی عزّت کرنا، حُسنِ اَخلاق سے کام لینا، بُرائی کو بُرا سمجھنا، باہم اُلفت و مَحبّت سے رہنا اور عاجزی و اِنکساری اختیار کرنا وہ عظیم اوصاف ہیں جو ہمیں مؤمن سے مؤمنِ کامل بناسکتے ہیں۔

ان تمام اوصاف پر اگر غور کیا جائے تو ایک بات ہر وصف میں یکساں نظر آتی ہے وہ یہ کہ زندگی میں دوسروں کے ساتھ کئی معاملات میں ہمارا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ہمارا یہ تعلّق و واسطہ شدّت یا نرمی کے رویّہ پر مبنی ہوتا ہے۔ بندے کی دوسروں کے ساتھ شدّت و نرمی کی ایک وجہ باہم بندوں کے معاملات کو اہمیت دینا یا نہ دینا بھی ہے، مؤمنِ کامل بندوں کے معاملات کو اپنے جیسا نہیں بلکہ اللہ کے بندوں کا معاملہ سمجھے تو رزلٹ بہت مثبت آئے گا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ مؤمنِ کامل کے اوصاف کو اپنائیں اور ان کو اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنانے کے لئے مخلوقِ خدا کے ساتھ ہر معاملے کو اللہ ربُّ العزّت کی مخلوق کا مُعاملہ سمجھیں تاکہ ہم غرور و تکبّر اور بِلاوجہ کی شدّت سے بچ سکیں اور مؤمنِ کامل بن سکیں۔ اللہ کریم ہمیں مؤمنِ کامل بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مستدرک للحاکم، 1/162، حدیث:34 (2) مستدرک للحاکم، 1/176، حدیث:67 (3) بخاری، 4/103، حدیث:6011 (4) بخاری، 4/564، حدیث:7466

قراٰنِ پاک کے 40 نام

شاہ زیب عطاری مَدَنی*

ایک مقولہ ہے: کَثْرَۃُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰی شَرَفِ الْمُسَمّٰی یعنی کسی چیز کے زیادہ نام اس کی عظمت اور بزرگی کی دلیل ہیں۔ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی (یعنی اللہ پاک کے نام) اور اَسْمَاءُ النَّبِی کی طرح قراٰنِ پاک کے بھی کئی نام ہیں جو قراٰن و احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ البتہ ان ناموں کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے 32 بتائے ہیں تو بعض نے 55 شمار کئے ہیں جبکہ کچھ نے تو 90 سے بھی زائد کا قول کیا ہے۔ ذیل میں ان ناموں میں سے 40 نام اور ان کی وجہِ تسمیہ (یعنی نام رکھنے کی وجہ) ملاحظہ ہو:

1 کِتاب: اس کا ایک معنٰی ہے جمع کرنا کیونکہ قراٰنِ پاک میں سارے علومِ اوّلین اور آخرین جمع ہیں 2 قُرْاٰن: اس کا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ایک معنیٰ ہے پڑھی ہوئی چیز، چونکہ یہ کتاب پڑھی ہوئی نازل ہوئی یوں کہ جبرئیلِ امین علیہ السّلام حاضر ہوتے اور پڑھ کر سُنا جاتے 3 فُرْقان: اس کے معنیٰ ہیں فرق کرنے والی چیز، چونکہ قراٰن حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے 4، 5، 6 ذِکْر، ذِکْریٰ، تَذْکِرہ: ان کے معنیٰ ہیں یاد دلانا، چونکہ قراٰنِ کریم اللہ پاک اور اس کی نعمتوں کو یاد دلاتا ہے 7 تَنْزِیْل: اس کے معنیٰ ہیں بتدریج اُتارنا یعنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنا اور یہ کتاب رب کی طرف سے اسی طرح اُتاری ہوئی ہے 8 حَدِیث: اس کے ایک معنیٰ ہیں نئی چیز، چونکہ دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بعد قراٰن دنیا میں آیا اس لئے یہ نیا ہے 9 مَوعِظَة: اس کے معنیٰ نصیحت کے ہیں، اور یہ کتاب سب کو نصیحت کرنے والی ہے 10، 11، 12، 13 حُکْم، حَکِیم، مُحکَم اور حِکْمَة: ان سب کا مشترک معنیٰ ہے "مضبوط" اور یہ کتاب مضبوط ہے کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کرسکتا 14 شِفا: کہ یہ ظاہری اور باطنی امراض (Diseases) سے شِفا دینے والی کتاب ہے 15، 16 هُدٰی، هَادِی: ان کے معنیٰ ہیں ہدایت دینا اور یہ کتاب لوگوں کو درست راہ کی ہدایت دیتی ہے 17 صِراطِ مُسْتَقیم: اس کے معنیٰ ہیں سیدھا راستہ اور اس پر عمل کرنے والا اپنی منزل پر بآسانی پہنچ سکتا ہے جس طرح سیدھے راستے پر چلنے والا پہنچ جاتا ہے 18 حَبْل: اس کے معنیٰ رسّی کے ہیں، چونکہ اس کے ذریعے سے لوگ اللہ پاک تک پہنچتے ہیں 19 رَحْمَة: کہ یہ کتاب عِلْم ہے اور علم اللہ پاک کی رحمت ہے 20 رُوح: چونکہ اس کتاب کو حضرت جبرئیلِ امین علیہ السّلام لے کر آئے اور آپ کا لقب روحُ الامین ہے 21 قَصَص: اس کے معنیٰ ہیں حکایتیں، چونکہ قراٰنِ پاک نے انبیائے کرام علیہم السّلام اور مختلف قوموں کے سچے قصے بیان کئے ہیں 22، 23، 24 بَیان، تِبْیان اور مُبِین: ان سب کے معنیٰ ہیں ظاہر کرنے والا، چونکہ یہ قراٰن سارے شرعی احکام کو اور سارے علومِ غیبیہ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر فرمانے والا ہے 25 بَصائِر: یہ بصیرت کی جمع ہے اور بصیرت کہتے ہیں دل کی روشنی کو، چونکہ اس کتاب سے دِلوں میں نور پیدا ہوتا ہے 26 فَصْل: اس کے ایک معنیٰ ہیں فیصلہ کرنا، چونکہ یہ کتاب لوگوں کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والی ہے 27 نُجُوم: نَجْم کی جمع ہے اور نجم تارے کو کہتے ہیں چونکہ قراٰن کی آیتیں تاروں (Stars) کی طرح لوگوں کی راہنمائی کرتی ہیں 28 مَثانِی: اس کے معنیٰ ہیں بار بار، کیونکہ اس میں احکام اور قصے بار بار آئے ہیں 29 نِعْمَة: چونکہ قراٰنِ مجید مسلمانوں پر اللہ پاک کا بہت بڑا انعام ہے 30 بُرْهان: اس کے معنیٰ ہیں دلیل اور یہ کتاب بھی اللہ پاک اور تمام انبیا کے سچے ہونے کی دلیل ہے 31 قَیِّم: قائم رہنے والے کو بھی کہتے ہیں، چونکہ یہ قراٰن خود بھی قیامت تک رہے گا اور اس کے ذریعے دین بھی قائم رہے گا 32، 33 بَشِیر و نَذِیر: کیونکہ یہ کتاب خوشخبریاں بھی دیتی ہے اور ڈراتی بھی ہے 34 مُھَیمِن: اس کا معنیٰ ہے مُحافظ، چونکہ یہ کتاب مسلمانوں کی دنیا اور آخرت میں مُحافظ ہے 35 نُور: اسے کہتے ہیں جو خود بھی ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی ظاہر کرے، چونکہ قراٰن خود بھی ظاہر ہے اور اللہ پاک کے احکام اور انبیائے کرام کے احوال کو بھی ظاہر فرمانے والا ہے 36 حَق: اس کے معنیٰ ہیں سچ، چونکہ قراٰن سچی بات بتاتا ہے، سچے رب کی طرف سے سچے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُترا ہے 37 عَزِیز: غالب اور بے مثل کو کہتے ہیں اور قراٰن سب پر غالب بھی ہے اور بے مثل بھی ہے 38 کَرِیم: سخی کو کہتے ہیں اور قراٰنِ پاک علم، ایمان اور بے حساب ثواب دیتا ہے 39 عَظِیم: اس کے معنیٰ ہیں بڑا، چونکہ سب سے بڑی کتاب یہی ہے 40 مُبارَك: کے معنیٰ ہیں برکت والا، چونکہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے ایمان اور چہرے کے نور میں برکت ہوتی ہے۔

(یہ مضمون ان کتب سے ماخوذ ہے: بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، 1/ 88، البرهان فی علوم القراٰن، 1/ 343، تفسیرِ کبیر، 1/ 260 تا 265، تفسیر عزیزی، ص103، تفسیر نعیمی، 1/ 5، 6، 90، 91۔)

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

باتوں سے خوشبو آئے

جنّت کے وارث

جنّت کی زمین کے وارث وہ لوگ ہیں جو پانچوں نَمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)(حسن التنبہ، 3/209)

نیّت کی اہمیت

کئی چھوٹے اعمال کو (اچھی) نیّت(Good Intention) بڑا بنا دیتی ہے جبکہ کئی بڑے اعمال کو (بُری) نیّت چھوٹا کر دیتی ہے۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ)

(سیر اعلام النبلاء، 7/616)

عالم ہی اللہ کا ولی ہو سکتا ہے

اگر علمائے کرام اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر کوئی بھی اللہ کا ولی نہیں ہے۔

(ارشادِ حضرت امام ابو حنیفہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما)

(حیاۃ الحیوان، 2/19)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

نبیوں کے نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

حقیقۃً تمام انبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃ والسَّلام ہمارے حُضور نبیُّ الانبیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے اُمّتی ہیں، انہیں نبوت دی ہی اس وقت ہے جب انہیں محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا اُمّتی بنالیا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 5/66)

اگر جینے کی حسرت ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

صالح وطالح (یعنی اچھا اور بُرا) کسی کے منہ پر نہیں لکھا ہوتا، ظاہر ہزار جگہ خصوصاً اس زَمَنِ فِتَن (یعنی فتنوں سے بھرپور زمانے) میں باطِن کے خلاف ہوتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 22/232)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

کس چیز سے روزہ اِفطار کیا جائے؟

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کھجور (Date)، پانی یا نمک (Salt) سے روزہ اِفطار کرنا ضَروری ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ کسی بھی کھانے یا پینے کی چیز سے روزہ اِفطار کر سکتے ہیں۔ ہاں! کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنّت ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 18 رمضان المبارک 1437ھ)

سوشل میڈیا کے ذریعے کسی کی اصلاح کرنا

جہاں ضَرورت ہو وہاں بے شک علی الاعلان اِصلاح کی جائے مگر آج کل بعض نادان لوگ اِصلاح کے نام پر سوشل میڈیا کے ذریعے مسلمان کے عیب لاکھوں لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جس سے اس مسلمان کی عزت محفوظ نہیں رہتی۔

(مدنی مذاکرہ، 5 محرم الحرام 1441ھ)

قرض لے کر عمرہ کرنا

قرض لے کر عُمرہ کرنا جائز ہے مگر اس سے بچا جائے کیونکہ بعض لوگ قرض لے کر عُمرہ تو کر لیتے ہیں اور پھر قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے منہ چھپاتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 19 رمضان المبارک 1437ھ)

کاشف شہزاد عطّاری مَدَنی*
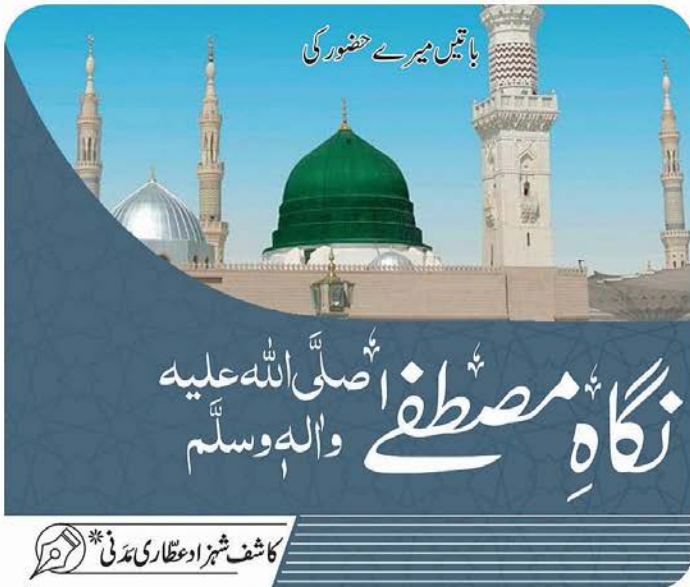
دیکھنے کی غیر معمولی طاقت: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس آنکھوں کی یہ شان ہے کہ آپ آگے پیچھے، دائیں بائیں، اُوپر نیچے، دن رات، اندھیرے اُجالے میں یکساں (Equally) دیکھتے ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غیر معمولی قوتِ بَصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے متعلق کچھ تفصیل ملاحظہ فرما کر اپنا ایمان تازہ کیجئے:

پیٹھ مبارک کے پیچھے دیکھنا: 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ① اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ یعنی خدا کی قسم! بے شک میں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔[2] ② هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هَاهُنَا فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ یعنی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف سامنے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ مجھ پر تمہارا خُشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رُکوع مجھ سے چُھپے ہوئے ہیں۔ بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔[3]

حضرت علامہ بدرُ الدین محمود بن احمد عَیْنی رحمۃ اللہ علیہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جمہور (یعنی اکثر) علمائے کرام کا موقف (Point of View) یہ ہے اور یہی موقف درست ہے کہ خلافِ عادت طریقے سے پیٹھ پیچھے بھی حقیقی طور پر دیکھنا رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیت (Speciality) ہے، اسی لئے امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیثِ پاک کو نبوّت کی نشانیوں کے باب (Chapter) میں ذکر فرمایا ہے۔ تابعی بزرگ حضرت سیّدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سیدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیٹھ پیچھے دیکھنا (نماز کے ساتھ خاص نہیں تھا بلکہ) تمام اوقات میں تھا۔[4]

بینائی کی دُھوم: شیخ محقق شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں 6 جہات (Six Directions یعنی دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے) ایک جہت کے حکم میں کر دی گئی ہیں (کہ آپ ایک ہی وقت میں تمام جہات کا مشاہدہ فرماتے ہیں)۔[5]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

شَش جہت سَمتِ مقابِل شب و روز ایک ہی حال دُھوم وَالنَّجم میں ہے آپ کی بینائی کی[6]

یعنی یارسول اللہ! دن ہو یا رات آپ کے لئے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے، اُوپر اور نیچے کی 6 جہتیں (Directions) دیکھنے کے معاملے میں ایسی ہیں جیسے سامنے کا حصہ۔ آپ کی مبارک آنکھوں کی یہ شان کیوں نہ ہو کہ سورۂ نَجم میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى﴾ یعنی (اللہ کریم کے دیدار کے وقت) محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔[7]

دُور و نزدیک سے برابر دیکھنا: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 2 فرامین: ① اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ یعنی بے شک خدا کی قسم! میں اس وقت اپنے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔[8]

اے عاشقانِ رسول! حوضِ کوثر جنّت میں ہے اور جنّت ساتوں آسمانوں سے بھی اُوپر واقع ہے۔ حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنّت کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: فَوْقَ السَّمٰوَاتِ تَحْتَ الْعَرْشِ یعنی جنّت آسمانوں کے اُوپر جبکہ عرش سے نیچے واقع ہے۔[9] مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مدینۂ منوّرہ میں کھڑے ہوئے اس حوضِ کوثر کو دیکھ رہے ہیں جو جنّت میں ہے

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

اور جنّت ساتوں آسمان سے اُوپر ہے۔ جس کی نگاہ مدینہ سے جنّت تک کو دیکھ سکتی ہے اس کی نظر ساری رُوئے زمین کو، یہاں کے رہنے والوں کو بھی دیکھ سکتی ہے۔[10]

2 اِنَّ اللہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا یعنی بے شک اللہ پاک نے میرے لئے زمین سمیٹ دی اور میں نے اس کے مشارق و مغارب دیکھ لئے۔[11] یعنی ساری زمین مجھے مختصر کر کے دکھادی گئی، معلوم ہوا کہ زمین و آسمان، مشرق و مغرب حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نظر میں بھی ہیں اور تَصَرُّف میں بھی۔[12]

صدرُ العلماء شارحِ بخاری مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے جو لاکھوں میل کی مَسافت (Distance) پر آسمانی حجابات میں پوشیدہ ہیں۔[13]

کسی چیز کو دیکھنے کی دو شرطیں: صدرُ العلماء مزید لکھتے ہیں: آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھنے کے لئے دو شرطیں (Conditions) ہیں: ایک یہ کہ روشنی ہو، تاریکی میں آنکھوں سے کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ آنکھوں کے سامنے ہو، اگر سامنے نہیں پسِ پشت (یعنی پیٹھ کے پیچھے) ہے ہر گز نظر نہ آئے گی۔ مگر محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کے واسطے ان میں سے کوئی شرط نہ تھی۔ ان خدا بھاتی آنکھوں کی اعلیٰ درجہ کی خصوصیت (Speciality) یہ ہے جو کسی آنکھ کو نصیب نہ ہوئی اور نہ تا قیامت نصیب ہو کہ انہوں نے شبِ معراج میں ذاتِ الٰہی کو دیکھا جس کے دیکھنے کی تاب و طاقت آخرت سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دی گئی۔[14]

اندھیرے اُجالے میں یکساں دیکھنا: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى فِي الظُّلْمَاءِ كَمَا يَرٰى فِي الضَّوْءِ یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔[15]

پوری دنیا کو ہتھیلی کی طرح دیکھنا: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ اللهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ یعنی بے شک اللہ پاک نے دنیا کو میرے سامنے پیش فرمادیا ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔[16]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمام دنیا بھر اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو ایسا دیکھ رہے ہیں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو، آسمانوں اور زمینوں میں کوئی ذرّہ ان کی نگاہ سے مخفی (یعنی چھپا ہوا) نہیں۔[17]

رُوبرو مِثلِ کفِ دَست ہیں دونوں عالَم　　　کیسی پُرنور ہیں چشمانِ رسولِ عربی[18]

ہر چیز کو دیکھنا: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان ہے: اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ یعنی میں ہر اس چیز کو دیکھتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جسے تم نہیں سنتے۔[19]

شِہابُ الملّۃ وَالدِّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "مَا" سے مراد وہ غیبی معاملات ہیں جن پر اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مُطَّلِع (Inform) فرمایا اور کوئی دوسرا انہیں نہیں دیکھتا، مثلاً: فرشتوں، جنّت، دوزخ اور عذابِ قبر کو دیکھ لینا، مُردوں اور قبروں کے معاملات کی خبر ہو جانا، اسی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قبر میں ہونے والے عذاب کی نیز آسمان کے چَرچَرانے کی آواز سُن لینا بھی اسی میں شامل ہے۔[20]

سب مِثلِ ہتھیلی پیشِ نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر　　　یہ نورِ نظر یہ چشمِ بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا[21]

---

(1) انموذج اللبیب، ص211، زرقانی علی المواھب، 5/263 تا 265، سیرتِ مصطفےٰ، ص571 (2) مسلم، ص180، حدیث:957 (3) بخاری، 1/161، حدیث:418 (4) عمدۃ القاری، 3/404 (5) مدارج النبوۃ، 1/7 (6) حدائقِ بخشش، ص154 (7) پ27، النجم:17، صراط الجنان، ص557 ملخصاً (8) بخاری، 2/499، حدیث:3596 (9) تفسیر خازن، 1/301 (10) مراٰۃ المناجیح، 8/287 (11) مسلم، ص1182، حدیث:7258 (12) مراٰۃ المناجیح، 8/11 (13) نظامِ شریعت، ص38 (14) نظامِ شریعت، ص38 (15) دلائل النبوۃ، 6/74 (16) مجمع الزوائد، 8/510، حدیث:14067 (17) فتاویٰ رضویہ، 15/74 (18) قبالۂ بخشش، ص284 (19) ابن ماجہ، 4/464، حدیث:4190 (20) نسیم الریاض، 2/420 (21) قبالۂ بخشش، ص86۔

بینک کا دروازہ کُھلا، ایک آدمی اندر داخل ہوا اور ایک چیک کیشیئر (Cashier) کے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا: اس کی رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل (Transfer) کر دیں۔ اگلی سانس لیتے ہی پھر بولا: یہ کام کتنی دیر میں ہوجائے گا؟ کیشیئر: سر! کل تک رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آجائے گی۔ وہ آدمی تھوڑا ناراضی سے بولا: جس بینک کا یہ چیک ہے وہ آپ کے بینک کے سامنے ہی ہے، پھر پورا دن کیوں! یہ کام تو چند منٹ میں ہوسکتا ہے۔ کیشیئر: جناب! ہمیں کچھ مراحل (Steps) پورے کرنے پڑتے ہیں خواہ بینک کتنا ہی قریب کیوں نہ ہو! اس آدمی نے کیشیئر کو ٹوک دیا: یہ کیا بات ہوئی؟ کیشیئر: میں آپ کو سمجھاتا ہوں، فرض کریں اگر قبرستان کے بالکل سامنے ایکسیڈنٹ میں کسی کی موت (Death) ہوجائے، تو اس کو پہلے کہاں لے جائیں گے؟ اس آدمی نے جلدی سے جواب دیا: ظاہر ہے پہلے ایمبولینس میں گھر لے جائیں گے۔ کیشیئر: اس کے بعد کیا کیا ہوگا؟ ذرا تفصیل سے بتائیں۔ وہ آدمی کہنے لگا: اس کے بعد رشتے داروں کو اطلاع دی جائے گی، غسل و کفن کے بعد جنازہ ہوگا اور قبرستان لے جاکر دفن کر دیا جائے گا۔ کیشیئر: انتقال تو قبرستان کے بالکل سامنے ہوا، پھر دفن کرنے میں اتنا وقت کیوں لگا؟ آدمی بولا: ظاہر ہے کچھ مراحل (Steps) پورے کرنے ہوتے ہیں جن میں وقت لگتا ہے۔ کیشیئر: جناب! یہی تو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ ہمیں بھی کچھ مراحل پورے کرنا ہوتے ہیں چاہے دوسرا بینک سامنے ہی کیوں نہ ہو!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ہمارے معاشرے میں ہر دوسرا شخص جلدی میں دکھائی دیتا ہے، بس یا ٹرین یا لفٹ میں جلدی جلدی سوار ہونے کی کوشش کرنا، جلدی جلدی میں نامکمل وُضو کرنا، نَماز کو ناقص ادا کرنا، کسی سے ناراض ہوئے تو فوراً اسے بَد دُعا دے دینا، وِرد و ظیفے کا رزلٹ جلد چاہنا، ٹھگ قِسم کے بابوں اور جعلی عاملوں سے جلد متأثر ہوجانا، جھٹ سے کسی کو گناہ گار مثلاً جھوٹا، چور، رِشوت خور وغیرہ قرار دینا، سامنے والے کی بات مکمل ہونے سے پہلے بول پڑنا، سوال کو اچھی طرح سمجھنے سے پہلے ہی اُس کا جواب دے دینا، شادی بیاہ اور کاروبار جیسے اہم فیصلوں میں بھی جلد بازی سے کام لینا، کسی جگہ جلدی پہنچنے کی خواہش میں تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرنا اور اس طرح کی بہت ساری جلد بازیاں انسان کی جلد باز طبیعت کا ثبوت ہیں۔ قراٰنِ کریم میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے: ﴿خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا۔[1]

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب آدمی ہر کام جلدی جلدی کرنے پر مجبور ہے کیونکہ ہمارے پیارے رسول، مُعلِّمِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں جلد بازی (عُجلت) کے نقصانات سے آگاہ کر کے بُردباری اور اطمینان و سکون سے کاموں کو انجام دینے کی تعلیم و تربیت بھی دی ہے، اس حوالے سے دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اطمینان اللہ پاک کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔[2] (2) جب تم نے بُردباری سے کام لیا تو اپنے مقصد کو پالیا، یا عنقریب پالو گے اور جب تم نے جلد بازی کی تو تم خطا کھا جاؤ گے یا ممکن ہے کہ تم سے خطا واقع ہوجائے۔[3]

مؤمن سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے: جلد بازی کو اُمُّ النَّدَامَۃ یعنی ندامت کی ماں (Mother of regret) کہا گیا ہے، حضرت سیّدُنا حَسَن بَصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مؤمن سوچ سمجھ کر اِطمینان و سنجیدگی سے کام کرنے والا ہوتا ہے، رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح نہیں ہوتا (کہ جلدی میں جو ہاتھ آیا اُٹھالیا)۔[4]

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی یہ آنکھوں دیکھی حقیقت ہے جو مسلمان ٹھہراؤ، سکون اور اطمینان سے اپنا کام کرتا ہے، اس کی کامیابی کا چانس (Success) زیادہ ہوتا ہے جبکہ جلد باز شخص ہر کام جلدی کرنے کے چکر میں اپنے اکثر کام بگاڑ بیٹھتا ہے۔ ایسے شخص کی کامیابیاں کم ناکامیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

آخر جلد بازی کیوں؟ جلدی مچانے والے سمجھتے ہیں کہ وہ تو کامیابی کے حصول کے لئے جلد بازی کررہے ہیں حالانکہ وہ انجانے میں ناکامیوں کی کیچڑ میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں، ان کے ذہن میں عُموماً (Generally) یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم نے دیر کی تو یہ جاب یا رشتہ وغیرہ ہاتھ سے نکل نہ جائے! اس قسم کے لوگ فراڈیوں کے ہتھے جلدی چڑھ جاتے ہیں اور طرح طرح کے نقصانات اُٹھاتے ہیں، اسی طرح لالچ بھی جلد بازی کرواتی ہے جیسا کہ ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک شخص کی مُرغی روزانہ سونے کا انڈا دیتی تھی اس نے سارے انڈے ایک ساتھ حاصل کرنے کے لالچ میں مُرغی ہی ذبح کردی اور پیٹ چاک کرکے دیکھا تو وہاں ایک بھی انڈا نہیں تھا، یونہی خوف بھی جلد بازی کا ایک سبب ہے کہ لوگ اس لئے بھی رشوت دینے پر جلد تیار ہوجاتے ہیں کہ پھر یہ کلرک یا افسر ہمارا کام نہیں کرے گا۔

خود کو کنٹرول کیجئے: بیج کو درخت، اینٹوں کو مکان، میدان کو تالاب بننے اور پھلوں کو پکنے میں کچھ نہ کچھ وقت تو لگتا ہے، کانٹے دار جھاڑی میں کپڑا اُلجھ جائے تو نکالنے میں جلد بازی کرنے پر چیتھڑے (Pieces) تو ہاتھ آسکتے ہیں لیکن کپڑا نہیں! لہٰذا ہمیں ہر کام جلدی جلدی کرنے کی عادت سے چھٹکارا پانے کا سوچنا چاہئے۔ یاد کیجئے! ہم جلد بازی کی وجہ سے تو کئی مرتبہ پچھتائے ہوں گے، جلد بازی نہ کرنے کی وجہ سے کم ہی پچھتائے ہوں گے۔ اس لئے کوئی بھی جائز کام کرنے سے پہلے اس کے نفع نقصان کے بارے میں اطمینان سے سوچئے پھر مضبوطی سے فیصلہ کیجئے اور ہمت کرکے اس کام کو کر ڈالنے کی مشق (Practice) کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی زندگی آسان ہوجائے گی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کام تدبیر سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے اَنجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔[5] یعنی جو کام کرنا ہو پہلے اس کا اَنجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے اَنجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کرچکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔[6]

کچھ کام جلدی کرنے ہوتے ہیں: حدیثِ پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخرت کے کام کے۔[7] یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہوجائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو حج کا موقع ملا نہ کیا پھر نہ کرسکے۔[8]

بُزُرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کا فرمان ہے کہ اگرچہ عُجلت (جلد بازی) شیطانی عمل ہے لیکن چھ اُمور میں عُجلت ضروری ہے: 1 نماز کی ادائیگی میں جب اس کا وَقت ہوجائے 2 مَیّت کو دَفن کرنے میں جب حاضر ہو 3 جب لڑکی بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کرنے میں جلدی کی جائے 4 قرض (Loan) بھی جلد ادا کیا جائے جب ادائیگی کی طاقت حاصل ہو 5 جب مہمان تشریف لائے تو اسے کھانا جلد کھلایا جائے 6 جب گناہِ صغیرہ یا کبیرہ کا اِرتکاب ہوجائے تو توبہ میں عُجلت کی جائے۔[9]

ان کے علاوہ بھی کئی نیک کام ہیں جن میں جلدی کرنی چاہئے، ان کا بیان میں نے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ (Published) کتاب **"جلد بازی کے نقصانات"** میں کردیا ہے۔ اس کتاب میں آپ کو جلد بازی کے حوالے سے مزید معلومات ملیں گی، اسے ضرور پڑھئے۔

اللہ کریم ہمیں بُردباری، مَتانت (سنجیدگی) اور اِطمینان و سکون سے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ17، الانبیاء: 37 (2) ترمذی، 3/407، حدیث: 2019 (3) سنن کبریٰ للبیہقی، 10/178، حدیث: 20271 (4) احیاء العلوم، 3/230 (5) شرح السنۃ للبغوی، 6/545، حدیث: 3494

(6) مراٰۃ المناجیح، 6/626، 627 ملخصاً (7) ابو داؤد، 4/335، حدیث: 4810 (8) مراٰۃ المناجیح، 6/627 ملخصاً (9) تفسیر روح البیان، 5/137

آخر درست کیا ہے؟

مرنے کے بعد اٹھنے کے سائنسی انکار کی حقیقت

مفتی محمد قاسم عطاری*

خدا اور قیامت کے منکر دہریے کہتے ہیں کہ سائنسی اور عقلی دلائل کے ہوتے ہوئے ایک آدمی موت کے بعد کی زندگی کو کیسے مان سکتا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں کہ مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جانے کے باوجود کسی کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔

جواب: اس قسم کے سوالات کے جواب میں ایک سادہ سی بات یہ کہی جا سکتی ہے کہ یہ وہ مشہور چورن ہے جو ہر جگہ بیچنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جہاں اسلام، دین، قرآن کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو وہاں پر سائنس اور عقل کا حوالہ دے دیا جائے کہ جناب سائنس اور عقل کی روشنی میں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ ایک جملہ ہے جسے موقع، بے موقع جوڑ کر اس کے بعد جو مرضی بول دیا جاتا ہے اور غیب اور مابعد الطبعیات کے معاملات میں ہمیشہ اس کا استعمال غلط ہوتا ہے۔

اس کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں قیامت کے حوالے سے اتنی تفصیل سے اور اتنے دلائل سے کلام فرمایا ہے کہ کوئی ذی شعور آدمی اس کا انکار کر ہی نہیں سکتا۔ اسے چند مراحل میں عرض کرتا ہوں:

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ غلط عقیدہ کہ "مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ جب ایک مرتبہ مر گئے تو سب ختم ہو گیا،" یہ عقیدہ آج کا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے جو بھی انبیا اور رُسل آتے تھے اور اپنی قوموں کو قیامت کے بارے میں سمجھاتے تھے تو وہ قومیں آگے سے یہی جواب دیتی تھیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں کچھ لوگوں نے یہ جملہ کہا: ﴿وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُۚ﴾ "اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے" (پ25، الجاثیۃ:24) یہ کفار کا دعویٰ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا: ﴿وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍۚ﴾ "اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں" (پ25، الجاثیۃ: 24) کہ بس یہی زندگی ہے اور دوسری زندگی نہیں ہے اور ان کا یہ کہنا کہ زمانہ ہمیں ہلاک کر دیتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں ہے جو موت دیتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ(۲۴)﴾ "وہ صرف گمان دوڑاتے ہیں" (پ25، الجاثیۃ:24) کیونکہ انہیں کس نے بتایا کہ زمانہ انہیں موت دیتا ہے اور ان کے پاس کیا دلیل ہے کہ خدا موت نہیں دیتا۔ ذرا اس کی دلیل تو دو۔ چنانچہ فرمایا: ﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۶۴)﴾ "تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو" (پ20، النمل:64) کہ تمہیں زمانے نے مارا ہے اور خدا نے موت نہیں دی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت میں دوبارہ زندگی ہو گی۔ اس پر سوال ہے کہ کیسے ہو گی کیونکہ لوگ تو مر کر مٹی میں مل جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی، سارا وُجود بکھر جائے گا تو یہ دوبارہ سب کیسے وجود میں آئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کو خود قرآن میں بیان کیا ﴿قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ(۷۸)﴾ "کہنے لگا: ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کردے جبکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں“ (پ23، یٰسٓ:78) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍؕ-وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۙ﴾ ”تم فرماؤ: ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور وہ ہر پیدائش کو جاننے والا ہے“ (پ23، یٰسٓ:79) ایک قطرے سے پیدا کرنا ہے یا ہڈیوں سے پیدا کرنا ہے یا ہڈیوں میں موجود کسی خلیے سے پیدا کرنا ہے، خدا سب جانتا ہے۔ جو خدا ایک قطرے سے پیدا کر سکتا ہے، تو وہ انہی ذرات کو جوڑ کر دوبارہ کیوں نہیں پیدا کر سکتا؟ یہ ہے دلیل۔ اس کے مقابلے میں اے منکرو! تم کہتے ہو کہ **”زمانہ مار دیتا ہے۔“** یہ تو دعویٰ ہوا، دلیل کدھر ہے؟ وہ بتاؤ، کس مستند جگہ پڑھا یا مشاہدہ کیا کہ زمانہ مار دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ تو دعویٰ فرماتا ہے اور اس پر دلیل دے رہا ہے کہ جس نے پہلے پیدا کیا وہی دوبارہ پیدا کردے گا، وہ تخلیق کے ہر طریقے کو جانتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت بیان فرماتا ہے: ﴿مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍؕ﴾ ”تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا“ (پ21، لقمٰن:28) یہ اربوں کھربوں انسان پہلی مرتبہ پیدا کرنا یا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دینا تمہیں مشکل یا ناممکن لگتا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے ایسے ہے جیسے ایک بندے کو بنانا، یہ اس کی قدرت ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ”بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

(پ14، النحل:77)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک اور دلیل بیان فرماتا ہے اور وہ بندے کی عقل میں آئے گی، کفار نے کیا کہا تھا، ﴿وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا﴾ ”اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا؟“ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:49)

یہ ان کا تعجب اور ان کی حیرت تھی کہ ہڈیاں ہوں گی، ریزہ ریزہ ہوں گے، دوبارہ کیسے اٹھایا جائے گا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس قادرِ مطلق کی قدرت پر ایک مرتبہ نظر تو ڈالو کہ وہ کتنی عظیم ہے، فرمایا: ﴿اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ﴾ ”اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کردے“ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:99)

تو جس نے آسمان بنا دیئے، زمین بنا دی، اتنا بڑا انظام بنا دیا، انسان کا وجود اس کے سامنے کیا ہے، ریت کے ایک ذرہ کے برابر نہیں۔ جس خدا نے اتنی بڑی دنیا بنا دی ہے چھ فٹ کے انسان کا وجود بنانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿بَلٰىۗ-وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ﴾ ”کیوں نہیں! اور وہی بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (پ23، یٰسٓ:81)، ﴿اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ﴾ ”اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ ہو جاتی ہے“ (پ23، یٰسٓ:82)

لہٰذا دوبارہ پیدا کرنے میں کیا اشکال ہیں۔ یہ جو بات سوال میں کی گئی کہ **”عقلی اور سائنسی دلائل سے ثابت ہو گیا“** کیا ثابت ہو گیا؟ کچھ بھی نہیں۔ سائنس یہ تو کہہ سکتی ہے کہ ابھی تک میں جاہل ہوں، ابھی تک اندھی ہوں اور ابھی اس دلیل تک پہنچ نہیں سکی کہ انسان دوبارہ زندہ کئے جاسکتے ہیں، لیکن یہ نہیں کہہ سکتی کہ انسان دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ کتنی چیزیں تھیں جنہیں پہلے سمجھا جاتا تھا کہ نہیں ہو سکتیں جیسے **”ایک ہزار ٹن لوہا ہوا میں اُڑتا ہوا سات ہزار کلومیٹر طے کر جائے،“** کیا لوگ یہ مانتے تھے؟ نہیں، لیکن جہاز بن کر ایسا ہو گیا۔ تو پہلے سائنس کی جہالت تھی، سائنس اِدراک نہیں کر سکی تھی، عقل وہاں تک پہنچ نہیں سکی تھی، لیکن پھر کیا ہوا؟ اِدراک ہو گیا اور شے کی سمجھ آگئی۔ لہٰذا عقل اور سائنس اپنے اِدراک کی نفی کر سکتی ہیں، اپنی جہالت کا اِقرار و اِعتراف کر سکتی ہیں، یہ نہیں کہہ سکتی کہ خدا دوبارہ لوگوں کو پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ پیدا فرمائے گا، اس نے فرمایا اور بَرحق فرمایا اور اس پر دلائل دے دیئے کہ جس نے تمہیں ایک قطرے سے پیدا کر دیا اس

کے لئے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ جس نے تمہیں پہلے پیدا کیا وہ دوبارہ پیدا کیوں نہیں کر سکتا؟ جس نے سارے زمین و آسمان بنا دیئے کیا اس کی اتنی قدرت نہیں ہے کہ وہ تمہیں دوبارہ پیدا کر دے؟ لہٰذا اس کی قدرت ثابت ہے۔

یہاں ایک اور عقلی دلیل عرض کرتا ہوں، وہ یہ کہ اگر دوبارہ زندگی نہیں ہے تو بتائیں کہ اگر ایک بندہ ایک لاکھ انسانوں کو قتل کر دے، کیا اس قاتل سے ایک لاکھ لوگوں کے قتل کا پورا بدلہ لیا جا سکتا ہے؟ کیا اس کو ایک لاکھ مرتبہ پھانسی دیں گے یا اس کو ایک لاکھ مرتبہ عمر قید کی سزا دیں گے؟ کیا ایک لاکھ مرتبہ اس کو زہر کا انجکشن لگائیں گے؟ نہیں، یہ ممکن نہیں۔ جس شخص نے گیس چیمبرز میں لاکھوں لوگوں کو مار دیا اور بعد میں خود کشی کر کے مر گیا، اسے کیا سزا ملی؟ کچھ بھی نہیں۔ خود کشی تو اس نے خود کی تھی۔ اب وہ کیا صورت ہے کہ اسے اس کے گناہوں کا پورا پورا بدلہ دیا جا سکے؟ وہ صورت موت کے بعد زندگی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی زندگی دے گا اور بندے کو اس کی نیکیوں کی پوری پوری جزا دے گا اور گناہگار کو اپنے عدل و حکمت سے سزا دے گا۔ اگر قیامت نہ ہو تو اس کا مطلب ہوا کہ ایک انسان کا قتل اور ایک لاکھ کا قتل دونوں برابر ہیں؟

اس کے بَرعکس اگر ایک شخص نے ایک لاکھ انسانوں کی جان بچائی، تو اس کو ایک لاکھ کی جان بچانے کا کیا صِلہ ملے گا؟ جس بندے نے پوری دنیا میں خیر پھیلائی، لاکھوں لوگوں کو راہِ راست پر لے آیا، ہزاروں لوگوں کو جرائم سے توبہ کروا دی، بُرائیاں چھڑوا دیں، اس کو کیا صلہ ملا؟ ایک ہار پہنا دیا، ایک میڈل گلے میں ڈال دیا، واہ واہ کر دی، تالیاں بجا دیں، تھوڑا سا کرسی پر اونچا کر کے بٹھا دیا، کچھ رقم انعام میں دیدی۔ یہ صلہ تو چھوٹے سے کاموں پر بھی مل جاتا ہے کہ یہاں کرکٹ، فٹ بال کا میچ جیتنے پر اس سے زیادہ صلہ و انعام ملتا ہے۔ پھر فرق کیا ہوا؟ کیا دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جب برابر نہیں تو صلہ و انعام بھی کماحقہ ہونا چاہیے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ دنیا میں خیر کا سرچشمہ بننے والے کو پورا صلہ مل ہی نہیں سکتا کہ اگر ڈھیر سارے پیسے بھی دے دیں تو وہ ان کا کیا کرے گا، کھا تو سکتا نہیں لہٰذا وہ زندگی چاہیے جس میں یہ پورے بدلے سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے اور وہ آخرت کی زندگی ہے اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ موت کے بعد زندگی نہیں ہے، تو دنیا میں نہ بھلائی کرنے کا کوئی خاص فائدہ ہے اور نہ بُرائی کرنے کا نقصان۔ جس کا جو مَن چاہے وہ کرے، کیوں! اس لیے کہ اس کو اچھائی کی پوری جزا نہیں ملنی اور برائی کی پوری سزا نہیں ملنی۔ لہٰذا عقل تقاضا کرتی ہے کہ بندہ اچھائی کرے تو اسے بھرپور صلہ ملے اور برائی کرے تو اسی کے مطابق سزا ملے۔

تو عقل کہتی ہے آخرت کی زندگی ہونی چاہیے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)﴾ "تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔" (پ18، المؤمنون:115)

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور زندگی کو بامقصد پیدا فرمایا ہے اور وہ مقصد تبھی پورا ہوتا ہے جب اچھے کو اچھائی کا بدلہ پورا ملے اور بُرے کو برائی کا بدلہ ملے۔

ایمان کے بعد پہلی شریعت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو دینِ اسلام کے آغاز سے ہی مقرر رہے۔ حُضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر پہلی بار جس وقت وحی اُتری اور نبوتِ کریمہ ظاہر ہوئی اُسی وقت حُضور نے بہ تعلیم جبریلِ امین علیہ الصَّلٰوۃ والتَّسلیم نماز پڑھی اور اُسی دن بہ تعلیمِ اقدس حضرت اُمُّ المومنین خدیجۃ الکبرٰی رضی اللہ تعالٰی عنہا نے پڑھی، دوسرے دن امیرُ المومنین علی مرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الاسنٰی نے حُضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سُورۂ مُزَّمِّل نازِل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/83)

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

بغیر اطلاع نوکری چھوڑنے پر ایک ماہ کی تنخواہ کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی ادارے یا کمپنی میں یہ شرط ہو کہ نوکری چھوڑنے کی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ ایک ماہ پہلے بتانا ہوگا ورنہ آپ کی ایک ماہ کی سیلری کاٹ لی جائے گی تو اس کا کیا حکم ہے اور ایسی شرط پر اجارہ کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی ادارے یا کمپنی والوں کا نوکری چھوڑنے کے حوالے سے اجیروں پر یہ شرط لگانا کہ "نوکری چھوڑنے کی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ ایک ماہ پہلے بتانا ہوگا ورنہ آپ کی ایک ماہ کی سیلری کاٹ لی جائے گی" ناجائز و حرام کام ہے۔ بغیر بتائے چھوڑنے کی صورت میں ایک ماہ جو کام کیا اس کی اُجرت کاٹ لینا بھی جائز نہیں ہے۔ نیز معاہدے میں ایسی شرط لگانا ہی درست نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "مابال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط قضاء الله احق وشرط الله اوثق" یعنی لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتابُ اللہ میں نہیں ہیں اور جو شرط کتابُ اللہ کی رُو سے جائز نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں، اللہ تعالٰی کا فیصلہ زیادہ سچا ہے اور اللہ تعالٰی کی شرط بہت مضبوط ہے۔

(بخاری، 2/36، حدیث:2168)

در مختار میں ہے: "تفسد الاجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد" یعنی ایسی شرائط اجارے کو فاسد کر دیتی ہیں جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہوں۔ (در مختار مع رد المحتار، 9/77)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن "فتاویٰ رضویہ" میں اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "تسلیم نفس کامل کر کے اور بات میں باوصف قبول و اقرار خلاف ورزی غایت یہ کہ جرم ہو، جرم کی تعزیرِ مالی جائز نہیں ہے کہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل حرام، مع ھذا حقوق العباد میں مطلقاً اور حقوق اللہ میں جرم کر چکنے کے بعد تعزیر کا اختیار صورِ معدودہ کے سوا قاضیٔ شرع

* دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

کو ہے، نہ عام لوگوں کو، اور امرِ ناجائز رائج ہو جانے سے جائز نہیں ہو سکتا، یونہی ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جانا اس وقت سے تنخواہ قطع کرے گا نہ کہ تنخواہ واجب شدہ کو ساقط، اور اس پر کسی تاوان کی شرط کر لینی، مثلاً نوکری چھوڑنا چاہے تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہو گی، یہ سب باطل و خلافِ شرعِ مطہر ہے۔ پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقدِ اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ بیان سوال سے ظاہر ہے کہ وقتِ ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر المعروف کالمشروط ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے کہ شرطِ فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقدِ فاسد حرام ہے، اور دونوں عاقد مبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب، اور اس صورت میں ملازمین تنخواہ مقرر کے مستحق نہ ہوں گے بلکہ اجر مثل کے جو مشاہرہ معینہ سے زائد نہ ہو، اجر مثل اگر مسمی سے کم ہے تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے، اگرچہ خلاف ورزی اصلاً نہ کریں۔"

(فتاویٰ رضویہ، 19/ 506، 507)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِل والوں کا گندم کی بوری میں مٹی کنکر کے نام پر پیسے کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ باہر سے جب گندم آتی ہے تو اس میں کنکر بھی ہوتے ہیں مٹی بھی ہوتی ہے تو مل والے ایک اندازے سے گندم والے کے دو کلو وزن کے پیسے کاٹ لیتے ہیں جسے کاٹ کا نام دیا جاتا ہے مثلاً 100 کلو کی بوری تیس روپے فی کلو کے حساب تین ہزار روپے کی بنی تو اس میں کاٹ کر کے اسے اٹھانوے کلو شمار کرتے اور دو کلو مٹی کنکر کے نام سے کاٹ لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر یہ لوگوں کے درمیان رائج ہے اور اس پر لوگوں کا عرف ہے کہ 100 کلو کا جب بھی سودا ہو گا تو پیسے اٹھانوے کلو کے ہی دیئے جائیں گے تو یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر فریقِ ثانی یعنی مال بیچنے والا اس بات پر راضی نہیں ہے تو پھر ایسا کرنا جائز نہیں ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پائلیٹ لکڑی صوفے میں لگانا اور صوفہ نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ باہر سے پائلیٹ کی صورت میں لکڑی آتی ہے جو کہ کنٹینر میں نیچے رکھی جاتی ہے اور اس کے اوپر سامان رکھا جاتا ہے پھر یہ پائلیٹ مارکیٹ میں فروخت ہوتے ہیں اور اس سے جڑی لکڑیاں کھول کر صوفہ بنانے والوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ صوفے والے اس لکڑی کو اندرونی فٹنگ میں استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ استعمال ہو چکی ہوتی ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ نیا صوفہ ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: صوفے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ ہوتے ہیں جن کے اندر کا اسٹرکچر (Structure) مختلف پھٹیوں اور لکڑی سے بنایا جاتا ہے۔ دوسرے وہ صوفے ہوتے ہیں جن کے اندرونی اسٹرکچر میں بھی صرف وہی لکڑی استعمال ہوتی ہے جو پہلے سے طے کی گئی ہو اور دونوں قسم کے ریٹ میں بھی دسیوں ہزار کا فرق ہوتا ہے۔ پہلے قسم کے جو صوفے ہیں ان میں پائلیٹ کی لکڑی استعمال کی جا سکتی ہے کیونکہ یہ بالکل نئی جیسی ہوتی ہے اور عرف میں کنٹینر میں استعمال ہو جانے کی وجہ سے اس پر اعتراض بھی نہیں کیا جاتا۔ البتہ ہر شخص یہ نہیں جانتا کہ صوفے کا اسٹرکچر کس انداز پر بنایا گیا ہے لہٰذا دکاندار کو چاہیے کہ گاہک پر واضح کرے کہ اندر کا اسٹرکچر مختلف قسم کی لکڑیوں سے بنایا جاتا ہے اور کسی خاص لکڑی کا التزام نہیں کیا جاتا مثلاً یہ نہیں کہ اندر شیشم کی لکڑی ہو گی یا فلاں درخت کی لکڑی ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ایک قاضی اور جج(Justice) کی زندگی میں بسااوقات ایسے پیچیدہ مقدمے بھی آجاتے ہیں جن کا حل انتہائی مشکل اور دشوار نظر آتا ہے۔ دَراَصل اس طرح کے مقدمات اس بات کا فیصلہ بھی کردیتے ہیں کہ قاضی کن صلاحیتوں کا حامل ہے اور عقل ودانش کے کس بلند رُتبے پر فائز ہے، آیئے! شیرِ خدا حضرتِ سیدُنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے کچھ دل چسپ اور مشکل فیصلوں کو ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ آپ کے فیصلوں نے کس طرح پریشان حالوں کی پریشانی حل کی، دُکھیاروں کا دکھ دور کیا اور آزمائش میں گھر جانے والوں کو آزمائش سے نکالا۔

1 **غلام کون ہے؟** یمن کے ایک آدمی نے اپنے لڑکے کو سفر پر بھیجا تو اس کے ساتھ ایک غلام بھی روانہ کیا، راستے میں کسی بات پر دونوں میں جھگڑا ہوگیا، کوفہ پہنچ کر غلام نے دعویٰ کردیا کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور میں اس کا آقا ہوں، یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو بیچنا چاہا، جب یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کمرے کی دیوار میں دو بڑے سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو: اپنے اپنے سر ان سوراخوں سے باہر نکالیں، جب دونوں نے اپنے سر سوراخوں سے باہر نکال لئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی تلوار لے آؤ، خادم تلوار لایا تو آپ نے خادم سے کہا: غلام کا سر کاٹ ڈالو، یہ سنتے ہی غلام نے فوراً اپنا سر پیچھے کرلیا جبکہ لڑکا اسی طرح کھڑا رہا، یوں آپ کی حکمتِ عملی سے معلوم ہوگیا کہ ”غلام کون ہے؟“[1]

2 **جھوٹے گواہ بھاگ گئے:** ایک مرتبہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چوری کے الزام میں لایا گیا ساتھ گواہی دینے کے لئے دو گواہ بھی موجود تھے، حضرتِ علی رضی اللہ عنہ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہوگئے پھر آپ نے جھوٹے گواہوں کے بارے میں فرمایا: جب میرے پاس جھوٹا گواہ آیا ہے تو میں نے اسے سخت سزا دی ہے، (کچھ دیر بعد) آپ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں جھوٹے گواہ پہلے ہی فرار ہوچکے ہیں لہٰذا آپ نے ملزم کو بری کردیا۔[2]

3 **17 اُونٹ کیسے تقسیم ہوں گے؟** ایک مرتبہ حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس 3 آدمی آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس 17 اونٹ ہیں، ایک کا حصّہ کل اونٹوں کا آدھا(1/2) ہے دوسرے کا حصہ تہائی(1/3) ہے اور تیسرے آدمی کا حصہ سب اونٹوں میں نواں(1/9) ہے، آپ ہمارے

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

درمیان اونٹ تقسیم کیجئے مگر شرط یہ ہے کہ انہیں کاٹنا نہ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیتُ المال سے ایک اونٹ منگوایا، اب 18 اونٹ ہوگئے پہلا شخص جس کا حصہ تمام اونٹوں میں آدھا تھا اسے 18 کے آدھے یعنی 9 اونٹ دے دیئے، دوسرا شخص جس کا حصہ تہائی تھا اسے 18 کا تہائی یعنی 6 اونٹ دے دیئے، پھر تیسرا شخص جس کا حصہ کل اونٹوں میں نواں تھا اسے کل اونٹوں کا نواں حصہ یعنی 18 میں سے 2 اونٹ دے دیئے اس طرح آپ رضیَ اللہُ عنہ نے حسنِ تدبیر سے ایک مشکل مسئلے کا فیصلہ کردیا اور 9، 6، اور 2 اونٹ ملاکر کل 17 اونٹ ان تینوں میں تقسیم بھی کردیئے اور کسی اونٹ کو کاٹنا بھی نہ پڑا، ایک اونٹ جو باقی بچا اسے بیتُ المال میں واپس پہنچا دیا گیا۔[3] **4 ایک درہم ملا:** دو شخص صبح کے وقت کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تھے، ایک کے پاس 5 روٹیاں جبکہ دوسرے کے پاس 3 روٹیاں تھیں، اتنے میں ادھر سے ایک شخص گزرا، ان دونوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا اور تینوں نے وہ آٹھ روٹیاں مل کر کھالیں، تیسرے شخص نے جاتے ہوئے 8 درہم ان دونوں کو دیئے اور کہا: میں نے تمہارے ساتھ جو کھانا کھایا ہے اس کی یہ قیمت ہے تم اسے آپس میں تقسیم کرلو، اب ان دونوں میں تقسیم پر جھگڑا ہوا۔ 5 روٹیوں والے شخص نے کہا: میں 5 درہم لوں گا کہ میری روٹیاں 5 تھیں اور تم 3 درہم لو کہ تمہاری روٹیاں 3 تھیں، دوسرے نے کہا: نہیں! رقم آدھی آدھی تقسیم ہوگی، دونوں یہ معاملہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے (مشورہ دیتے ہوئے) 3 روٹی والے شخص سے فرمایا: تمہارا ساتھی جو تمہیں دے رہا ہے اسے قبول کرلو کیونکہ اس کی روٹیاں زیادہ تھیں، وہ کہنے لگا: میں صرف انصاف والی بات کو قبول کروں گا، آپ نے فرمایا: انصاف یہی ہے کہ تم ایک درہم لو اور تمہارا ساتھی 7 درہم لے، اس نے حیرت سے کہا: میرے ساتھی نے مجھے 3 درہم دینے چاہے لیکن میں راضی نہیں ہوا، آپ نے یہی مشورہ دیا مگر میں نے قبول نہیں کیا اور اب آپ یہ فرمارہے ہیں کہ انصاف کے طریقے پر میرا حق ایک درہم بنتا ہے آپ مجھے سمجھایئے کہ میرا حق ایک درہم کیسے ہے؟ پھر میں ایک درہم قبول کرلوں گا، آپ رضیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: 8 روٹیوں کے 24 حصے تم تین آدمیوں نے کھائے، یہ پتا نہیں کہ کس نے کم کھایا اور کس نے زیادہ کھایا؟ اس لئے یہ سمجھ لو کہ سب نے برابر برابر کھایا ہے (یعنی ہر ایک نے آٹھ حصے کھائے) تم نے اپنی 3 روٹیوں کے 9 حصوں میں سے آٹھ حصے کھالئے، تمہارا ایک حصہ باقی رہا، اور تمہارے ساتھی نے اپنی 5 روٹیوں کے 15 حصوں میں سے 8 حصے کھائے اس کے 7 حصے باقی رہے، تیسرے شخص نے تمہاری روٹیوں میں سے ایک حصہ کھایا اور تمہارے ساتھی کے سات حصے کھائے، اب انصاف کے مطابق تم کو ایک درہم اور تمہارے ساتھی کو 7 درہم ملیں گے، تفصیل سننے کے بعد اس جھگڑنے والے شخص کو ایک درہم لینا پڑا۔[4] **5 مرحوم کی وصیت:** ایک شخص نے مرتے وقت اپنے دوست کو 10 ہزار دیئے اور وصیت کی: جب تم میرے لڑکے سے ملاقات کرو تو اس میں سے جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا، اتفاق سے کچھ روز بعد اس کا لڑکا وطن واپس آگیا، اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: بتاؤ! تم مرحوم کے لڑکے کو کتنا دوگے؟ اس نے کہا: ایک ہزار، آپ نے فرمایا: اب تم اس کو 9 ہزار دو، اس لئے کہ جو تم نے چاہا وہ 9 ہزار ہیں اور مرحوم نے یہی وصیت کی تھی کہ جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا۔[5]

شہادت: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے 4 برس 9 ماہ چند دن امورِ خلافت سر انجام دیئے، آخر کار اس دنیا میں 63 سال گزار کر کُوفہ میں 21 رمضان المبارک 40ھ کو شہادت کی سعادت پائی۔[6]

---

(1) خلفائے راشدین، ص124 (2) مصنف ابنِ ابی شیبہ، 14/548، رقم: 29426 (3) خلفائے راشدین، ص 126 ملخصاً (4) استیعاب، 3/207 ملخصاً (5) خلفائے راشدین، ص125 (6) تاریخ ابن عساکر، 42/577 کتاب العقائد، ص45۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

رَمَضانُ المبارَک اسلامی سال کانواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 43 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المبارَک 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

مزارِ حضرت سیّدہ نفیسہ صُغریٰ

مزارِ حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) بَدْرِی صحابی حضرت سیّدُنا ابو سعید رافع بن مُعَلّٰی خَزْرَجی رضی اللہ عنہ انصاری قبیلے بَنُوزُرَیق کے چشم و چراغ تھے، غَزْوَۂ بَدْر میں شرکت کی اور اسی غزوہ میں 17 رمضان 2ھ کو شہید ہوئے۔[1] (2) صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو عَمرو صفوان بن بَیْضاء قَرَشی فِہْرِی رضی اللہ عنہ نے مکّہ شریف میں اسلام لاکر اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل ہونے کی سعادت پائی، مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی۔ یہاں ان کی حضرت رافع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ سے مُواخات کرائی گئی (یعنی بھائی بنایا گیا)۔ سَرِیّہ عبدُاللہ بن جحش اور غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رمضان 38ھ میں وِصال فرمایا۔ بعض کے نزدیک غزوۂ بدر یا طاعونِ عَمْواس میں شہید ہوئے۔[2] **اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام:** (3) حضرت سیّدہ نفیسہ صُغریٰ رحمۃ اللہ علیہا حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن انور بن زید اَبْلَج رحمۃ اللہ علیہما کی بیٹی ہیں، آپ کی ولادت مکۃُ المکرّمہ میں 145ھ کو ہوئی اور وصال قاہرہ مصر میں رمضان 208ھ کو فرمایا، مزار محلہ دَرْبُ السِّباع (قاہرہ قدیم) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے علمی استفادہ کیا اور احادیث بھی روایت کیں۔[3] (4) برادرِ بابا فرید گنج شکر، حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی رحمۃ اللہ علیہ کھتوال (کوٹھی وال) ملتان میں پیدا ہوئے اور 7 رمضان 671ھ میں دہلی میں وفات پائی، مزار مبارک اچنی (Adchini) نیو دہلی میں مزار والدۂ خواجہ نظام الدین اولیا کے قریب ایک احاطے میں ہے، آپ حضرت بابا فرید گنج شکر کے خلیفہ، بلند پایہ درویش، شریعت و طریقت کے جامع اور اعلیٰ درجے کے توکل کرنے والے تھے۔[4] (5) حضرتِ خواجہ عبدُ الشہید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 893ھ کے قریب ہوئی اور وِصال 8 رمضان 986ھ کو سمرقند (ازبکستان) میں ہوا اور یہیں دفن کئے گئے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ مطالعہ اور کثیرُ الفیض تھے، ہند کا بھی سفر کیا، یہاں پندرہ سال رہے، دس بارہ ہزار لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے بادشاہِ وقت بھی آپ کا معتقد تھا۔[5] (6) قطبِ زمانہ میراں شاہ بھیکھ حضرت سیّد محمد سعید ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1046ھ کو کہرام نزد سرہند (پٹیالہ ہند) میں ہوئی اور وِصال 5 رمضان 1131ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے، آپ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے عظیم شیخِ طریقت، صاحبِ مجاہدہ، تین زبانوں (عربی، فارسی، ہندی) کے ماہر، صاحبِ دیوان ہندی، صُوفی شاعر اور کثیرُ الفیض بزرگ ہیں۔[6] (7) چنبی والی سرکار حضرت صاحبزادہ اکبر علی قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش رَنْمَل شریف (ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب) میں 1235ھ میں ہوئی اور وِصال 9 رمضان 1305ھ سنگھوئی شریف (تحصیل و ضلع جہلم) میں ہوا۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات، مستجابُ الدّعوات اور دربارِ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سنگھوئی شریف کے پہلے سجادہ نشین تھے۔[7] **علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السَّلام:** (8) تبع تابعی

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

حضرت حماد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 98ھ کو بصرہ (عراق) میں ہوئی اور یہیں 19 رمضان 179ھ میں وفات پائی، آپ چار ہزار احادیث کے حافظ، ثِقہ راوی، استاذُ المحدثین، سیّدُ المسلمین اور ذہین ترین انسانوں میں سے تھے۔ آپ نے سیّدُ التّابعین حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیس سال علمِ حدیث حاصل کیا۔(8) (9) مفتیِ اسلام حضرت علّامہ حسن بن عمار شُرُنْبُلالی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 994ھ کو شبر ابلولہ (منوفیہ) مصر میں ہوئی اور قاہرہ میں 11 رمضان 1069ھ کو وفات پائی۔ تربۃ المجاورین میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل و استاذ جامعۃُ الازہر، فقیہِ حنفیہ، استاذُ العلماء اور کثیر کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتاب نُورُ الْاِیْضَاح درسِ نظامی (عالم کورس) کے نصاب میں شامل ہے۔(9) (10) داعیِ اسلام حضرت الحاج عمر بن سعید تال فوتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1223ھ کو موضع حلوار (نزد بودور، فوتاطورد، سینی گال، برّاعظم افریقہ) میں ہوئی اور 4 رمضان 1280ھ کو بادیکرا (موبتی، مالی) میں شہید ہوئے، آپ حافظِ قراٰن، مالکی عالمِ دین، صُوفی شاعر، مصنفِ کُتب، تجانی شیخِ طریقت، مجاہدِ اسلام، مغربی برّاعظم افریقہ کی مؤثر شخصیت اور بانیِ مملکت تکرور (دولۃ التجانیین) تھے۔(10) (11) حضرت شیخ محمد زاہد بن عمر مدنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1275ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں 27 رمضان 1348ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، زاہد و عابد، مسجدِ نبوی کے امام و خطیب، استاذُ العلماء اور رُکنِ مجلسِ تعزیراتِ شرعیہ تھے۔ آپ نے کئی کُتب پر تعلیقات اور اعلیٰ حضرت کی اہم کتاب اَلدَّوْلَةُ الْمَکِّیّة پر تقریظ لکھی۔(11) (12) مبلغِ اسلام، سُہیلِ ہند حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہسوان (نزد بدایوں یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 18 رَمضان 1350ھ میں یہیں ہوا۔ آپ عالمِ دین، مبلغِ اسلام اور اُردو کے ساتھ سنسکرت میں بھی ماہر تھے۔ آپ کے ہاتھ پر کثیر غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔(12) (13) فخرُ الاسلام حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن کانپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1292ھ کو کانپور کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 20 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا، تدفین علّامہ سلامتُ اللہ کشفی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، مجازِ طریقت اور اخلاقِ حَسَنہ سے متصف تھے۔(13) (14) خلیفۂ حجۃُ الاسلام، شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 1333ھ میں ہند کے قصبہ گھوسی ضلع مؤ میں پیدا ہوئے اور وِصال 5 رمضان 1406ھ کو فرمایا۔ آپ تلمیذِ صدرُ الشریعہ و محدثِ اعظم پاکستان، عالمِ باعمل، بہترین واعظ و مدرس، استاذُ العلماء، مجازِ طریقت اور کثیر کُتب کے مصنف ہیں۔ سیرتِ مصطفٰے اور عجائبُ القرآن آپ کی مشہور کُتب ہیں۔(14)

مزار حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی

مزار حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن

---

(1) الاستیعاب، 2/64 (2) الاستیعاب، 2/278، اسد الغابہ، 3/33، تاریخ ابن عساکر، 28/177 تا 181 (3) سیر اعلام النبلاء، 8/426، نورالابصار، ص207 تا 209 (4) اخبار الاخیار، ص61، دلی کے بائیس خواجہ، ص90 تا 98، خزینۃ الاصفیاء، 2/142 (5) خواجہ عبید اللہ احرار، ص125، 126 (6) تذکرہ میراں شاہ بھیکھ، ص6، 28، 31، تذکرۃ الانساب، ص161 (7) تذکرہ اولیائے جہلم، ص132، 134، 145 (8) سیر اعلام النبلاء، 7/345 تا 351 (9) الفوائد البھیۃ مع طرب الاماثل، ص268 (10) فتح الملک العلام فی تراجم بعض علماء الطریقۃ التجانیۃ الاعلام، ص137 تا 142 (11) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، کلمۃ المحقق، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص143 (12) حیات مخدوم الاولیاء، ص331، 332 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص79 (14) جنتی زیور، ص28، 30، سیرتِ صدرُ الشریعہ، ص233، 235

بہترین کون؟

حیدر علی مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”خِیَارُکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ“ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے۔(مسند احمد،9/241، حدیث:23981)

یعنی اچّھا مسلمان وہ ہے جو نماز، روزے اور دیگر عبادات کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو کھانا بھی کھلائے۔

پیارے بچّو! رمضان کا مبارک مہینا ہمارے درمیان موجود ہے، اس میں روزے رکھنا جہاں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے وہیں روزے میں بُھوکا اور پیاسا رہنے سے ہمیں ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جو غریب ہونے کی وجہ سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاپاتے، رمضان کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ ایسے محتاجوں کی بُھوک کا احساس کیا جائے اور ان کی مدد کی جائے۔

دوسروں کو کھانا کھلانا اچھا مسلمان اور اچھا انسان ہونے کی نشانی ہے، یہ ایسی نیکی ہے جس کے ذریعے آپ کسی پریشان انسان کو خوش کرسکتے ہیں اور جنّت میں داخلہ بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بُھوکے کو کھانا کھلانا ایسی نیکی ہے جس کی برکت سے دِل نرم ہوتا ہے۔

پیارے بچّو! کھانے میں پھل، روٹی، سالن وغیرہ سبھی غذائیں اور پانی شربت سب داخل ہیں، آپ بھی اپنے والدین کے ذریعے کسی بُھوکے کی مدد کرکے بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں روزے رکھنے اور ضرورت مندوں کا احساس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! حالتِ ایمان میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی زیارت کرنے والے شخص کو تابعی کہتے ہیں۔ (صراط الجنان،4/220)

خانوں کے اندر، چھ تابعینِ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نام چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر وہ چھ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ ”نعمان“ کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 6نام: 1 خَیْثَمَہ 2 خِشْف 3 خالد 4 دِعْل 5 زُمَیْل 6 زُھَیْر رحمۃ اللہ علیہم۔

ہ	ی	ئ	ے	ت	م	ش	ی	خ
ز	ی	ہ	ز	ن	خ	ل	ن	ہ
م	م	ر	ط	ع	ا	ز	ع	س
ی	ر	ع	ی	م	ز	ہ	م	ع
ل	ع	د	ل	ا	خ	ی	ا	خ
ھ	ل	ف	خ	ن	ع	ر	ل	ش
ہ	م	ث	ی	خ	ز	ش	خ	ف

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کیلے کا چھلکا

محمد عباس عطّاری مَدَنی*

پیارے بچّو! جب کیلا، کینو وغیرہ کوئی پھل کھائیں تو ان کے چھلکے گھر میں اِدھر اُدھر یا راستے میں ہر گز نہیں پھینکنے چاہئیں، ہماری ذرا سی بے احتیاطی یا لاپرواہی بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے بلکہ کسی کی جان بھی لے سکتی ہے، ہمارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: میرے بڑے بھائی پنجاب سے کراچی آتے ہوئے حیدر آباد کے اسٹیشن پر پانی پینے کے لئے نیچے اُترے تو ٹرین نے چلنے کے لئے سیٹی (بجا) دی اور آہستہ آہستہ چلنا شروع ہو گئی۔ بھائی ٹرین کی طرف بھاگے تو راستے میں کسی نے کیلے کا چھلکا پھینکا ہوا تھا جس سے میرے بڑے بھائی کا پاؤں پھسلا تو انہوں نے ٹرین کے ہینڈل کو پکڑ لیا وہ بھی ہاتھ سے پھسل گیا اور بھائی چلتی ٹرین کے نیچے آکر انتقال کر گئے۔

پیارے بچّو! دیکھا آپ نے! ایک کیلے کے چھلکے کی وجہ سے جان چلی گئی۔ یوں ہی بعض اوقات چھلکے سے پھسلنے والا ہڈی ٹُوٹنے کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے معذور بھی ہو سکتا ہے لہٰذا آپ سچی نیت کریں کہ آئندہ کیلے یا کسی اور چیز کا چھلکا بلکہ کوئی بھی کچرا راستے میں نہیں پھینکیں گے بلکہ اچھے بچّوں کی طرح کُوڑے دان (Dustbin) میں ڈالیں گے۔ اِنْ شَآءَ الله

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطّاری مَدَنی*

سوال: روزے فرض ہونے کا ذِکْر کس آیت میں ہے؟

جواب: پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت نمبر 183 میں ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

سوال: قراٰنِ پاک نے ذوالنّون کس نبی کو فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا یونس علیہ السّلام کو۔

(پ17، الانبیآء:87، خزائن العرفان، ص613)

سوال: قراٰنِ پاک میں مکّہ شریف کیلئے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے تین بتائیں؟

جواب: بَكَّة، اُمُّ الْقُرٰى اور اَلْبَلَدُ الْاَمِیْن۔

(پ4، اٰلِ عمرٰن:96، پ7، الانعام:92، پ30، التین:3)

سوال: جبریلِ اَمین پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

جواب: تقریباً 24ہزار بار۔ (ارشاد الساری، 1/101)

سوال: یاجُوج ماجُوج کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے؟

جواب: مکّۂ مکرّمہ، مدینۂ طیبہ اور بیتُ المقدّس۔

(خزائن العرفان، ص567)

سوال: ظالم بادشاہ "جالُوت" کو کس نے قتل کیا؟

جواب: اللہ کے نبی حضرت سیّدُنا داؤد علیہ السّلام نے۔

(پ2، البقرۃ:251)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ولایتی مینڈک

ابو معاویہ عطّاری مَدَنی*

ولایتی مینڈک کو آئے ہوئے دو مہینے مکمل بھی نہیں ہوئے تھے کہ سارے علاقے میں مشہور ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ ہر روز شام کو محفل سجاتا اور کھانے پینے کا بہترین انتظام کرتا تھا جس کی وجہ سے سارے نوجوان مینڈک شوق سے اس کے پاس آتے تھے۔

ان محفلوں میں وہ دیس بدیس کی خبریں اور اپنے سفر کے جھوٹے سچے قصّے سنا کر نوجوانوں پر اپنی معلومات کی خوب دھاک بٹھا چکا تھا۔ لہٰذا ایک شام ان سب نوجوانوں سے کہنے لگا: میں دنیا بھر میں گھوما ہوں، سبھی علاقے بہت ترقّی یافتہ ہو چکے ہیں، جب کہ تم لوگ اپنے نااہل سردار کی وجہ سے بہت پیچھے ہو، ترقّی کرنے کے لئے ہمیں اپنا سردار بدلنا ہوگا۔

لیکن جناب! نیا سردار کون ہوگا؟ ایک نوجوان مینڈک نے پوچھا۔ ولایتی مینڈک کے جواب دینے سے پہلے ہی ایک اور نوجوان مینڈک کہنے لگا:

دوستو! اگر ولایتی مینڈک ہمارا سردار بن جائے تو یقیناً ہم بھی ترقّی یافتہ ہو جائیں گے کیونکہ انہوں نے دنیا گھوم رکھی ہے، سب کے حالات سے خبردار ہیں۔ یہ بات سن کر باقی مینڈک بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

آپ سبھی کہتے ہیں تو میں یہ بھاری ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں، ولایتی مینڈک دل ہی دل میں خوب خوش ہو رہا تھا۔

چوک والے کنویں کی منڈیر پر بوڑھے مینڈک اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے کہ نوجوان مینڈکوں کا جلوس وہاں سے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔ (1) روزے دار کو جنّتی پھل دیئے جائیں گے (2) روزہ بہت قدیم (Old) عبادت ہے (3) اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت (4) اللہ پاک تو اپنے بندوں کو ہر وقت دیکھ رہا ہے (5) "جالوت" کو کس نے قتل کیا؟ ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نعرے لگاتا ہوا گزرا:

آگے بڑھنا ہے سردار بدلنا ہے

آگے بڑھنا ہے سردار بدلنا ہے

یہ دیکھ کر سب سے بوڑھا مینڈک بولا: مجھے پہلے ہی شک تھا کہ یہ ولایتی ہمارے علاقے کا امن وسکون برباد کرے گا، لگتا ہے اب اسے سمجھانے کا وقت آگیا ہے، یہ کہہ کر بوڑھا مینڈک اپنی لاٹھی کے سہارے باقی بوڑھے مینڈکوں کے ساتھ ولایتی مینڈک کے گھر کی طرف چل پڑا۔

بوڑھا مینڈک: تم کیوں ہمارے نوجوانوں کو ورغلا رہے ہو؟ آخر تمہیں اس سردار سے مسئلہ کیا ہے؟

کچھ ہی دیر میں علاقے کے سبھی مینڈک وہاں اکٹھے ہوچکے تھے، ولایتی مینڈک سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا: میں ولایت سے آیا ہوں، وہاں سب ترقّی کر رہے ہیں جبکہ یہاں دیکھو کیا حال بنا ہوا ہے! لہٰذا ترقّی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی قابل مینڈک کو نیا سردار بنایا جائے اور نوجوانوں کے خیال میں وہ صرف میں ہی ہوں۔

یہ سن کر نوجوان مینڈکوں نے پھر نعرہ لگایا:

آگے بڑھنا ہے ولایتی لانا ہے

آگے بڑھنا ہے ولایتی لانا ہے

یہ سن کر بوڑھا مینڈک غصے سے کہنے لگا: نوجوانو! ہمارے علاقے میں ہر سہولت ہے اور کون سی ترقّی کی تمہیں خواہش ہے، میری بات غور سے سن لو! یہ ولایتی سردار بن گیا تو تم سب بہت پچھتاؤ گے۔

لیکن ولایتی ترقّی کا بُھوت نوجوانوں کے سروں پہ سُوار تھا انہوں نے بوڑھوں کی ایک نہ مانی اور اگلے روز ولایتی مینڈک کو علاقے کا سردار بنا دیا۔

کچھ دنوں تک تو سب مینڈک خوش تھے کہ اب ہم بھی ترقّی کریں گے لیکن آہستہ آہستہ ولایتی مینڈک نے اپنا اصل چہرہ دکھانا شروع کردیا، بلاوجہ علاقے والوں پر سختی شروع کردی اور عجیب وغریب قانون نافذ کردیئے۔ اب سب کو افسوس ہو رہا تھا مگر

؎ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چُگ گئی کھیت

پیارے بچّو! آگے بڑھنے اور ترقّی کرنے کے لئے اپنے حالات پر سوچنا اچھی بات ہے لیکن جس طریقے سے دوسرے آگے بڑھے ہوں ضروری تو نہیں کہ وہی طریقہ ہمارے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہو بلکہ کبھی کبھار تو یہ نیا طریقہ نقصان کا سبب بھی بن جاتا ہے۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رجب المرجب 1441ھ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”محمد سعد (جہلم)، محمد ماجد (ملتان)، بنتِ محمد اشرف (ٹوبہ ٹیک)“ انہیں ”چیک“ روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) انسان ہو یا جن؟ 39/10-9 (2) ویڈیو گیم، 34/4-5 (3) عقل بڑی کہ بھینس، 42/13 (4) کتاب کا تحفہ، 37/8 **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنتِ توصیف (شجاع آباد) (2) ایان بن ریاض (کراچی) (3) محمد عاصم (میانوالی) (4) عبید بن افضل (حاصل پور) (5) بنتِ امجد اقبال (بہاولپور)، (6) نور فاطمہ (خانیوال) (7) عثمان جمیل (ہری پور) (8) بنتِ آصف (شیخوپورہ) (9) مسعود الحسن (سیالکوٹ) (10) سبحان رضا (کشمیر) (11) بنتِ خادم حسین (نارووال) (12) یوشع ہارون (اٹک)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔ (جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 رمضان المبارک)

نام مع ولدیت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمر:۔۔۔۔ مکمل پتا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(1) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ۔۔۔۔ لائن۔۔۔۔۔، (2) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ۔۔۔۔ لائن۔۔۔۔۔

(3) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ۔۔۔۔ لائن۔۔۔۔۔، (4) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ۔۔۔۔ لائن۔۔۔۔۔

(5) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ۔۔۔۔ لائن۔۔۔۔۔

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

آؤ خوشیاں بانٹیں!

ارشد اسلم عطاری مدنی*

کیسے ہو حُذیفہ؟ حَنْظلہ نے حال پوچھتے ہوئے کہا۔ حُذیفہ: اللہ پاک کا شکر ہے، ٹھیک ہوں، آپ سنائیے؟ دو تین دن سے نظر نہیں آرہے، کہیں گئے ہوئے تھے کیا؟ تراویح میں بھی دِکھائی نہیں دیئے؟ جواب دینے کے بجائے حنظلہ نے سوالات کرتے ہوئے کہا، ہاں یار! وہ خالہ کے ہاں گیا ہوا تھا، آپ کو بتایا تو تھا کہ میں اپنے انکل اور کزن کے ساتھ شاپنگ کے لئے جاؤں گا، حذیفہ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ حنظلہ: ہاں! یاد آیا، بتایا تھا، مگر میں بھول گیا۔ حذیفہ: خیر ہے، آؤ! میں آپ کو شاپنگ کا سامان دکھاتا ہوں۔ ہاں ہاں! کیوں نہیں، میں خود آپ سے یہی کہنے والا تھا، حنظلہ نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ عید کے لئے سوٹ کتنے بنوائے ہیں؟ شاپنگ کا سامان دیکھتے ہوئے حنظلہ نے پوچھا۔ حذیفہ: ظاہر ہے کم از کم تین سوٹ تو ہونے چاہئیں، تائید میں حنظلہ نے بھی سر ہلا لیا۔

گھر واپس آتے ہوئے راستے میں حنظلہ عید کی شاپنگ کے بارے میں سوچتا رہا۔ امی! اس بار میں نے تین سوٹ لینے ہیں، ابھی میں حذیفہ کی شاپنگ دیکھ کر آیا ہوں، اس کے بھی تین سوٹ ہیں، گھر میں داخل ہوتے ہی حنظلہ نے شاپنگ کی بات شروع کرتے ہوئے کہا۔ اچھا! وہ آپ کچھ دن پہلے اپنے ایک دوست جنید کا بتا رہے تھے، کیا اس نے شاپنگ کرلی؟ بات کا رُخ موڑتے ہوئے امی کہنے لگیں۔ حنظلہ: نہیں امی! آپ کو تو معلوم ہے وہ بہت غریب ہیں، ان کے تو ابو بھی وفات پاچکے ہیں، مشکل سے تو ان کا گھر چلتا ہے، شاپنگ بھلا کیسے کریں گے؟ امی: بیٹا! رمضان کا مہینا ہمیں دوسروں کے دُکھ، درد کا احساس دلاتا ہے۔ یہ اچھی بات تو نہیں کہ عید والے دن آپ تو نئے کپڑے پہنیں جبکہ آپ کا دوست وہی پرانے کپڑے پہنے!

امی جان! پھر آپ ہی بتائیے مجھے کیا کرنا چاہئے؟ حنظلہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔ امی: اگر آپ چاہیں تو عید کی خوشیوں میں اسے بھی شامل کرسکتے ہیں، بس تھوڑی قربانی دینی ہوگی کہ اپنی خریداری میں سے ایک حصہ جنید کے لئے کردیں، یوں کہ تین کے بجائے دو سوٹ خود خریدیں اور ایک جنید کے لئے، اسی طرح بقیہ چیزوں میں بھی جو آپ نے دو لینی تھیں وہ ایک اپنے لئے اور ایک جنید کے لئے لے لیں۔

اگلے دن حنظلہ نے اپنی امی کے ساتھ ویسے ہی شاپنگ کی جیسے انہوں نے سمجھایا تھا اور شام میں وہ بہانے سے جنید کو اپنے گھر لے آیا۔ اسے شاپنگ دکھائی تو جنید نے ایک ایک سوٹ اٹھا کر کہا: واہ! حنظلہ عید تو آپ کی ہے، یہ کپڑے پہن کر آپ بہت اچھے لگیں گے، میں بھی ایسے ہی کپڑے۔۔۔۔۔ یہ کہتے کہتے وہ رُک گیا اور اُس کے چہرے پر اُداسی چھاگئی۔ حنظلہ سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا اور کیوں نہیں کہہ پارہا ہے۔ جنید! مجھے اندازہ تھا کہ آپ کو بھی یہ کپڑے پسند آئیں گے اِس لئے یہ کپڑے میں نے اور میری امی نے آپ کو عید کا تحفہ دینے کے لئے خریدے ہیں۔

یہ سُنتے ہی جنید کے اداس چہرے پر حیرانی اور خوشی چھاگئی اور وہ کہنے لگا: حنظلہ! واقعی یہ سب۔۔۔ یہ سب۔۔۔ میرا ہے؟ میں اِسے پہنوں گا؟ یہ سب میرے لئے خریدا ہے آپ نے؟ حنظلہ نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور جیب سے ایک اور پیکٹ نکال کر کہا: ہاں بھئی! یہ سب تحفے آپ کے ہیں اور یہ گھڑی بھی آپ کی ہے۔ جنید نے شکریہ ادا کرتے ہوئے خوشی خوشی وہ گھڑی بھی لے لی۔ دوسری طرف حنظلہ نہایت پُرسکون تھا، کیونکہ اُس کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا جس میں اُس نے دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کا ہُنر سیکھا تھا۔

*شعبہ فیضانِ قرآن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ماں باپ کے نام

بچے رمضان کیسے گزاریں؟

بلال حسین عطّاری مدنی*

رمضانُ المبارک بڑوں سمیت بچّوں کے لئے بھی اللہ پاک سے اپنا رُوحانی تعلق مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کہ اس مہینے مسلمان اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں مگر ممکن ہے والدین کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ ”بچّے رمضان کیسے گزاریں؟“ یہاں 16 ایسے نِکات (Points) لکھے گئے ہیں جو آپ کو اس سوال کے حل میں مدد فراہم کریں گے، ملاحظہ فرمائیں:

1 بچّوں کے لئے والدین رول ماڈل (عملی نمونہ) ہوتے ہیں، بچّے ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو وہ اپنے والدین کو کرتا دیکھتے ہیں لہٰذا آپ ان کے سامنے وہ کام کریں جو ان سے کروانا چاہتے ہیں 2 بچوں کو نماز کی طرح روزہ رکھنے کا عادی بنائیں، انہیں روزہ رکھنے کی مشق اس طرح بھی کروائی جاسکتی ہے کہ پہلے انہیں چند گھنٹے بُھوک برداشت کرنے کا ذہن دیں پھر بتدریج (Gradually) اس دورانیے (Duration) کو بڑھاتے جائیں، جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہوجائے تو اسے روزے رکھوائیں 3 پہلی بار روزہ رکھنے والے بچوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کریں 4 روزہ رکھنے والے بچّوں کا ایسا شیڈول ترتیب دیں جس میں عبادت، آرام اور دیگر مناسب سرگرمیوں کی خوب رعایت ہو نیز انہیں عام دنوں کی طرح زیادہ کھیلنے کُودنے سے باز رکھیں ورنہ اِفطار کے وقت تک صبر کرنا کافی مشکل ہوسکتا ہے 5 جو بچے بہت چھوٹے ہونے کی بناء پر روزہ نہیں رکھ رہے انہیں اِحترامِ رمضان میں باہر کھانے پینے سے منع کریں 6 بچّوں کو ان کی عمر کے مطابق رمضان کے فضائل اور روزے کے عام فہم مسائل بالکل آسان انداز میں بیان کریں، اس کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ بہت مفید ہے 7 بچّوں کو بتائیں کہ روزے کا مطلب صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں، بلکہ ہر اس کام سے باز رہنا ہے جو اللہ پاک کو ناپسند ہو مثلاً: گالی دینا، فلمیں دیکھنا، غصّہ کرنا، جُھوٹ بولنا، غیبت کرنا اسی طرح دیگر بُرے کام 8 بچّوں کو روزے کی تاریخ بتائیں کہ بیٹا! روزہ بہت قدیم (Old) عبادت ہے، حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر اب تک تمام اُمّتوں پر روزے فرض تھے، رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (صراط الجنان، 290/1) 9 بچّوں کو روزہ رکھنے کا مقصد بتائیں کہ بیٹا! روزہ رکھنے کا مقصد تقویٰ و پرہیز گاری حاصل کرنا ہے 10 والد کو چاہئے کہ سمجھ دار بچّوں کو نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ مسجد لے کر جائے جبکہ مائیں بچیوں کو گھر میں اپنے ساتھ نماز پڑھائیں 11 بچوں کو روزہ رکھنے، افطار کرنے اور شبِ قدر کی دُعا یاد کرائیں 12 بچّوں کے ساتھ مل کر قراٰنِ پاک کی تلاوت کریں 13 اِفطاری کے لئے دستر خوان لگاتے وقت بچّوں سے مدد لیجئے تاکہ ان میں روزوں کا شوق بڑھے 14 بچّوں کے ہاتھ سے صدقہ و خیرات کروائیں تاکہ ان میں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا شوق پیدا ہو 15 پڑوسیوں کے ہاں کھانے کی اشیا اور افطاری وغیرہ بچوں کے ہاتھ بھجوائیں تاکہ وہ اچّھا پڑوس نبھانے کے عادی بنیں 16 بچوں کو یہ ذہن دیجئے کہ رمضانُ المبارک گزر جانے کے بعد بھی اسی طرح عبادت کرتے رہنا ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

دیانت دار بچی

ابوطیب عطّاری مَدَنی*

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی۔ آپ لوگوں کے حالات کو معلوم کرنے کے لئے رات کے وقت مدینہ شریف کی گلیوں کا دورہ فرماتے تھے۔ ایک رات ہوا یوں کہ آپ چکر لگا رہے تھے تو ایک گھر سے آواز سنائی دی: بیٹی! دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔

ماں کی بات سن کر لڑکی بولی: امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے کہا: بیٹی! رات کا وقت ہے، ہر طرف اندھیرا ہے اس وقت تو تمہیں خلیفہ نہیں دیکھ رہے انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے! جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔

ماں کی بات ختم ہونے پر لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا: اس وقت اگرچہ خلیفہ نہیں دیکھ رہے لیکن میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہرگز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔

پیارے بچّو! یہ تو طے ہے کوئی دیکھے یا نہ دیکھے اللہ پاک تو اپنے بندوں کو ہر وقت دیکھ رہا ہے، اسی خوف سے اس لڑکی نے دودھ میں پانی نہیں ملایا۔ آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں اس لڑکی کو اس کا کیا انعام ملا؟ مسلمانوں کے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دیانت دار لڑکی کی شادی اپنے بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے کر دی تھی۔ (عیون الحکایات، ص28، 29 ملخصاً)

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

رمضان المبارک 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

میں بڑا ہو کر کیا بنوں گا؟

(منتخب پیغامات)
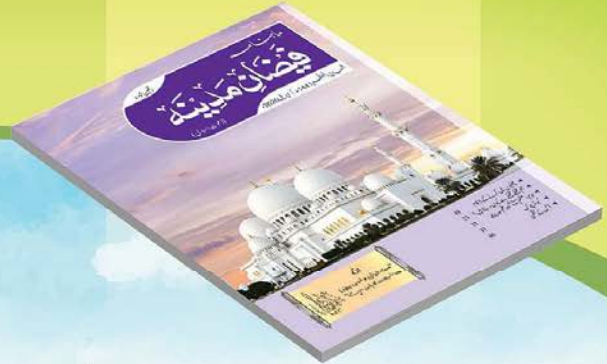
1 میرا نام سیّد احمد رضا بن سیّد عبد القادر ہے۔ میری عمر تقریباً 9 سال ہے۔ میں بڑا ہو کر عالم اور مبلغِ دعوتِ اسلامی بن کر نیکی کی دعوت عام کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ (کراچی)

2 میں بڑی ہو کر عالمۂ دین بننا چاہتی ہوں اور اس کے ذریعے دین کی خدمت کرنا چاہتی ہوں اور امیرِ اہلِ سنّت کا دل خوش کرنا چاہتی ہوں۔ (نبیہہ بنتِ فیصل عمر 10 سال، کراچی) 3 میں بڑی ہو کر اپنی امّی کی طرح مدنی کام کرنا چاہتی ہوں۔ (دوشاب، روہڑی) 4 میرا نام ضَوفشاں عطّاریہ ہے۔ میری عمر چھ سال ہے۔ میں بڑی ہو کر بنتِ عطّار باجی جیسی بنوں گی (یعنی ان کی طرح دین کی خدمت کروں گی)۔ اِنْ شَآءَ اللہ (نواب شاہ) 5 میں بڑا ہو کر قاری و حافظ بنوں گا۔ (شہباز عمر 9 سال، مانسہرہ) 6 میرا نام دانیہ فاطمہ ہے میری عمر 9 سال ہے۔ میں بڑی ہو کر عالمہ بنوں گی، مدنی قاعدہ اور قراٰن پڑھاؤں گی۔ (برمنگھم UK) 7 میں بڑا ہو کر حافظِ قراٰن بنوں گا۔ (عثمان، لاڑکانہ) 8 میں بڑا ہو کر قاریِ قراٰن بنوں گا۔ (منیب احمد، عمر 10 سال، گوجر خان)

(آپ بھی اپنے پیغامات بھیجئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے پیغامات بھی شامل کئے جائیں گے۔)

رمضان المبارک 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر۔۔۔۔۔۔۔۔ والد یا سرپرست کا فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کا مکمل پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net) پر دیئے جائیں گے۔

شاباشی کی خواہش

ابو عُبید عطاری مَدَنی*

امّی جان! کل آپ نے مجھے سحری میں اٹھانا ہے، امّی افطاری کے لئے شربت بنا رہی تھیں ننّھے میاں کی فرمائش پر اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں: اتنی جلدی اُٹھ کر آپ کیا کریں گے؟

میں بھی روزہ رکھوں گا، ننّھے میاں نے سینہ پُھلاتے ہوئے جواب دیا۔

ہرگز نہیں، پہلے تھوڑے بڑے ہو جائیں پھر روزہ بھی رکھ لیجئے گا، امّی جان کا فیصلہ سن کر ننّھے میاں کچھ دیر چُپکے بیٹھے رہے اچانک ان کے دماغ میں ایسی ترکیب آئی کہ وہ مسکراتے ہوئے سیدھے دادی کے کمرے میں جا پہنچے، دادی جان! کل مجھے روزہ رکھنا ہے۔ دادی نے پوچھا: روزہ رکھنا تو بہت ثواب کا کام ہے، مگر آپ کو آج روزہ رکھنے کا خیال کیسے آگیا؟

دادی! آج میرے دو ہم جماعت (Class Fellows) روزہ رکھ کر آئے تھے، ٹیچر نے پوری کلاس کے سامنے کہا کہ یہ دونوں بہت اچھے بچے ہیں پھر انہوں نے روزے کے فائدے بھی بتائے تھے، دادی! میں بھی اپنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا بھی روزہ ہے۔ ننّھے میاں کی بات ختم ہوئی تو دادی سَر ہلاتے ہوئے آہستہ سے بولیں: اوہ! تو اس لئے آپ روزہ رکھنا چاہتے ہیں، اچھا ٹیچر کے بتائے ہوئے روزے کے فائدے ہمیں بھی تو سناؤ۔

انہوں نے کہا تھا کہ روزے دار کو بے حساب اجر ملتا ہے، اس کا سونا بھی عبادت میں شامل ہوتا ہے اور روزے دار کو جنّتی پھل دیئے جائیں گے اور روزہ رکھنا صحت کے لئے بھی مُفید ہے، دادی پھر میں کل روزہ رکھ لوں؟ ننّھے میاں نے خوشی خوشی ٹیچر کی ساری باتیں بتانے کے بعد آخر میں پھر سے اجازت مانگی۔

واہ جی واہ! آپ کے ٹیچر تو بہت اچھی باتیں سکھاتے ہیں آپ کو، ٹھیک ہے آپ روزہ رکھ لیں لیکن اللہ پاک کے لئے رکھئے، اسکول میں سب کو بتانے کے لئے نہیں کہ میرا بھی روزہ ہے، اگر ٹیچر یا کوئی اور پوچھے تو بھلے بتا دینا، دادی نے اجازت دیتے ہوئے ننّھے میاں کو سمجھایا۔ اور اگر ٹیچر پوچھنا بُھول گئے تو مجھے شاباشی کیسے ملے گی؟ ننّھے میاں نے منہ بِسُورتے ہوئے کہا۔

میرے بچے! یہی تو سمجھا رہی ہوں کہ دوسروں کو خوش کرنے یا دِکھانے کے لئے روزہ رکھنا بہت بُری بات ہے روزہ تو اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے، دوسروں کی شاباشی لینے کے لئے نہیں اور یہ جو اتنا سارا ثواب ملتا ہے وہ تب ہی ملے گا جب ہم اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے روزہ رکھیں ورنہ کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اللہ پاک اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اصل شاباشی وہ ہے جو اللہ پاک کی طرف سے ملے۔

امّی افطاری کے لئے دادی پوتے کو بلانے آئیں تو امّی کو دیکھتے ہی ننّھے میاں بولے: دادی جان نے مجھے روزہ رکھنے کی اجازت دے دی ہے آپ مجھے سحری میں اُٹھا دیجئے گا۔ یہ سن کر امّی کہنے لگیں: لیکن امّاں جان! ننّھے میاں ابھی چھوٹے ہیں۔ دادی نے نرمی سے امّی کو سمجھاتے ہوئے کہا: ارے بیٹی! بچّوں کو اچھے کام کرنے سے منع نہیں کرنا چاہئے اچھا ہے کہ ابھی سے نیک اور عبادت والے کام کی عادت پڑ جائے۔ ٹھیک ہے امّاں جان! جیسے آپ بہتر سمجھیں، مگر سحری میں اٹھنا ہے تو ننّھے میاں آپ کو رات جلدی سونا پڑے گا۔

یہ سنتے ہی ننّھے میاں فوراً بولے: امّی جان! آپ فکر نہ کریں آپ کہتی ہیں تو میں ابھی سو جاتا ہوں۔ ارے نہیں بیٹا! رات میں جلدی سونے کا کہہ رہی ہوں، امّی نے پیار سے کہا تو دادی اور ننّھے میاں مسکرانے لگے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مدرسۃُ المدینہ اقصیٰ مسجد (ریگل چوک صدر کراچی)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہو جائے ہر اک پرچم سے اُونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ مختلف ذریعوں مثلاً مساجد، مدارِسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ، موبائل ایپلی کیشنز اور آن لائن مدارس کی مدد سے قراٰنِ پاک کی تعلیم عام کر رہی ہے۔ اکبر روڈ ریگل چوک صدر کراچی میں واقع ”مدرسۃُ المدینہ اقصیٰ مسجد (ریگل چوک)“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ اقصیٰ مسجد (ریگل چوک)“ کا سنگِ بنیاد (Foundation Stone) سن 1990ء میں رُکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے رکھا، اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ کی 7 جبکہ ناظِرہ کی 5 کلاسز ہیں۔ اب (یعنی 2020ء) تک اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 340 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ 1250 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کر چکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فارغ ہونے والے 55 سے زائد طلبہ نے درسِ نظامی (عالِم کورس) میں داخلہ لیا اور اب تک 12 سے زائد طلبہ عالِم بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدارسُ المدینہ“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سَرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ اقصیٰ مسجد (ریگل چوک)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگا رہے ہیں، جن میں سے 3 مدنی ستاروں کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

(1) شعبہ حفظ کے محمد عُزیر عطّاری بن عبد الوھاب نے ڈھائی سال میں قراٰنِ کریم مکمل حفظ کرلیا، تین سال سے نَمازِ پنج گانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد، اِشراق اور چاشت کے نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں (2) شعبہ حفظ کے محمد عثمان عطّاری بن حاجی ناصر عطّاری ڈیڑھ سال سے مدنی مذاکروں میں شرکت اور ایک سال سے گھر درس دینے کے ساتھ ساتھ 114 رسائل اور 2 کتب کا مطالعہ بھی کرچکے ہیں (3) شعبہ حفظ کے سیّد عباس علی بن سیّد شعیب علی ایک سال سے صدائے مدینہ لگانے اور (ہر ہفتے) علاقائی دورہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، مستقبل میں مفتیِ دعوتِ اسلامی بننے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

احساس رمضان

بنتِ خالد حسین عطّاریہ

آج رمضان کا پہلا روزہ تھا اور بڑی پھوپھو عصر کی نماز کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

آمنہ بھابھی! کچن میں کچھ رونق نظر نہیں آرہی؟ آمنہ بھابی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بڑی پھوپھو نے سُوال کیا۔

آپ فکر نہ کریں، بچیاں ہیں، سب کرلیں گی، آمنہ بھابھی نے جواب دیا۔

افطاری کا وقت قریب ہوا تو دستر خوان بچھا دیا گیا، کچھ ہی دیر میں باقی گھر والوں سمیت بڑی پھوپھو بھی افطاری کیلئے دستر خوان کے پاس بیٹھ گئیں۔

آمنہ بھابھی! دستر خوان تو بِچھ گیا لیکن کچھ کھانے کو تو رکھو، بڑی پھوپھو نے تسبیح گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپا بہت کچھ تو موجود ہے۔ آمنہ بھابھی نے آہستگی سے کہا۔

یہ کیا؟ بس پھل اور پانی! جبکہ آج تو پہلا روزہ ہے، بھائی! کچھ بنوا ہی لیتے، ہمارے گھر تو اتنا اہتمام(Arrangement) ہوتا ہے، پکوڑے، سموسے، کباب، دہی بھلے، فروٹ چاٹ یہ تو پہچان ہیں رمضان کی۔ یہاں تو کچھ نظر ہی نہیں آرہا، اب اتنی بھی آمدنی کم نہیں کہ بچوں کو بھوکا رکھا ہوا ہے، ٹرے سے کپڑا ہٹا کر بڑی پھوپھو نے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے پوری تقریر کرڈالی۔

آپا پھل اور پانی بھی اللہ کی نعمتیں ہیں، کچھ لوگ تو اس سے بھی محروم ہیں، بھائی نے سننے کے بعد تحمل سے بات شروع کی۔

آپا! آپ ان نعمتوں پر بھی شُکر ادا کریں، یہ پھل کون سے سستے ہیں اور ہمارا مقصد پیٹ بھر کر کھانا تو نہیں ہے نا! افطاری میں ابھی پھل کھائیں گے، بعد میں کھانا کھالیں گے۔ پکوڑے سموسے تو ویسے بھی خالی پیٹ مسائل بڑھاتے ہیں۔

بڑی پھوپھو: وہ تو ٹھیک ہے، لیکن گھر والوں پر بھی دستر خوان وسیع کرنا چاہئے۔

جی جی آپا! آپ صحیح فرمارہی ہیں، آج اصل میں پہلا روزہ ہے اور اتنی بُھوک برداشت کرنے کی پیٹ کو عادت نہیں، تو ایک دَم چکنائی والی چیزیں کھانے سے طبیعت بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہم کل اِہتمام کرکے محلے میں بھی تقسیم کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ! بھائی نے آپا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلّی دیتے ہوئے بتایا۔

میری تسلی کی بات نہیں، آپ تو مجھے شرمندہ کررہے ہیں، پھوپھو نے نگاہیں جُھکاتے ہوئے کہا۔

نہیں آپا! میرا ہرگز یہ مقصد نہیں، میں تو آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جتنی ہماری ضرورت اور حاجت ہے، ہم اتنا بناتے اور کھاتے ہیں، اِسْراف تو ویسے بھی ہمارا مذہب منع کرتا ہے، وہی رقم کسی غریب کی مدد، اس کے گھر راشن ڈلوانے، اس کے کپڑے لینے کے کام آسکتی ہے۔ اللہ پاک تو ویسے بھی دوسروں کی مدد کو پسند فرماتا ہے، ہماری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کھانے میں مُناسب اشیاء ہوں تاکہ صحت(Health) خراب نہ ہو، اضافی رقم(Extra money) دوسرے مسلمانوں کی مدد میں لگادی جائے۔

مَا شَآءَ اللہ! آپ تو بہت سمجھدار ہوگئے ہیں، بڑی بہن کو سمجھا رہے ہیں۔

بھائی نے مُسکرا کر کہا: آپا! آپ سمجھدار(Sensible) ہیں، جو میری بات سمجھ گئیں۔

احساس نہ ہو انسان میں، کس کام کی ہے زندگی
احساس ہے تو زندگی، احساس ہے تو بندگی

نیکیاں کمانے کا مہینا

اُمِّ میلاد عطاریہ*

احادیثِ مبارکہ میں ماہِ رَمَضانُ المبارک کی رحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکِرہ ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارِسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر عَظَمت وبَرَکت والا مہینا سایہ فِگن ہورہا ہے، وہ مہینا کہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح پڑھنا) سنّت ہے، جو اس ماہ میں نفل کے ذریعے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرے تو گویا اس نے دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا اور جو اس میں ایک فرض ادا کرے تو ایسا ہو گا جیسے اس نے دوسرے مہینے میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صَبْر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غریبوں کی غم خواری کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مؤمن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو اِفطار کروائے تو اس کا افطار کروانا اُس کے گُناہوں کی بخشش اور جہنّم سے آزادی ہے نیز اس اِفطار کروانے والے کو روزہ رکھنے والے کی طرح ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رَحمت، دوسرا عشرہ مَغفِرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابنِ خُزیمہ، 3/191، حدیث: 1887 ملتقطاً، مرقاۃ المفاتیح، 4/454، تحت الحدیث: 1965)

ماہِ رمضان کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہ میں مسلمان نیکیوں کی طرف راغب ہوتے اور توبہ و استغفار کرتے ہیں نیز اکثر وہ لوگ بھی اللہ پاک کی عبادت اور نیکیاں کرنے میں لگ جاتے ہیں جو عام دِنوں میں سُستی دکھاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دیگر مصروفیات کا بازار بھی گرم نظر آتا ہے بالخصوص ضرورت سے زائد چٹ پٹے پکوانوں کی تیاریوں، نت نئے کھانوں کی ترکیبوں اور عید کے قریب آنے پر غیر ضروری شاپنگ میں وقت ضائع کرنے کا شوق بھی اپنے عُروج پر ہوتا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! رَمضان المبارک نیکیوں میں گزارنے کی جہاں اتنی فضیلت ہے وہیں اسے غفلت میں گزارنا محرومی کا سبب ہے چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رمضان کی آمد پر ارشاد فرمایا: بے شک یہ مہینا تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے بدنصیب ہی محروم رہتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، 2/298، حدیث: 1644)

لہٰذا ماں، بیوی، بیٹی، بہن، بہو کے طور پر خاندان کا فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نیکیاں سمیٹنے کی طرف بھی دھیان دیں بالخصوص ماہِ رمضان میں اس طرح کا جدول ترتیب دیں کہ جس میں تلاوتِ قراٰن، اَوْرَاد و وظائف اور دیگر عبادات بھی زیادہ سے زیادہ ہوں اور گھریلو کام کاج بھی مُتَأَثِّر نہ ہوں نیز اس ماہ کو فضولیات میں گزارنے سے بچیں۔

* اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) کی ذمہ دار

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا حاملہ عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا کہنا ہے کہ حاملہ عورت پر روزہ رکھنا ضروری نہیں، اس سے روزہ معاف ہے، کیا یہی حکمِ شرع ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس شخص کا مطلق اس طرح کہنا درست نہیں، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حاملہ کے لیے اس وقت روزہ چھوڑنا جائز ہے جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لیے فقط اتنا جائز ہو گا کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرنا ہو گی۔

تنبیہ: بلاعلم مسائلِ شرعیہ بیان کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیے اور جن کو یہ غلط مسئلہ بیان کیا ہے ان کے سامنے اپنی غلطی کو بیان کرے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ بلا اجازتِ شرعی زید سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو خلع دینے کے بدلے شادی میں کئے گئے خرچ کو ہندہ سے لے، زید کا یہ لینا درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ خرچ اس کو دیئے ہوئے حق مہر سے زائد ہے اور زید کی طرف سے ہندہ پر زیادتی نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یا دیگر مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، اس میں عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

لہٰذا اگر سائل اپنے قول میں سچا ہے تو زید نے جتنا حق مہر میں مال دیا ہے اتنا مال لے سکتا ہے اس سے زائد لینا مکروہ ہے البتہ اگر زائد لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلاوجہِ شرعی عورت کا شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

ویجیٹیبل پیٹیز
(vegetable patties)

اُمِّ عائشہ عطّاریہ مدنیہ

درکار اشیاء:

- گاجر ایک عدد
- شملہ مرچ ایک عدد
- آلو ایک عدد (درمیانے سائز کا)
- مٹر ایک کپ
- کالی مرچ ایک چائے کا چمچ
- چکن پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ
- میدہ ایک چائے کا چمچ
- پف پیسٹری (Puff Pastry) آدھا کلو
- دودھ آدھا کپ
- نمک حسبِ ذائقہ
- انڈا ایک عدد
- آئل تین کھانے کے چمچ

بنانے کا طریقہ: گاجر، شملہ مرچ اور آلو کو باریک کاٹ لیں۔ فرائی پین میں تین کھانے کے چمچ آئل میں باریک کٹی ہوئی سبزیاں، نمک، کالی مرچ، چکن پاؤڈر، میدہ ڈال کر بھون لیں اور دودھ ڈال کر پیسٹ بنالیں۔

اب پف پیسٹری (Puff Pastry) کو تین سے چار منٹ اُبالیں اور بریڈ کے سلائس کی طرح کاٹ کر اس پر پیسٹ رکھیں اور اچھے طریقے سے بند کریں۔ انڈا پھینٹ کر رکھیں اور سلائس پر لگائیں۔ اس کے بعد بیکنگ اوون میں دو سو 200 ڈگری پر بیک کر لیں۔ لیجئے مزیدار ویجیٹیبل پیٹیز تیار ہیں۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

مدنی کورسز: اسلامی بہنوں کی مجلس شارٹ کورسز کے تحت دارُ السُّنّۃ لِلبنات گلشنِ اقبال (کراچی) میں 23 فروری 2020ء کو فیضانِ نماز کورس کا اختتام ہوا۔ کورس میں 36 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو وضو، غسل اور نماز وغیرہ کے ضروری مسائل سکھائے ◆ 20، 22 اور 24 فروری کو پاکستان کے مختلف شہروں میں تین دن پر مشتمل "آٹھ مدنی کام کورس" ہوا جس میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ نے بذریعہ انٹرنیٹ آٹھ مدنی کاموں کے حوالے سے راہنمائی کی اور اسلامی بہنوں کو مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کرنے کی ترغیب دلائی ◆ 25 فروری 2020ء کو پاکستان کے چھ شہروں (حیدر آباد، فیصل آباد، پاکپتن، ملتان، سیالکوٹ اور راولپنڈی) میں **"فیضانِ قراٰن کورس"** کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ سُورَۂ نُور"** اور **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** سے ضروری احکام سکھانے کے علاوہ منتخب سُورتیں یاد کروانے اور علمِ تجوید سکھانے کا سلسلہ بھی ہوا ◆ مجلسِ جامعاتُ المدینہ لِلبنات کے زیرِ اہتمام 20 فروری 2020ء بروز جمعرات پاک و ہند کے جامعاتُ المدینہ للبنات میں فیضانِ زکوٰۃ کورس کا آغاز ہوا۔ کورس میں شریک طالبات کو قراٰن و حدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کا بیان، چندہ کرنے کی شرعی حیثیت سمیت کئی اہم مسائل سکھائے گئے۔ **شعبۂ تعلیم کے مدنی کام:** ◆ اسلامی بہنوں کے شعبۂ تعلیم کے زیرِ اہتمام فیصل آباد زون جھمرہ کابینہ شہر سالاروالا میں قائم اَلفلاح ہائی اسکول اور کالج میں مدنی حلقوں کا انعقاد کیا گیا شرکت کرنے والی طالبات کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ◆ گلشنِ حدید کے علاقے ببیری کراچی کے گورنمنٹ ہائی اسکول میں اسٹوڈنٹ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اسکول کی طالبات اور ٹیچرز نے شرکت کی۔ علاقہ ذمہ دار اسلامی بہن نے سنتوں بھرا بیان کیا۔ **مختلف مدنی خبریں:** 27 فروری 2020ء بروز جمعرات حیدرآباد زون میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں شخصیات خواتین سمیت ذِمّہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلسِ مُشاوَرت نگران اسلامی بہن نے سنتوں بھرا بیان کیا ◆ 26 فروری 2020ء کو کلفٹن کابینہ کالاپُل میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کراچی ریجن نگران اسلامی بہن نے **"خواجہ غریب نواز** رحمۃ اللہ علیہ" کی سیرتِ مبارکہ پر بیان کیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی ◆ 25 فروری 2020ء بروز منگل نواب شاہ میں قائم مُنْتَہٰی اسکِل ڈویلپمنٹ سینٹرل سُوسائٹی میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سوسائٹی کی ڈائریکٹر اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ عالمی مجلسِ مُشاوَرت کی نگران اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تَعارُف پیش کیا ◆ کراچی کے علاقے بھینس کالونی میں دعائے صحّت اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 350 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماع کے بعد نمازِ حاجات کے نوافل پڑھے گئے۔ اسلامی بہنوں کو فِی سبیلِ اللہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جواب دیجئے (رمضان المبارک 1441ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: حضرت ذوالنّون علیہ السّلام کن کو کہتے ہیں؟

سوال 2: غزوۂ بدر میں فرشتوں نے کس رنگ کا عمامہ سجایا تھا؟

◆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◆ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے ◆ جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

تعویذاتِ عطّاریہ بھی دیئے گئے ◆ یومِ خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ لِلبنات کی تقریباً 24ہزار 944 بچیوں کو حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا تعارف یاد کروایا گیا ◆ اسلامی بہنوں کی مجلس برائے کفن دفن کے زیرِ اہتمام 11 فروری 2020ء کو بہاولپور کے علاقے ٹرسٹ کالونی میں تجہیز و تکفین اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اَہم شخصیات اور مذہبی مُدرِّسات و طالبات سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبلّغۂ دعوتِ اسلامی نے اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو غسلِ میّت و کفن کا درست طریقہ سکھایا۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز: ✲ اسلامی بہنوں کی مجلس شعبۂ تعلیم کے زیرِ اہتمام گزشتہ دنوں کچھ زون مانڈوی ہند میں واقع ایک ٹیوشن سینٹر میں کورس ”Basics of Islam“ کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے اسلامی عقائد، وضو، غسل اور نماز کے مسائل بیان کئے ✲ ہند کے شہر ناگور میں تین مقامات پر اسلامی بہنوں کا 26 دن کا آن لائن مدنی قاعدہ کورس ہوا ✲ ممبئ ہند ریجن میں 26 دن کا مدنی قاعدہ کورس 16 مقامات پر ہوا جس میں 213 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ✲ مجلسِ شارٹ کورسز کے تحت 26 فروری 2020ء سے یوکے ریجن برمنگھم کی کابینہ مڈلینڈ میں تین دن پر مشتمل ”فیضانِ زکوٰۃ“ کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 43 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورس میں شریک طالبات کو قراٰن و حدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کا بیان، چندہ کرنے کی شرعی حیثیت سمیت اہم مسائل سکھائے گئے ✲ اسلامی بہنوں کی مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام پچھلے دنوں ترکی کے شہر استنبول میں سات دن پر مشتمل ”Basics of Islam“ کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی بچیوں نے شرکت کی۔ اس کورس میں شریک بچّیوں کو وضو، غسل، نماز وغیرہ سے متعلق اہم مسائل اور بنیادی اسلامی عقائد سکھائے گئے۔ **مختلف مدنی خبریں:** ✲ اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ کے تحت 27 فروری 2020ء کو ممبئ زون گوونڈی کابینہ میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں شخصیات خواتین سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا، اجتماعِ پاک کے اختتام پر تقسیمِ رَسائل کا سلسلہ بھی ہوا ✲ 23 فروری 2020ء کو اسلامی بہنوں کی مجلس برائے کفن دفن کے زیرِ اہتمام جَبَل پور ہند میں کفن دفن تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 100 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان کیا اور اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو غسلِ میّت و کفن کا درست طریقہ سکھایا۔ **بریڈ فورڈ میں دو نئے مدرسۃُ المدینہ بالغات کا آغاز:** پچھلے دنوں دعوتِ اسلامی کی مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغات کے تحت یوکے کے ریجن بریڈ فورڈ میں دو نئے مدرسۃُ المدینہ بالغات کا آغاز کیا گیا جن میں مقامی اسلامی بہنوں نے داخلہ لینا شروع کر دیا ہے۔ داخلہ لینے والی اسلامی بہنوں کو درست مَخارِج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ دیگر شرعی مسائل کے بارے میں معلومات بھی فَراہم کی جارہی ہیں۔

جواب یہاں لکھئے (رمضان المبارک 1441ھ) (جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 رمضان المبارک)

جواب 1:............ جواب 2:............

نام............ ولدیت............ موبائل / واٹس اپ نمبر............

مکمل پتا............

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی محمد امین عطاری نے آڈیو پیغام کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بابا جزیرہ و بابا بھٹ کے عاشقانِ رسول اور مجلسِ ماہی گیر کے مدنی کاموں کی نیتیں پیش کیں (جیسے کشتیوں میں بھی نیکی کی دعوت کا سلسلہ کریں گے، مچھلیوں کے شکار پر جانے والی کشتیوں میں بھی نیکی کی دعوت و مدنی حلقے کا سلسلہ کریں گے) اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَہ سے اسلامی بھائیوں کے لئے دُعا کی التجا کی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَہ نے جوابی آڈیو پیغام میں فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی محمد امین، بابا جزیرہ و بابا بھٹ کے عاشقانِ رسول اور اراکینِ مجلسِ ماہی گیر کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مَا شَآءَ الله! آپ کی آوازیں سنیں، آپ کی بڑی پیاری پیاری نیتیں بھی سامنے آئیں کہ کشتیوں میں بھی نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہو گا۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

اللہ کریم آپ کی نیتوں پر آپ کو استقامت دے، خوب نیکی کی دعوت عام کریں، سنتوں کی دھوم دھام مچادیں، اللہ سب کو خوش رکھے۔ مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریں، روزانہ غور و فکر کرکے اس کے خانے پُر کریں اور اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع بھی کروائیں، مدنی دورے کی بھی ترکیب رہے، مدرسۃُ المدینہ بالغان کا سلسلہ ہو، سب کے سب قراٰنِ کریم پڑھنے یا پڑھانے میں مشغول ہوں اور ہر مہینے تین دن مدنی قافلے کا سفر لازمی کریں، ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع بھی آپ کی زندگی کا حصہ بنا رہے۔ مغرب سے اجتماع شروع ہو جاتا ہے، رات کو وہیں مسجد میں آرام کرنا ہے، تہجد کے لئے اٹھنا ہے اور پھر فجر، اشراق و چاشت اور صلوٰۃ و سلام پڑھ کر جانا ہے، اِنْ شَآءَ الله۔

جلدی جلدی مجھے اپنی اچھی اچھی، پیاری پیاری نیتیں بھیجیں، یہ سب آپ نے کرنا ہے، زندگی مختصر ہے!

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ علٰی محمَّد

جنّت کی زنجیر ہلانے والے!

کوئی پہنچا نہ نبی رُتبۂ عالی کو ترے
مرحبا خُلد کی زنجیر ہلانے والے[1]

الفاظ و معانی: **رُتبہ:** عزت، حُرمت، درجہ، مقام۔ **عالی:** اُونچا، بلند۔ **مرحبا:** کلمۂ تحسین، واہ وا۔ **خُلد:** جنّت۔

شرح: مجدِّدِ اَعظم، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کے پہلے مِصرعے میں ایک اسلامی عقیدہ اور دوسرے مِصرعے میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے۔ گویا امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ ربُّ العزّت نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس قدر عظمت و بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ اَفضل ترین مخلوق اَنبیائے کرام علیہمُ السَّلام میں سے کوئی نبی علیہ السَّلام بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بلند و بالا مقام اور مرتبے تک نہ پہنچا۔ مرحبا اے میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ ہی تو وہ مُحسنِ اَعظم ہیں جو قِیامت کے دن جنّت کی زنجیر (chain) ہِلا کر، اُس کا دروازہ کُھلوا کر اپنے غلاموں کو جنّت میں داخل کروائیں گے۔ اِن دونوں باتوں سے متعلق دو روایتیں ملاحظہ ہوں:

1 مخلوق میں سب سے افضل ذات: حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن سَلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ اَکْرَمَ خَلِیْقَۃِ اللہِ عَلَی اللہِ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی بے شک اللہ پاک کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ مرتبے اور وَجاہت والے ابو القاسم (یعنی رسولِ مکرّم) صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں۔[2]

2 جنّت کی زنجیر: محبوبِ خُدا، بزمِ جنّت کے دُولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی شان کو یوں بیان فرماتے ہیں: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ

راشد علی عطاری مدنی*

الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ یعنی میں وہ پہلا ہوں جو جنّت کی زنجیر ہلائے گا، تب اللہ کریم میرے لئے اُسے کھولے گا پھر اُس میں مجھے داخل کرے گا اور میرے ساتھ فُقرا مسلمان ہوں گے، یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔[3]

شرحِ حدیث: حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس فرمانِ رسالت کی تشریح فرماتے ہیں کہ سارے نبی اور اُن کی اُمتیں جنّت کے دروازے پر حُضورِ اَنور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے پہلے پہنچ جائیں گے، حُضورِ اَنور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنے گنہگاروں کو بخشوانے، نیکوں کے ہلکے پلے بھاری کرانے، (پُل) صِراط پر گِرتوں کو سنبھالنے میں مصروف ہوں گے مگر دروازۂ جنّت بند ہوگا۔ داروغۂ جنّت (جنّت کا نگران) دروازے کے اندر ہوگا، کسی کو زنجیر ہِلانے بجانے کی جرأت نہ ہوگی، ہمت و جرأت والے نبی کا انتظار ہوگا۔ حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پہنچ کر دروازہ کُھلوائیں گے۔[4]

(1) حدائقِ بخشش، ص484 (2) الخصائص الکبریٰ، 2/341 (3) ترمذی، 5/355، حدیث: 3636 (4) مراٰۃ المناجیح، 8/27

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نبیرۂ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا سیّد وجاہت رسول قادری (سرپرستِ اعلیٰ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) کے انتقال[1] پر سیّد سطوت رسول قادری اور سیّد صولت رسول قادری سے ◎ استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا یعقوب رضوی قادری (شیخوپورہ، پاکستان) کے وِصال[2] پر ان کے بیٹے عابد حسین قادری سے اور ◎ استاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا کلیمُ اللہ تونسوی (شیخُ الحدیث جامعہ محمودہ محمودیہ تونسہ شریف) کے انتقال[3] پر ان کے بیٹوں حاجی غلام صدیق بُزدار، حاجی محمد حسن بُزدار اور ان کے بھائی حاجی حفیظُ اللہ بُزدار سمیت دیگر سوگواروں سے تعزیت کی اور دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا جبکہ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا قاری مجیب علی رضوی صاحب کی عیادت کرتے ہوئے انہیں صبر وہمت کی تلقین کی اور ان کے لئے دعائے صحت وعافیت بھی کی۔

(1) تاریخِ وفات: 30 جُمادَی الأُولیٰ 1441ھ بمطابق 26 جنوری 2020ء

(2) تاریخِ وفات: 22 ربیعُ الآخر 1441ھ بمطابق 20 دسمبر 2019ء

(3) تاریخِ وفات: 05 جُمادَی الأُولیٰ 1441ھ بمطابق 01 جنوری 2020ء

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تعزیت و عیادت کے ایک پیغام میں ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول بیان کرتے ہوئے فرمایا: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار وجوہات کی بنا پر فُضول باتوں سے بچنا چاہئے: ❶ فُضول باتیں کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں یعنی فرشتوں کو فُضول باتیں لکھنے کی زَحمت نہ دے۔ اللہ پاک پارہ 26، سُوْرَۃُ قٓ، آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ ❷ یہ بات اچّھی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپُور اعمال نامہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہو ❸ اللہ پاک کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہوگا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرَہنہ (یعنی ننگا) ہوگا، سخت پیاسا ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنّت میں جانے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہوگی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قَدَر پریشان کُن ہوگا! ❹ بروزِ قِیامت بندے کو فُضول باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا اور وہ اللہ پاک کے سامنے شرم و نَدامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔ (خاموش شہزادہ، ص4، 5 بحوالہ منہاج العابدین، ص67)

اللہ کریم ہمیں فضول باتوں سے بچنے کی توفیق بخشے کہ جو وقت فضول باتوں میں گزرتا ہے کاش! وہ وقت دُرود و سلام میں گزرا کرے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

سفر نامہ

گزشتہ سے پیوستہ

(دوسری اور آخری قسط)

پرتگال میں شبِ برأت کا روح پرور اجتماع

مولانا عبد الحبیب عطاری*

سنّتوں بھرا اجتماع: اس سفر کے دوران پُرتگال میں پہلا سنّتوں بھرا اجتماع آج 18 اپریل 2019 بروز جمعرات بعد نمازِ مغرب لِسبن (Lisbon) کے علاقے لارنجیریو (Laranjeiro) کی جامع مسجد القادریہ میں ہوا۔ اس اجتماع میں مجھے قراٰنِ کریم کے فضائل اور ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ والی آیات کے پیغام پر بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے بقول اس سے پہلے یہاں اجتماع میں اتنی تعداد کبھی جمع نہیں ہوئی۔ یہ اللہ پاک کے فضل و کرم کا نتیجہ اور ذمّہ دار اسلامی بھائیوں کی کوشش کا پھل ہے۔ مغرب سے عِشا تک اجتماع اور نمازِ عشا کے بعد کھانے کا سلسلہ ہوا۔

مدنی مرکز بنانے کی نیت: القادریہ مسجد سے فارغ ہو کر ہم ایک ایسی شخصیت کے گھر گئے جو تقریباً چالیس پینتالیس سال سے پرتگال میں آباد ہیں اور ان کا گھرانا دینی کاموں میں بہت تعاون کرتا ہے۔ یہاں عُموماً لوگ 10 سے 11 بجے تک سو جاتے ہیں لیکن اس گھر کے اسلامی بھائیوں نے پیار بھرے اِصرار سے ہمیں تقریباً 1 بجے تک اپنے گھر میں بٹھایا۔ اس موقع پر مدنی پھولوں کا سلسلہ رہا اور انہیں میمنی زبان میں دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو (Presentation) دکھائی گئی۔ پرتگال سے میں نے ایک دن بعد بیلجیئم اور پھر وہاں سے جرمنی کا سفر کرنا تھا، چنانچہ میں نے یہاں موجود تاجر اسلامی بھائیوں کو اپنے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذہن دیا جس پر تین اسلامی بھائی تیار ہوگئے۔ اس گھر میں ہماری حاضری کا فائدہ یہ ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان اسلامی بھائیوں نے دعوتِ اسلامی کو پرتگال میں ایک مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بنا کر دینے کی نیت کی۔ اللہ کریم اس گھرانے پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں اپنی نیت کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! اگر اللہ پاک نے آپ کو مال و دولت کی نعمت عطا فرمائی ہے تو اس کی قدر کریں اور مَعَاذَ اللہ گناہوں میں لُٹانے کے بجائے دین کی راہ میں خرچ کریں۔ دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی عالمگیر مدنی تحریک ہے جو دنیا بھر میں دینِ اسلام کی سربلندی اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں سرگرمِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران سے رابطہ فرما کر حسبِ حیثیت مالی تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے عطیات (Donations) کے ذریعے ہونے والے دینی کام دیکھ کر دنیا میں بھی آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، دلی سکون نصیب ہو گا اور اللہ پاک کے کرم سے مرنے کے بعد بھی اس کا عظیم اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

نمازِ جمعہ سے پہلے بیان: جامع مسجد القادریہ جہاں جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہوا تھا اسی مسجد میں ہم نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہوئے۔ نمازِ جمعہ کا وقت 2 بجے تھا، میں نے ڈیڑھ بجے بیان شروع کیا اور 1:50 پر بیان ختم کرنے لگا تو نمازیوں نے اِصرار کیا کہ آج یہاں چھٹی ہے، آپ

*رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

کچھ دیر مزید بیان کریں، چنانچہ 10 منٹ مزید بیان کیا۔ اس موقع پر جمعہ کے فضائل، نمازِ جمعہ کے لئے جلد آنے کے ثواب اور خطبۂ جمعہ میں موجود جملے ”اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ یعنی جس کے دل میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت نہیں اس کا ایمان نہیں“ کے تحت محبتِ رسول کے بارے میں کچھ گفتگو کی۔ نمازِ جمعہ کے بعد نمازیوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا۔

مدنی حلقوں میں شرکت: نمازِ جمعہ کے بعد ایک شخصیت کے گھر پر مدنی حلقہ ہوا جہاں دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کی خدمات کا تعارُف پیش کرکے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کی ترغیب دلائی گئی۔ اس کے بعد پنجاب کے شہر دِینہ سے تعلق رکھنے والے ایک اسلامی بھائی کے گھر مدنی حلقے میں شرکت ہوئی اور یہاں دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے حوالے سے (presentation) کا سلسلہ ہوا۔

پرتگال میں شبِ براءت کی بہاریں: آج کا دن اسی طرح ملاقاتوں میں گزارنے کے بعد ہم نے نمازِ مغرب اودی ولاس (Odivelas) نامی علاقے کی مسجد الغوثیہ میں ادا کی۔ نماز کے بعد شبِ براءت کے 6 مخصوص نوافل ادا کئے گئے، سُورۂ یٰس شریف کی تلاوت اور دُعائے نصف شعبانُ المعظم پڑھنے کا سلسلہ ہوا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ اتنے اسلامی بھائی جمع ہوجائیں گے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسجد کھچاکھچ بھری ہوئی تھی۔ نمازِ عشا سے پہلے مجھے مختصر بیان کرنے جبکہ نَماز کے بعد ذِکْر و دُعا کروانے کا موقع ملا۔ اس وقت مسجد میں ایک رِقّت بھرا ماحول بن گیا تھا۔

اس اجتماع کے بعد ہم نے ایک اور جگہ شخصیات مدنی حلقے میں شریک ہونا تھا۔ میری خواہش تھی کہ ہم مدنی حلقے کے بعد دوبارہ مسجد میں حاضر ہوں، باجماعت صَلٰوۃُ التَّسبِیح ادا کی جائے اور پھر رات کا باقی حصہ مسجد میں گزرے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں پُرتگال میں پاک وہند وغیرہ کی طرح پوری رات مسجد میں گزارنے کا معمول نہیں ہے، مخصوص وقت کیلئے محافل ہوتی ہیں اور پھر لوگ گھر لوٹ جاتے ہیں۔ میں نے ہمت کر کے یہ اعلان کر دیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ مدنی حلقے کے بعد ہم تقریباً ساڑھے 12 بجے پھر مسجد میں آئیں گے اور صَلٰوۃُ التَّسبِیح، دعا وغیرہ کا سلسلہ ہوگا۔ شخصیات مدنی حلقے سے فارغ ہوکر ہمیں مسجد پہنچنے میں تاخیر ہوگئی، تقریباً 1 بجے جب ہم مسجد پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کثیر اسلامی بھائی مسجد میں ہمارے منتظر تھے۔ بہر حال صَلٰوۃُ التَّسبِیح ادا کی گئی اور دیر تک دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ مقامی اسلامی بھائیوں کا کہنا تھا کہ پُرتگال میں پہلے کبھی اس طرح رات دیر تک مسجد میں مُناجات و دُعا کا سلسلہ نہیں دیکھا گیا۔ صَلٰوۃُ التَّسبِیح اور دعا وغیرہ کے بعد اسلامی بھائیوں کو نَماز کا پریکٹیکل کروایا گیا اور علمِ دین سیکھنے کی اہمیت بتا کر مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔

مدنی سفر نامہ پڑھنے والے اسلامی بھائیوں سے بھی گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہوکر مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ نہ صِرف نَماز بلکہ دیگر کئی فرائض وواجبات سے متعلق ضروری معلومات بھی حاصل ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ”رجبُ المرجب 1441ھ“ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: ”ظہور احمد (گمبٹ)، (2) محمد خرم شہزاد (عارف والا)، (3) بنتِ عبد الحفیظ (لاہور)“ انہیں چیک روانہ کردیئے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ، (2) حضرت نعیم نَحام بن عبد اللہ عدوی رضی اللہ عنہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنتِ محمد ارشد (فیصل آباد)، (2) بنتِ عُبید احمد (ٹنڈوالہیار)، (3) بنتِ مختار (گجرات)، (4) اکرام الحق (ٹیکسلا)، (5) احمد ذوالفقار (شیخوپورہ)، (6) ریحان رضا (حیدر آباد)، (7) محمد نذیر عطّاری (خیرپور میرس)، (8) عبد المصطفٰی (خانیوال)، (9) بنتِ عبد الکریم (سیالکوٹ)، (10) بنتِ انصار (کراچی)، (11) محمد احمد (لاہور)، (12) سراج احمد (سکھر)

محمد رفیق عطاری مدنی*

انسان کوئی بھی چیز کھاتا یا پیتاہے تو بدن پر لازماً اس کا اثر پڑتاہے۔ اچّھا اثر پڑے تو صحت اچّھی ہوتی ہے اور بُرا اثر پڑے تو صحت خراب ہوتی ہے۔ اچّھی صحت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بندے کو کبھی مختلف چیزوں کے کھانے سے کلیۃً (Totally) یا ایک خاص مدّت تک منع کیا جاتاہے اور کبھی بعض چیزوں کے استعمال میں کمی کا کہا جاتاہے۔ یوں بندے کی صحت پر اچّھا اثر پڑتاہے۔ روزہ عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے بھی اپنا اثر رکھتاہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیّدنا محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزہ رکھو صحت مند ہوجاؤ گے۔ (معجمِ اوسط، 6/146، حدیث:8312)

شارحِ حدیث حضرت علّامہ عبد الرّؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ روزہ روح کی غِذا ہے جس طرح کھانا جسم کی غِذا ہے۔ روزہ رکھنے سے (دنیا میں) بندے کو صحت وتندرستی اور وافر مقدار میں رزق ملتاہے جبکہ آخرت میں اسے بڑا ثواب ملے گا۔ (فیض القدیر،4/280، تحت الحدیث:5060ماخوذاً)

ہمیشہ توجہ رہے کہ کوئی بھی نیک وجائز عمل اللہ کریم کی رضا ہی کے لئے کیا جائے، اسی طرح روزہ بھی پرہیز گاری حاصل کرنے اور اللہ ورسول کی اطاعت کرنے کی نیت سے ہی رکھیں، ضمناً طِبّی فوائد بھی مل جائیں گے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیماری کے علاج کے لیے روزہ رکھے نہ کہ طلبِ ثواب کے لیے تو کوئی ثواب نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،3/134)

روزہ کے 13 طِبّی فوائد

طِبّی لحاظ سے روزوں کے بے شمار فوائد میں سے 13 یہ ہیں:
1 معدے (Stomach) کی تکالیف، اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم (Digestive System) بہتر ہوجاتاہے 2 روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اِعْتِدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے (Heart Attack) کا خطرہ نہیں رہتا 3 دورانِ خون میں کمی ہوجاتی ہے اور دل کو آرام پہنچتاہے 4 جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے 5 موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اِضافی چربی ختم ہوجاتی ہے 6 بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں (صراط الجنان،1/293ماخوذاً) 7 روزہ دار کے جسم میں دوسروں کی نسبت قوّتِ مدافعت (Resistance Power) زیادہ ہوتی ہے 8 آدمی بُرے خیالات سے دور رہتاہے اور ذہن صاف رہتاہے 9 انسولین استعمال

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کرنے میں کمی واقع ہوتی ہے 10 جگر کے اِرد گرد جمع شدہ چربی کم ہوجاتی ہے 11 کھال اور چھاتی کے کینسر کا خطرہ کم رہتا ہے 12 اَعصابی اَمراض میں بہتری آجاتی ہے 13 جسم میں جلن پیدا کرنے والے مُرَکَّبات (Compounds) کم ہوجاتے ہیں۔ **روزہ کی افادیت کے بارے میں مختلف ماہرین کی گواہی:** روزے کی اِفادیت کو کئی غیر مُسلم اَطِبّا (Non Muslim Doctors) بھی تسلیم کرچکے ہیں حتّٰی کہ بعض مَمالک میں مختلف اَمراض کے علاج کے لئے لوگوں کو گھنٹوں بُھوکا رکھا جاتا ہے اور اس سے مریض پر اچّھا اثر پڑتا ہے۔ آیئے روزے کے بارے میں چند نظریات پڑھتے ہیں: 1 ایک غیر مسلم مذہبی راہنما کا کہنا ہے کہ مجھے اسلام میں رمضان کے روزوں نے بہت متاثّر کیا 2 ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ اَمراض کی روک تھام کی طاقت رکھتا ہے 3 ایک اور ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ جسمانی وروحانی خرابیوں کا دافع (یعنی دور کرنے والا) ہے۔ **جگر اور روزہ:** جگر (Liver) ہمارے جسم کا ایک انتہائی اہم عضو ہے۔ اس کا کام غذا کو ہضم (Digest) کرکے بدن میں پھیلانا اور غیر ضروری مادّوں کو خارج کرنا ہے۔ ہم جب بھی کچھ کھاتے ہیں تو جگر کو فوراً کام شروع کرنا پڑتا ہے۔ ہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کھاتے رہتے ہیں تو جگر کو بہت کم آرام ملتا ہے۔ روزہ رکھنے کی وجہ سے ایک لمبے وقت تک ہم کھانے سے رُک جاتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک مہینے تک رہتا ہے تو اس دوران جگر کو کافی آرام ملتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جگر ایک مہینے میں تر و تازہ ہوکر آئندہ کے لئے خود کو تیار کرلیتا ہے۔ **سحری کے متعلق دو اہم باتیں:** 1 بغیر سحری روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری ہوسکتی ہے اور اس کا اثر تقریباً جسم کے سارے افعال پر پڑتا ہے۔ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سحری کو برکت والا کھانا فرمایا۔ (بخاری، 1/633، حدیث: 1923) 2 سحری کرتے ہی فوراً سوجانا مُضِرِّ صحت ہے۔ اس لئے سحری کے بعد کچھ دیر انتظار یا ہلکی واک کرنی چاہئے۔ **کس چیز سے افطار کریں؟** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ آگ سے پکی چیز سے افطار نہ کریں بلکہ گرمی میں پانی سے سردی میں کھجور سے (افطار کرے)۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/155ملخصاً)

روزہ اور دوا کا استعمال: جو مریض دوا یا اس سے زائد دنوں تک دوا استعمال کرتے ہیں ان میں دو طرح کے افراد ہیں۔ کچھ دو ٹائم دوا استعمال کرتے ہیں اور کچھ تین ٹائم۔ اس میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سے خوراک کی مقدار متعیّن کروالی جائے۔ دو ٹائم والے افطار اور سحری میں جبکہ تین ٹائم والے اِفطار کے وقت، تراویح کے بعد اور سحری میں دوا کا استعمال کریں۔ **کس مریض کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا گمانِ غالب ہو تو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے۔ فی زمانہ اس بات کی اجازت ہے کہ اگر کوئی قابلِ اعتماد فاسق یا غیر مسلم ڈاکٹر بھی روزہ رکھنے کو صحت کے لئے نقصان دِہ قرار دے اور روزہ ترک کرنے کا کہے اور مریض بھی اپنی طرف سے غور کرے کہ جس سے اسے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا ہی سمجھ آئے تو اب اگر اس نے اپنے ظنِّ غالب پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑا یا نہ رکھا تو اسے گناہ نہیں ہوگا اور روزہ توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی اس پر لازم نہ ہوگا مگر قضا بہر صورت ضرور فرض ہوگی۔ اس میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایک سے زائد ڈاکٹروں سے رائے لے۔ (فیضان رمضان، ص146 ملخصاً)

اللہ کریم ہمیں فرض روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اس موضوع سے متعلّق مزید معلومات کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رمضانُ المبارک 1438ھ، صفحہ 19 کا مطالعہ کیجئے۔

(ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری اور حکیم محمد رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔)

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

① مولانا محمد ارشد نقشبندی صاحب (ناظمِ اعلیٰ تنظیم علماء اوقاف، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گزشتہ کئی ماہ سے ہر ماہ میرے مطالعہ میں آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھ کر اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے اور بہت سی نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ بچّوں اور خواتین کے حوالے سے شامل موضوعات بہت زیادہ مفید ہیں اس کاوش پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی کارکردگی لائقِ تحسین ہے۔

② مولانا محمد خان باروی صاحب (صدر تنظیمُ المدارس اہلِ سنّت پاکستان، جنوبی پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملا، مَا شَآءَ اللہ اچھا اور معلوماتی (Informative) رِسالہ ہے۔ اس ماہنامہ میں ہر قسم کے مضامین موجود ہیں جو کہ پڑھنے والوں کیلئے فائدہ مند ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جنوری 2020 کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مکمل پڑھنے کی سعادت ملی۔ یہ ماہنامہ علم و حکمت سے مُزَیَّن ہے، مفید اور دلچسپ معلومات میں اپنی مثال آپ ہے۔ بالخصوص بچوں کے حوالے سے جو سلسلے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو نظرِ بد سے بچائے اور بالخصوص اس مجلس کو شاد و آباد رکھے۔ (محمد جمیل، مانسہرہ، KPK)

④ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر طرف اپنی برکتیں بکھیر رہا ہے۔ سلسلہ "تحریری مقابلہ" کے آغاز سے جامعاتُ المدینہ کے مُدرِّسین و مُدرِّسات، طلبہ و طالبات کو بہت فائدہ ہوگا کہ ایک مضمون کے لئے کئی کتابوں کو کھولنے کا موقع ملے گا جس سے علم میں بھی اضافہ ہوگا۔

(محمد نعیم بن محمد اشرف، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ سرگودھا)

بچّوں کے تأثرات

⑤ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولیٰ 1441ھ میں "خالی اخروٹ اور مہمان" کی کہانی پڑھی۔ اس سے سیکھنے کو ملا کہ ہم سب کو اپنے مہمانوں کا احترام کرنا چاہئے۔

(مائدہ افضل، لالہ موسیٰ، پنجاب)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

⑥ بہت زیادہ ضَرورت تھی کہ اس طرح کا کوئی رِسالہ ہو جس سے بچّوں کو دینی راہنمائی ملے اور اخلاقی تربیت بھی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے کہ ہر ماہ بچوں کے لئے نئے نئے اور دلچسپ مضامین شامل ہوتے ہیں۔ (اُمِّ زید عطاریہ، فیصل آباد)

⑦ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" معلومات کا خزینہ ہے اس سے وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو دیگر کئی کُتب پڑھنے کے بعد بھی مشکل سے ملیں گی۔ بزرگانِ دین کی سیرت والا چیپٹر بہت اچّھا لگتا ہے۔ اللہ پاک اس ماہنامہ پر کام کرنے والوں کو خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔ (بنتِ عبد الخالق، کراچی)

بُزرگانِ دین کا شوقِ مطالعہ

یہ دنیا بہت بڑی ہے اس میں بہت سے نامور، قابل اور مقبول انسان گزرے ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ ان کی کامیابی کا ایک راز شوقِ مطالعہ تھا۔ یقیناً راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم بڑے ذوق و شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے تھے جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے واضح ہو رہا ہے:

1 ایک مرتبہ صحیح مسلم کے مصنف امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اُس حدیث کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ ٹوکرے سے کھجوریں بھی کھاتے رہے، مطالعے میں اتنے ڈوبے ہوئے تھے کہ کھجوروں کا پتا ہی نہ چلا اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا، غیر ارادی طور پر اتنی زیادہ کھجوریں کھالینے کے سبب آپ بیمار ہوگئے اور اسی مرض میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ (تھذیب التھذیب، 8/150) 2 امام محمد رحمۃ اللہ علیہ مطالعے کے لئے شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر نیند کو دُور فرما دیتے۔ (تعلیم المتعلم، ص:10) 3 شیخ محقق شیخ عبدُ الحق محدث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کُتُب بینی کا حال ارشاد فرماتے ہیں کہ مطالعہ کرنا میرا شب و روز کا مشغلہ تھا، بسا اوقات یوں بھی ہوتا کہ دورانِ مطالعہ قریب جلتے ہوئے چراغ سے سر کے بال اور عمامہ جل جاتا لیکن مطالعہ میں مگن ہونے کی وجہ سے پتہ نہ چلتا۔ (اشعۃ اللمعات، مقدمہ، ص72) 4 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شوقِ مطالعہ کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ اُستاذ سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب خود مطالعہ کر کے استاد کو زبانی سنا دیا کرتے تھے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/213) 5 پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ موسمِ سرما کی طویل رات مطالعے میں گزر جاتی حتی کہ اذانِ فجر ہو جاتی۔ (مطالعہ کیا کیوں اور کیسے، ص41) 6 محدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ (تذکرہ امیرِ اہلسنت، قسط:4) 7 اور اگر بات کریں امیرِ اہلِ سنّت مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تو آپ کے شوقِ مطالعہ کا تو یہ عالم ہے کہ آپ نہ صرف خود مطالعے کا شوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و محبین کو بھی دینی کُتُب بالخصوص فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت، تمہیدُ الایمان، منہاجُ العابدین اور احیاء العلوم وغیرہ کے مطالعہ کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ (تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط:4)

اللہ پاک ہمیں بھی ان بزرگانِ دین کے صدقے ورق گردانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بابر عارف عطاری بن ڈاکٹر محمد عارف
درجہ خامسہ، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

اللہ پاک نے ہمیں اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے اور عبادتیں بہت طرح کی ہیں۔ اعضائے بدن سے کی جانے والی عبادت، زبان سے کی جانے والی، اور دل سے کی جانے والی عبادت۔

نماز وہ پیاری عبادت ہے کہ اس میں یہ تینوں عبادات کی صورتیں پائی جاتی ہیں۔ رکوع، سجود، قیام اور قعود اعضاء بدن سے ہوتے ہیں۔ ذکر و درود، تسبیح و تکبیر اور تلاوت زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ اور نماز کی نیت، اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری کا تصور، حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تصور سلام عرض کرتے ہوئے، اور خشوع و خضوع دل سے ہوتے ہیں۔

نماز میں خشوع و خضوع ان تمام میں سب پر فوقیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں اکثر چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کا کمال نماز کا نور، نماز کی خوبی فہم و تدبر و حضور قلب (یعنی خشوع و خضوع) پر ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس فرمان کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مطلب یہ کہ اعلیٰ درجے کی نماز وہ ہے جو خشوع کے ساتھ ادا کی جائے۔

(فیضانِ نماز، ص 282)

ایک بات یہ بھی ہے کہ کامل مومن ہی وہ ہے جو اپنی نماز میں خشوع کو اپنائے۔ جیسا کہ اللہ کریم سورۃُ المؤمنون کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ(۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَۙ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم نماز میں خشوع و خضوع سے واقف تھے۔ ان کی نماز میں حالتیں وہ ہوتی تھیں کہ مثال نہیں ملتی۔ ان کے چند واقعات میرے پیرِ طریقت مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب فیضانِ نماز سے پیش کرتا ہوں:

1 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم سے اور ہم آپ سے گفتگو کر رہے ہوتے لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو (ہم ایسے ہو جاتے) گویا آپ ہمیں نہیں پہچانتے اور ہم آپ کو نہیں پہچانتے۔ (فیضانِ نماز، ص 283)

2 تابعی بزرگ حضرت سیدنا مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اس قدر توجہ کے ساتھ نماز پڑھتے کہ اپنے آس پاس کی بھی خبر نہ ہوتی، ایک بار نماز میں مشغول تھے کہ قریب آگ بھڑک اٹھی لیکن آپ کو احساس تک نہ ہوا حتی کہ آگ بجھا دی گئی۔ (سابقہ حوالہ، ص 282)

3 حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچپن میں دیکھی ہوئی ایک عبادت گزار خاتون مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ انہیں بچھو نے چالیس ڈنک مارے مگر ان کی حالت میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو میں نے کہا: اماں! اس بچھو کو آپ نے ہٹایا کیوں نہیں؟ جواب دیا: صاحبزادے! ابھی تم بچے ہو، یہ کیسے مناسب تھا! میں تو اپنے رب کے کام میں مشغول تھی، اپنا کام کیسے کرتی؟

(سابقہ حوالہ، ص294)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو اور نماز میں خشوع و خضوع اپنانے کی سعادت حاصل ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نام: حسان رضا عطاری بن محمد یعقوب عطاری
درجہ خامسہ مکی، مرکزی جامعۃ المدینہ کراچی

جنّت کیسی ہے؟

جنّت وہ مقامِ رحمت ہے جسے ربّ تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ جنّت کا نام زبان پر آتے ہی ہمارے دل و دماغ پر سرور کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ (جنت کی دو چابیاں، ص14) **جنّت کن چیزوں سے بنی ہے؟** حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں جنّت اور اس کی تعمیر سے متعلق بتائیے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی،4/236، حدیث:2534) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنّت کی زمین سفید ہے اس کا میدان کافور کی چٹانوں کا ہے اس کے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اور اس میں نہریں جاری ہیں۔ (الترغیب و الترھیب،4/283، حدیث:34) **جنّت کی نعمتیں:** حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کی ماہیت کا خیال گزرا۔ (مسلم، ص1516، حدیث:2824) **جنّت کتنی بڑی ہے:** حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّت میں سو منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ (ترمذی،4/238، حدیث:2539) **جنّت کے دروازے:** حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنّت کے آٹھ دروازے ہیں۔ (بخاری، 2/394، حدیث:3257) **جنّتی زبان:** جنّت میں عربی زبان بولی جائے گی۔ (معجم الاوسط، 4/266، حدیث:5583) **جنّتی دریا:** جنّت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کا دریا ہے جن سے آگے نہریں نکلتی ہیں۔ (ترمذی،4/257، حدیث:2580) **جنّت میں نیند:** حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: کیا اہلِ جنّت سویا کریں گے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند جنسِ موت سے ہے اور جنّتیوں کو موت نہیں آئے گی۔ (مشکاۃ المصابیح،3/230، حدیث: 5654) **جنّتیوں کی عمریں:** حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ جنّت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا تو اسے جنّت میں 30 سال کا بنادیا جائے گا۔ (ترمذی،4/254، حدیث:2571) **کیا یہ نعمتیں جنّتیوں کے پاس ہمیشہ رہیں گی؟** جنّتیوں کو یہ نعمتیں ہمیشہ کے لئے دی جائیں گی جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے: ﴿یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌۙ(۲۱) خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۲۲)﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ (پ10، التوبۃ:21، 22)

ہمشیرہ رئیس عطاریہ

درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ امطارِ مدینہ کراچی
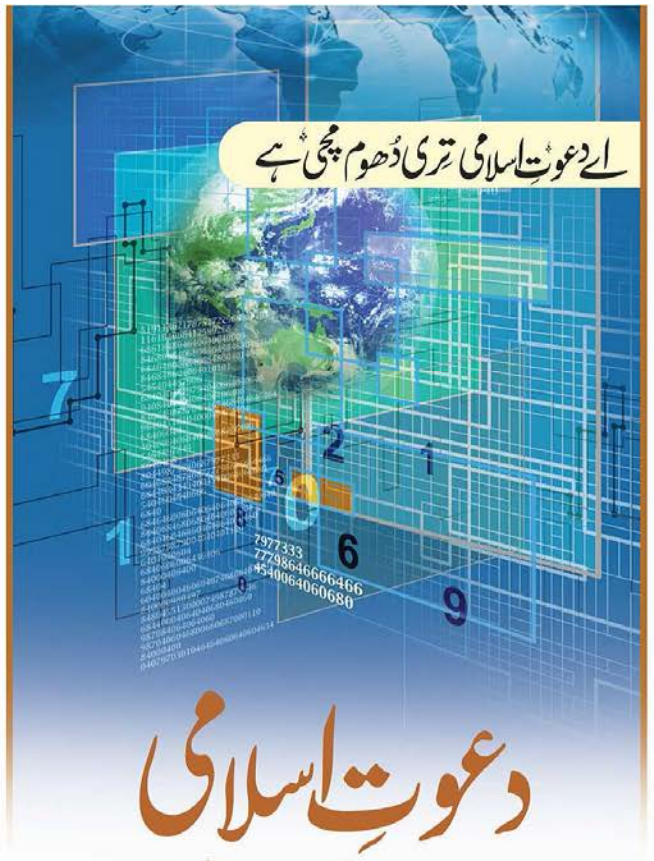
دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی مدنی خبریں

عرسِ غریب نواز: دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَجَبُ المرجب میں عرسِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں یکم سے 6 رجب المرجب تک روزانہ عشا کی نماز کے بعد مدنی مذاکروں کا سلسلہ رہا۔ پاکستان کے کئی شہروں سے ہزاروں عاشقانِ رسول نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شرکت کی سعادت حاصل کی، ان کے علاوہ ملک و بیرونِ ملک بذریعہ انٹرنیٹ سینکڑوں مقامات پر جمع ہو کر عاشقانِ رسول شامل ہوئے۔ عالمی مذہبی اسکالر امیرِ اہلِ سنّت مولانا الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان مدنی مذاکروں میں سیرتِ خواجہ غریب نواز بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر ہونے والے سوالات کے علم و حکمت سے بھرپور جوابات بھی عنایت بیان فرمائے۔ عاشقانِ رسول نے بانیِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ جلوسِ غریب نواز میں بھی شرکت کی۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی 6 رجب المرجب کو ملک و بیرونِ ملک تقریباً 2 گھنٹے کے لئے سینکڑوں مقامات پر "اجتماع یومِ غریب نواز" کا انعقاد کیا گیا جن میں ہزاروں عاشقانِ خواجہ غریب نواز شامل ہوئے۔ **فقہُ المعاملات اور جدید بینکنگ کورس کا انعقاد:** موجودہ دور میں بینکاری (Banking) سے متعلق پیش آنے والے جدید مسائل سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں فقہُ المعاملات اور جدید بینکنگ کورس کا اہتمام کیا گیا جس میں دارُ الافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام اور بینکنگ و فنانس کے ماہرین نے مختلف اہم موضوعات پر خصوصی لیکچر دیئے۔ 32 گھنٹوں پر مشتمل جدید بینکنگ کورس کی کلاسز کا باقاعدہ آغاز 14 فروری 2020ء بروز جمعۃ المبارک سے ہوا جس میں تقریباً 250 علما، فاضلین، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس اور فنانس و اکاؤنٹس ماسٹرز نے شرکت کی۔ **ذہنی آزمائش سیزن 11:** مدنی چینل کے مقبولِ عام سلسلے "ذہنی آزمائش" سیزن 11 کا فائنل 21 فروری 2020ء بروز جمعۃُ المبارک لاہور داتا دربار کے صحن میں کراچی اور ملتان کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ جسے دیکھنے کے لئے عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے داتا دربار کا رُخ کیا، پروگرام کی میزبانی رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے کی۔ دونوں ٹیموں کے درمیان انتہائی دلچسپ مقابلے کے بعد کراچی کی ٹیم نے مقابلہ جیت لیا۔ اختتام پر دونوں ٹیموں کی زبردست حوصلہ افزائی کی گئی اور انہیں عمرے کے ٹکٹس و دیگر تحائف پیش کئے گئے۔ اس موقع پر استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی (دارالافتاء اہلسنت لاہور)، رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری، رکنِ شوریٰ قاری سلیم عطّاری، رکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطّاری سمیت سیاسی و سماجی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس پروگرام کو دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تین غیر مسلم کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے جن کا اسلامی نام محمد اور پکارنے کیلئے داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے علی رکھا گیا۔ **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے اسلامی بھائیوں کا تربیتی اجتماع:** 26 فروری 2020ء کو مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی کے دارالحدیث میں المدینۃ العلمیہ کے اسلامی بھائیوں کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے "تبلیغِ دین کے تین بنیادی ذرائع" کے عنوان پر سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اجتماع کے اختتام پر سال 2019ء میں ممتاز کارکردگی (Best Performance) والے اسلامی بھائیوں کو شیلڈ (Shield) اور مدنی چیک پیش کئے گئے۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی اور رکنِ شوریٰ حاجی برکت علی عطّاری بھی موجود تھے۔ **اراکینِ شوریٰ اور پروفیشنل اسلامی بھائیوں کا اجلاس:** عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اَراکینِ شوریٰ اور پروفیشنل اسلامی بھائیوں کا اجلاس ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری، اَراکینِ شوریٰ حاجی محمد اَمین عطّاری، مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری، حاجی محمد فاروق جیلانی، حاجی یعفور رضا عطّاری، حاجی رفیعُ العطّاری، حاجی اسلم عطّاری، حاجی وقارُ المدینہ عطاری، حاجی سیّد ابراہیم

عطّاری، حاجی محمد اَطْہَر عطّاری، حاجی برکت علی عطّاری، مفتی علی اصغر عطّاری اور پروفیشنل اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **جامعۃُ المدینہ کے اَساتِذہ وطَلَبہ کاسنتوں بھرا اجتماع:** دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ کے زیرِ اہتمام 18 فروری 2020ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں کراچی بھر کے جامعاتُ المدینہ کے طَلَبہ واَساتِذہ کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں 64 جامعاتُ المدینہ کے چھ ہزار سے زائد طلبۂ کرام، اَساتِذہ، ناظمین اور ذمّہ داران نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری نے ”ٹائم مینجمنٹ اور علمی کیفیت کی مضبوطی“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کی جانب سے کئے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ **مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کا سنّتوں بھرا اجتماع:** 23، 24، 25 فروری 2020ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کا ملکی سطح پر 3 دن کا سنتوں بھرا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں ملک بھر کی 31 آن لائن برانچز سے 850 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکروں اور نگرانِ شوریٰ و اَراکینِ شوریٰ نے سنتوں بھرے بیانات کے ذریعے عاشقانِ رسول کی تربیت فرمائی۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: محمد احمد (درجۂ خامسہ)، محمد رئیس (درجۂ خامسہ)، حسان رضا عطّاری (درجۂ خامسہ)، بابر عارف عطّاری (درجۂ خامسہ)، حافظ محمد اسامہ عطّاری (درجۂ سادسہ)، غلام ابو حنیفہ عبد القادر (درجۂ خامسہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ عشقِ رسول کراچی:** احمد رضا، جاوید، **جامعۃ المدینہ فیضانِ غوث اعظم ولیکا کراچی:** ضیاء الدین (درجۂ خامسہ)، محمد مبشر (درجۂ خامسہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** حافظ افنان عطّاری (درجۂ ثانیہ)، حافظ محمد اسماعیل (درجۂ ثانیہ)، محمد ثاقب رضا (درجۂ خامسہ)، **مرکزی جامعۃ المدینہ پاکپتن:** محمد سجاد (درجۂ خامسہ)، محمد رمضان عطّاری (درجۂ رابعہ)، محمد دانش (درجۂ ثانیہ)، فیضان چشتی عطّاری (درجۂ خامسہ)، حسن رضا عطّاری (درجۂ ثانیہ)، **مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد:** محمد عنصر خان عطّاری مدنی (مدرس)، عثمان شریف (درجۂ سادسہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ عثمانِ غنی گلستانِ جوہر کراچی:** محمد حسن رضا (درجۂ سادسہ)، محمد شاف (درجۂ اولیٰ)، شعبان علی (درجۂ سادسہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ سرگودھا:** محمد نعیم اشرف (درجۂ ثانیہ)، محمد شیر زمان مدنی، **متفرق جامعات المدینہ (للبنین):** مطہر رسول رضوی (درجۂ رابعہ، جامعۃ المدینہ گلزارِ حبیب لاہور)، غلام محی الدین عطّاری (درجۂ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم حیدر آباد)، عبد اللہ فراز (درجۂ ثانیہ)، غلام شکور (درجۂ اولیٰ، جامعۃ المدینہ فیضانِ مشتاق کراچی)، محمد اریب (درجۂ اولیٰ، جامعۃ المدینہ کنز الایمان کراچی)، محمد عمیر رضا (درجۂ سادسہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ بغداد کراچی)، محمد سفیان رضا عطّاری (درجۂ ثانیہ، جامعۃ المدینہ ضیائے مدینہ کراچی)، محمد غلام ربانی (جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ راولپنڈی)، حسنین عطّاری (درجۂ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ قطبِ مدینہ کراچی)، حماد انور سیالوی (درجۂ رابعہ، جامعہ قمر الاسلام، ٹوبہ)، محمد یعقوب عطّاری (درجۂ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، ملتان)

مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃ المدینہ للبنات پاکپتن: اُمِّ غلام محی الدین (درجۂ ثالثہ)، بنتِ ارشاد احمد (درجۂ ثانیہ)، بنتِ محمد اسلم (درجۂ ثانیہ)، بنتِ راؤ محمد شفیق (درجۂ ثانیہ)، بنتِ صبح صادق، بنتِ تسلیم (درجۂ ثانیہ)، بنتِ سجوار احمد (درجۂ ثانیہ)، بنتِ حافظ عبد العزیز (درجۂ ثانیہ)، بنتِ محمد یٰسین (درجۂ ثانیہ)، بنتِ مختار، **جامعۃ المدینہ للبنات لاہور:** بنتِ شفاقت (درجۂ اولیٰ)، بنتِ قاری محمد اقبال مدنیہ (معلمہ)، **جامعۃ المدینہ للبنات سرگودھا:** بنتِ کومل (درجۂ اولیٰ)، بنتِ نواز عطّاریہ (درجۂ ثانیہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ عبد الرزاق حیدر آباد:** بنتِ شریف، اُمِّ خضر مدنیہ (معلمہ)، **جامعۃ المدینہ للبنات سیالکوٹ:** بنتِ محمد آصف، بنتِ محمد رزاق، بنتِ محمد عارف، **جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ غزالی کراچی:** بنتِ منصور (درجۂ ثانیہ)، بنتِ حفیظ اللہ خان نیازی، بنتِ حافظ محمد عصمت اللہ **متفرق جامعات المدینہ (للبنات):** بنتِ عبد الرزاق (معلمہ، جامعۃ المدینہ فیصل آباد)، بنتِ سلیم الدین (درجۂ اولیٰ، جامعۃ المدینہ فیضانِ ابوہریرہ کراچی)، بنتِ محمد نواز (درجۂ ثانیہ، جامعۃ المدینہ للبنات طیبہ کالونی لاہور)، بنتِ محمد افتخار (دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ للبنات ٹاؤن شپ لاہور)، بنتِ جاوید رحیم (درجۂ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ مرشد کراچی)، بنتِ لیاقت علی (جامعۃ المدینہ للبنات اگوکی سیالکوٹ)، ہمشیرہ رئیس عطّاریہ (درجۂ ثانیہ، فیضانِ امطارِ مدینہ کراچی)، بنتِ نثار احمد (جامعۃ المدینہ صغریٰ للبنات فیروز والا روڈ گوجرانوالہ)، بنتِ کلیم الدین عطّاریہ (جامعۃ المدینہ فیضانِ امطارِ مدینہ کراچی)، بنتِ نیاز احمد (جامعۃ المدینہ للبنات رحمت کالونی رحیم یار خان)، بنتِ سید مجاہد علی (جامعۃ المدینہ للبنات سرجانی ٹاؤن، کراچی)، بنتِ عمران (درجۂ ثانیہ، جامعۃ المدینہ للبنات شاہدرہ بہاولپور)، بنتِ محمد اقبال قادریہ (جامعۃ المدینہ للبنات عشقِ عطّار، کراچی)، بنتِ محمد الیاس پیروانی (جامعۃ المدینہ للبنات فیضِ مکہ کراچی)، بنتِ ہوام خان (جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ اعلیٰ حضرت)، بنتِ محمد ظفر اقبال عطّاریہ (جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ گجرات)، بنتِ محمد اکبر (جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ رضا سرجانی ٹاؤن کراچی)، بنتِ محمد اقبال (جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ مرشد کراچی)، بنتِ رشید احمد (جامعۃ المدینہ للبنات حاصل پور) بنتِ ولی خان، بنتِ عاشق عطّاریہ، بنتِ محمد ندیم، بنتِ حسیب الرحمن، اُمِّ حسان۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں: مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے پچھلے ماہ کئی عُلما و مفتیانِ کرام اور ائمہ و خطبا سے ملاقات کی، چند کے نام یہ ہیں: ❁ شیخُ الحدیث والتفسیر فخر السادات پیر سید حسین الدین شاہ (بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی) ❁ مفتی ابراہیم قادری (مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر) ❁ مفتی چمن زمان قادری (مہتمم جامعہ العین، سکھر) ❁ سجادہ نشین سلطانُ العارفین حضرت سخی سلطان عبدالحکیم دربارِ عالیہ پیر محمد عدنان سلطانی و مولانا فضیل سلطانی ❁ مفتی محمد کاشف سعیدی (مہتمم و مدرس جامعہ عربیہ فیضانُ الرسول، ملتان) ❁ مفتی یار محمد خان قادری (مہتمم جامعہ الفرقان، جام پور) ❁ مفتی خلیل احمد سلطانی (صدر مدرس جامعہ فریدیہ، جام پور) ❁ مولانا عزیزُ الرّحمٰن مجددی حامدی (ناظم و مہتمم جامعہ عنایتیہ، خانیوال) ❁ مفتی داؤد نعیمی (مدرسہ صبغت العلوم محمدیہ مجددیہ، بدین) ❁ مفتی حماد نوری الشامی (مدرس دارالعلوم احسن البرکات، حیدر آباد) ❁ استاذُ العلماء مولانا سردار احمد حسن سعیدی (مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی) ❁ مولانا یوسف حسینی (مہتمم مدرسہ یوسفیہ، سجاول) ❁ مفتی غلام مرتضیٰ سکندری (پروفیسر سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد) ❁ مولانا محمد سخی قاسمی (مدرس مرکزی درجہ قاسمیہ، لاڑکانہ) ❁ مفتی رحم حسین جمالی (مہتمم اعجاز القرآن بھان، سعید آباد، سندھ) ❁ حافظ یاسین قادری (مدرس مدرسہ فخرُالاسلام، سہون شریف) ❁ مفتی محمد اجمل بھٹی نقشبندی (مدرس مدرسہ بحرُ العلوم، سہون شریف) ❁ مفتی مختار احمد قاسمی (مہتمم مدرسہ قاسمُ العلوم، دادو) جبکہ راولپنڈی کے مولانا عزیزُ الدّین کوکب، مولانا محمد حسنات احمد چشتی اور مفتی محمد ریاضُ الدّین چشتی نے اسلام آباد میں قائم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا وزٹ کیا، مفتی علی رضا قادری (مہتمم مدرسہ عائشہ صدیقہ، ٹنڈو محمد خان)، مولانا عبدالوہاب نقشبندی (مدرسہ عربیہ طاہریہ، حیدر آباد)، مفتی شریف سعیدی (صوبائی صدر تنظیمُ المدارس میرپور خاص)، مفتی غلام رسول قادری قاسمی (سرگودھا)، مولانا غلام عباس سعیدی (ناظمِ اعلیٰ تنظیمُ المدارس شعبۂ امتحان، لاہور پاکستان) اور مفتی نورُ الحسن قلندرانی (مہتمم جنّتُ العلوم نورانی بستی، حیدر آباد) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدر آباد کا وزٹ کیا۔ **شخصیات سے ملاقاتیں: کراچی ساؤتھ زون:** ❁ مراد علی شاہ (وزیرِ اعلیٰ سندھ) ❁ اعجاز بلوچ (سیکریٹری بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ) ❁ احسان علی منگی (سیکریٹری ایجوکیشن) ❁ سیّد ریاض حسین شاہ (معاونِ خصوصی برائے وزیرِ اعلیٰ) ❁ روشن علی شیخ (سیکریٹری لوکل گورنمنٹ) ❁ امتیاز سولنگی (کمشنر FBR) ❁ امداد میمن (ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ) ❁ ڈاکٹر امین یوسف زئی (ڈی آئی جی ویسٹ زون) ❁ محمد رفیق (سیکریٹری کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) **کوئٹہ زون:** طفیل احمد بلوچ (ڈپٹی کمشنر خضدار) **کشمیر زون:** چودھری لیاقت (ڈی آئی جی اینٹی کرپشن) **واہ کینٹ زون:** غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے ہوا بازی) ❁ عمّار خان (ایم پی اے) **راولپنڈی و اسلام آباد زون:** مرتضیٰ جاوید عباسی (ایم این اے و سابق ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی) ❁ فرید عباسی (ایم پی اے) ❁ نذیر عباسی (ایم پی اے) ❁ عارف عباسی (چیئرمین آر ڈی اے، راولپنڈی) **لاہور جنوبی زون:** عنصر مجید نیازی (منسٹر لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز، پنجاب) ❁ ڈاکٹر اختر علی ملک (صوبائی وزیر توانائی، پنجاب) ❁ اسلم بھروانہ (وزیر برائے کوآپریٹو سوسائٹیز، پنجاب) ❁ نذیر احمد چوہان (چیئرمین مذہبی امور کمیٹی داتا دربار، لاہور) ❁ محمد نوید (ایس ایس پی آپریشنز، لاہور) ❁ تیمور خان بھٹی (صوبائی وزیر اسپورٹس اینڈ یوتھ آفیئرز، پنجاب) ❁ پرویز ملک (ایم این اے) ❁ بلال یاسین (ایم پی اے و سابق وزیر خزانہ، پنجاب) ❁ رائے بابر سعید (ڈی آئی جی آپریشنز، لاہور) ❁ لیاقت علی ملک (چیف ٹریفک آفیسر، لاہور) ❁ افضال دانش (ڈی سی، لاہور) ❁ محمد بلال (ایس پی سیکورٹی، لاہور) **فیصل آباد زون:** طلال چودھری (سابق وفاقی وزیر) ❁ محمد علی (ڈپٹی کمشنر، فیصل آباد) ❁ کیپٹن (ر) سہیل چودھری (سی پی او، فیصل آباد) ❁ شہزادہ عمر عباس (ایس پی لائلپور ٹاؤن) ❁ چودھری محمد اختر (ایم پی اے) **میانوالی زون:** ملک عبدُ الرّزّاق (انچارج CIA، بھکر) ❁ محمد عمر شیر چٹھہ (ڈپٹی کمشنر، میانوالی) **بہاولپور زون:** ❁ مخدوم انور عالم سائیں (سابق وفاقی وزیرِ مملکت) ❁ میاں شفیق آرائیں (ایم این اے) ❁ سیّد کرار حسین (ڈی پی او) **سرگودھا زون:** رانا محمد شعیب محمود (ڈی پی او، خوشاب) ❁ ملک شاکر بشیر اعوان (ایم این اے) ❁ تسنیم احمد قریشی (سابق وزیرِ مملکتِ داخلہ) ❁ محمود اعظم خان (بریگیڈیئر) ❁ چودھری یاسر ظفر سندھو (ایم پی اے) **پاکپتن زون:** ڈاکٹر غلام مرتضیٰ قادری (نوائے وقت صدر) ❁ رانا شاہد (اسسٹنٹ ڈائریکٹر IB) **سیالکوٹ زون:** توصیف حیدر (ڈی پی او، گجرات) ❁ مستنصر فیروز (ڈی پی او) ❁ غلام عباس (ایم این اے) ❁ رانا افضل (ایم پی اے) **ڈیرہ اللہ یار زون:** الحاج میر ظفرُ اللہ خان جمالی (سابق وزیرِ اعظم، پاکستان) ❁ جام کمال خان (وزیرِ اعلیٰ بلوچستان) ❁ آمانُ اللہ خان یاسین زئی (گورنر بلوچستان) ❁ محسن حسن بٹ (آئی جی پولیس، بلوچستان) ❁ سردار یار محمد رِند (صوبائی وزیر تعلیم، بلوچستان) **میرپور خاص زون:** محمد خان (ڈی سی 1) ❁ عطاءُ اللہ شاہ (ڈی سی 2)۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام:

ماپوتو موزمبیق کے رہائشی ایک دکاندار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں پچھلے کئی دنوں سے اپنی دکان کے ایک غیر مسلم وَرکر پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اسلام کی دعوت دے رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 18 فروری 2020ء کو میری محنت رنگ لائی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ نومسلم کا اسلامی نام "محمد" رکھا گیا۔

ہند، بنگلہ دیش اور نیپال مُشاورت کا مدنی مشورہ: 11 فروری 2020ء کو نیپال میں ہند، بنگلہ دیش اور نیپال مُشاورت کے اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورہ ہوا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری نے نیپال جاکر اس مشورے میں شرکت کی جبکہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بذریعہ لِنک ذِمّہ داران کو مدنی پھول عطا فرمائے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بذریعہ لِنک ذمہ دار اسلامی بھائیوں کی جانب سے کئے گئے سوالات کے حکمت بھرے جوابات بھی عنایت فرمائے۔ **نیپال میں دستارِ فضیلت اجتماع:** نیپال میں قائم دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ سے 55 طلبہ نے درسِ نِظامی (عالم کورس) مکمّل کرنے کی سعادت پائی۔ ان طلبہ کی دستار بندی کے لئے 11 فروری 2020ء کو نیپال کے شہر کاٹھمنڈو میں دستارِ فضیلت اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا جس کے بعد جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عُبَید رضا عطّاری مَدَنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ان مَدَنی اسلامی بھائیوں کی دستار بندی کی۔ **جنک پور میں سنّتوں بھرا اجتماع:** دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام نیپال کے شہر جنک پور میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا، جس میں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری نے "جہنّم" کے عنوان پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اجتماع کے اختتام پر رُکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی کی۔ **مسجد کا افتتاح:** 9 فروری 2020ء کو موزمبیق کے شہر بیرَا سٹی کے قریب ایک مسجد کا افتتاح ہوا جس کا نام "مسجدِ آمنہ" رکھا گیا۔ اس موقع پر مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ **طلبۂ کرام کا مدنی مشورہ:** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نیپال گنج نیپال میں جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام کا مدنی مشورہ ہوا جس میں طلبۂ کرام کے علاوہ اَساتذۂ کرام، ناظمین اور دیگر ذِمّہ داران نے بھی شرکت کی۔ رُکنِ شوریٰ حاجی محمد جنید عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ رُکنِ شوریٰ نے بہترین مضمون نویسی اور مطالعہ کی بہترین کارکردگی پر طلبۂ کرام کو تحائف بھی دیئے۔ **اسٹیچفورڈ بَرمنگھم میں فنانس ٹریننگ سیشن:** یکم مارچ 2020ء کو اسٹیچفورڈ برمنگھم میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں فنانس ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں مَقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ رُکنِ شوریٰ سیّد ابراہیم عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور ٹریننگ سیشن میں شریک اسلامی بھائیوں کی تربیت کرتے ہوئے مختلف اُمور پر نِکات فَراہم کئے۔ **کفن دفن تربیتی نشست:** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسٹیچفورڈ بَرمنگھم یوکے میں تجہیز و تکفین کے حوالے سے تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ کورس میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد شریک ہوئی جنہیں غسلِ میّت کا عملی طریقہ (Practical) کروانے کے علاوہ کفن دفن اور نمازِ جنازہ کے ضروری احکام بھی سکھائے گئے۔

رمضانُ المبارک کے اہم واقعات ایک نظر میں

واقعہ	تفصیل
یومِ ولادتِ غوثِ پاک یکم رمضان المبارک	حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت یکم رمضانُ المبارک 471 ہجری کو ہوئی، آپ حسنی حسینی سیّد، مقامِ غوثیت پر فائز، عابد وزاہد، ولیِ کامل اور سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ رضویہ کے سترھویں شیخِ طریقت ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438، 1439، 1440 اور 1441ھ)
عرس فاطمۃ الزہراء 3 رمضان المبارک	نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی حضرت سیّدتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ عنہا کا وِصال 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ کا نِکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا، آپ حضراتِ حسنینِ کریمین کی والدہ اور جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)
عرس خدیجۃ الکبریٰ 10 رمضان المبارک	حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پہلی شریکِ حیات حضرت سیّدتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وِصال اعلانِ نبوت کے دسویں سال، 10 رَمَضانُ المبارَک کو مکۃُ المکرمہ میں ہوا اور تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضان مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)
یومِ ولادتِ امام حسن 15 رمضان المبارک	حضرت سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضانُ المبارک 3 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، آپ حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے شہزادے، مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے اور جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1441ھ)
عرس شہدائے بدر 17 رمضان المبارک	اسلام اور کفر کی پہلی جنگ 17 رمضانُ المبارک 2 ہجری میں مقامِ بدر پر ہوئی، جس میں 14 (6 مہاجر اور 8 اَنصار) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے جامِ شہادت نوش فرمایا، 70 کفار قتل اور 70 گرفتار ہوئے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)
عرس عائشہ صدیقہ 17 رمضان المبارک	اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وِصال 17 رمضانُ المبارک 57 یا 58 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوب ترین رفیقۂ حیات، عالمہ، عابدہ، زاہدہ، طیبہ، طاہرہ، محدثہ، فقیہہ اور مجتہدہ ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)
عرس مولا علی مشکل کُشا 21 رمضان المبارک	خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَهُ الکریم نے 21 رمضانُ المبارک 40 ہجری کو جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور آپ ہی نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)
عرس رُقیہ بنتِ رسولُ اللہ رمضان المبارک 2 ہجری	رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی حضرت سیّدتُنا رُقیہ رضی اللہ عنہا کا وِصال رمضانُ المبارک 2 ہجری میں مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کا نِکاح خلیفۂ سوم حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)
فتح مکۂ مکرمہ رمضان المبارک 8 ہجری	رمضانُ المبارک 8 ہجری میں مکۂ مکرمہ فتح ہوا، مکی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک فرمایا اور کعبہ شریف کے اندر نماز ادا فرمائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

رجب المرجب 1440ھ تا رجب المرجب 1441ھ (مارچ 2019 تا مارچ 2020ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 108 **شعبہ جات** میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ ملک و بیرونِ ملک میں: ✻ **جامعاتُ المدینہ** (للبنین وللبنات) کی تعداد 616 سے بڑھ کر 845 ہوگئی ہے جن میں فِی سَبِیْلِ اللّٰہ درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 52 ہزار 574 سے بڑھ کر تقریباً 60 ہزار 733 ہوگئی ہے، جبکہ فارغُ التَّحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 7 ہزار 688 سے بڑھ کر تقریباً 10 ہزار 841 ہوگئی ہے۔ ✻ **جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ آن لائن (Online)** کی شاخیں (Branches) 29 سے بڑھ کر 37 ہوگئی ہیں جن میں قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالِم کورس اور دیگر تقریباً 32 دینی و اصلاحی کورسز کرنے والوں کی تعداد تقریباً 10 ہزار سے بڑھ کر 14 ہزار 104 ہوگئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً 12 ہزار 51 سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کرچکے ہیں۔ ✻ **مدارسُ المدینہ** (للبنین وللبنات) کی تعداد 3 ہزار 287 سے بڑھ کر 4 ہزار 41 ہوگئی ہے جن میں قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد 1 لاکھ 52 ہزار 340 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 79 ہزار 550 ہوگئی ہے جبکہ حفظِ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 80 ہزار 731 سے بڑھ کر تقریباً 87 ہزار 321 اور ناظرہ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 41 ہزار 28 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 72 ہزار 248 ہوگئی ہے۔ ✻ **مدرسۃُ المدینہ** (بالغان وبالغات) کی تعداد 23 ہزار 200 سے بڑھ کر تقریباً 26 ہزار 717 ہوگئی ہے، جن میں قراٰنِ پاک کی فِی سَبِیْلِ اللّٰہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) سیکھنے والے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 42 ہزار سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نابینا (Blind) بچوں کے لئے الگ سے مدرسۃ المدینہ کا قِیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے، جہاں دیکھنے کی نعمت سے محروم یعنی نابینا (Blind) بچوں کو فِی سَبِیْلِ اللّٰہ قراٰنِ کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ ✻ **"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ":** دعوتِ اسلامی کے تحریر و تالیف کے شعبے "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی جانب سے کم و بیش 1 لاکھ 8 ہزار صفحات پر مشتمل 570 کتب و رسائل پر کام ہوچکا ہے، صرف 2017 تا 2019 تین سال میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے تقریباً 89 لاکھ 74 ہزار 694 سے زائد لوگوں (Visitors) نے مختلف کتب و رسائل کو ڈاؤن لوڈ (Download) کیا۔ ❁ **مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے تحت 12 ماہ میں بچوں، بڑوں اور عورتوں کے لئے 792 صفحات پر مشتمل 519 سے زائد مضامین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے گئے۔ ❁ **مجلسِ تراجم** (Translation) کی جانب سے مجموعی طور پر 1741 کتب و رسائل جبکہ 1849 بیانات کا انگلش، چائنیز، بنگالی، تُرکی، فرنچ اور ہندی سمیت دنیا کی **36 زبانوں** (Languages) میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ نیز یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔ ❁ **مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ): ملک و بیرونِ ملک تقریباً 655 مدنی مراکز قائم کئے جاچکے ہیں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نمازِ جمعہ و مختلف اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ **مجلسِ خُدّامُ المساجد والمدارس** کے تحت 1249 سے زائد مَساجِد تعمیر ہوچکی ہیں اور 672 مَساجِد زیرِ تعمیر ہیں۔ ❁ **مدنی قافلے:** دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام و تعلیمات پہنچانے کے لئے 3 دن، 12 دن اور 1 ماہ کے تقریباً 53 ہزار 663 مدنی قافلوں میں کم و بیش 3 لاکھ 75 ہزار 636 عاشقانِ رسول نے سفر کیا جبکہ تادمِ تحریر 678 عاشقانِ رسول 12 ماہ (1 Year) کے مدنی قافلے کے مسافر بنے ہوئے ہیں۔ ✻ **مدنی کورسز:** اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی فِی سَبِیْلِ اللّٰہ مختلف مدنی کورسز کے ذریعے قراٰنِ کریم، نماز، وُضُو، غُسل، مدنی کام کرنے کا طریقہ اور اخلاقی و معاشرتی حوالے سے مدنی تربیت کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764